مجموعہ نعت

ساغرِ کوثر

۱۹۶۸

قمر یزدانی

روح پرور، ایمان افروز اور وجد آفریں نعتوں کا مجموعہ

ساغرِ کوثر

۱۹ ۶ ۸۷

ذخیرہ

نتیجۂ افکار

مولانا غلام حسین صاحب قمر یزدانی

ناشر

محمد محمود احمد حافظ قصوری

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ مریدکے ضلع شیخوپورہ

(جملہ حقوق بحقِ شاعر محفوظ)

نام کتاب ———— ساغرِ کوثر

شاعر ———— قمر یزدانی

کتابت ———— بقلمِ خود

ناشر ———— مولانا تابش قصوری

صفحات ———— ۲۱۶

سالِ اشاعت ———— ۱۴۰۸ھ / سنہ ۱۹۸۸ء

تعداد ———— ۱۱۰۰

مطبع ————

ھدیہ ———— روپے

مکتبہ اشرفیہ، مدینہ مارکیٹ مریدکے ضلع شیخوپورہ

حمدِ الٰہ العالمین
نعتِ شفیع المذنبین،

اِنتساب

حوضِ کوثر کی اُن مُقدّس لہروں کے نام!

جن پر قیامت کے روز

شافعِ محشر ساقیِ کوثر رسولِ مُعظّم صلّی اللہ علیہ وسلم

کے متوالوں کی

پُراُمید نگاہیں لگی ہوں گی۔

قمر یزدانی
پنوانہ ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○

حق نے دی ہے یہ زباں حمد و ثنا کے واسطے
لب کھلے ہیں مدحتِ خیر الوریٰ کے واسطے

دو ہی چیزیں ہیں فقط جن پر مجھے خود ناز ہے
سر خدا کے واسطے، دِل مصطفےٰ کے واسطے
(علیہ التحیۃ والثناء)

○

آئینہ

انتساب		۳
شاعرِ کوثر کا تمنائی	(پروفیسر محمد اکرم رضا)	۱۱
نعت - میری آرزو	(علامہ تابش قصوری)	۲۰
تعارفِ شاعر		۲۴
ترانۂ شاعر		۲۵
حمدِ قاضی الحاجات		۲۷
معروضہ		۲۸

نغماتِ میلاد

۱	ہر سمت جشنِ آمدِ شاہِ ہدیٰ ہے آج	۳۱
۲	مبارک ہو قسیمِ حوضِ کوثر آنے والا ہے	۳۳
۳	پیامِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ	۳۵
۴	رقصاں ہے عرشِ اعلیٰ صبحِ شبِ ولادت	۳۶
۵	انوارِ حق سے تاباں صبحِ شبِ ولادت	۳۷
۶	صد مبارک رحمۃ للعالمیں پیدا ہوتے	۳۸
۷	جہاں میں سرورِ ذی مجد و احترام آیا	۴۰
۸	مبارک صد مبارک ہو حبیبِ کبریا آئے	۴۱

۹ مبارک ہو جناب کبریا کا رازدار آیا ۴۲
۱۰ مبارک ہو مسلمانو شہِ کون و مکاں آئے ۴۴
۱۱ مبارک ہو جہاں میں رحمۃ للعالمیں آئے ۴۵
۱۲ پیامِ حق نما ہے صبحِ میلادِ رسول اللہ ۴۶

نغماتِ معراج

۱۳ عالمِ قدس میں ہے انوار و ضیا آج کی رات ۴۸
۱۴ ہر ذرّے میں انوارِ خدا دیکھ رہا ہوں ۵۰
۱۵ محمد شہِ مقتدر اللہ اللہ ۵۲

نغماتِ نعت

۱۶ ترا جمال مرے فکر کا محرّک ہے ۵۴
۱۷ بنامِ خالقِ ارض و سما اے ساقیِ کوثر ۵۵
۱۸ سیّدی مرشدی یا نبی یا نبی ۵۷
۱۹ خامۂ فطرت کا نقشِ اوّلیں تیرا وجود ۵۹
۲۰ صلّی اللہ علیک وسلّم ۶۱
۲۱ خدا کا نور بشکلِ بشر مجسّم ہے ۶۳
۲۲ نعتیہ قطعات ۶۶
۲۳ عشقِ حبیبِ خالقِ ہر دوسرا ملا ۶۹
۲۴ میرے لبوں پہ نعت جو خیر البشر کی ہے ۷۰
۲۵ اللہ رے مقام و شرف اُس نگاہ کا ۷۲
۲۶ شانِ رسالت اللہ اللہ ۷۴

ذخیرہ

۲۷ محمد شہِ ذی وقار اللہ اللہ ۷۵

۲۸ جمالِ رُخِ نور بار اللہ اللہ ۷۶

۲۹ محمد رفیع المقام اللہ اللہ ۷۷

۳۰ محمد مصطفیٰ نور علیٰ نور ۷۸

۳۱ دل وہی دل ہے تری جس میں ہے اُلفت محفوظ ۷۹

۳۲ محمد دو جہاں کے پیشوا ہیں ۸۱

۳۳ محمد گمرہوں کے راہ بر ہیں ۸۲

۳۴ محمد سرورِ کون و مکاں ہیں ۸۳

۳۵ محمد صادق الوعد و امیں ہے ۸۴

۳۶ کس زباں سے ہو بیاں عظمت و رفعت اُن کی ۸۵

۳۷ خلائق میں ہیں سارے انبیاء خاص ۸۷

۳۸ حکم تیرا ہی دو عالم میں ہے جاری ساری ۸۸

۳۹ دستِ قدرت کے شاہکار کی بات ۸۹

۴۰ ہم سے کیسے ہو بیاں عظمت رسول اللہ کی ۹۰

۴۱ کون ہے فخرِ رسُل خیر البشر تیرے بغیر ۹۲

۴۲ تیرے صدقے یہ عجب صورتِ زیبائی ہے ۹۴

۴۳ آپ کے انفاسِ اطہر کا ہے فیضاں یا رسول ۹۶

۴۴ لفظِ قُل سے ہے عیاں شانِ کلامِ مصطفےٰ ۹۸

۴۵ کاش مل جاتے مجھے اذنِ حضوری آقا ۱۰۰

۴۶ محمد کے اشاروں پہ نظامِ دہر چلتا ہے ۱۰۲

۴۷	اُسے مل گئی نئی زندگی تری ذات سے جسے پیار ہے	۱۰۴
۴۸	دونوں عالم میں حکومت ہے تمھاری واہ وا	۱۰۶
۴۹	آرائشِ حریمِ رسالت تمھی سے ہے	۱۰۸
۵۰	تمھی ہو رحمتِ ربِّ علیٰ مرے آقا!	۱۰۹
۵۱	خدمت میں بلا لیجیے سلطانِ مدینہ	۱۱۰
۵۲	"لقب اُن کے سوا کس کو ملا ہے مصطفائی کا"	۱۱۱
۵۳	تمھاری دید کا ہے دل میں ارماں یا رسول اللہ	۱۱۳
۵۴	ترے فقیر بھی کتنا وقار رکھتے ہیں	۱۱۵
۵۵	خلقت پہ جس کی خالقِ اکبر کو ناز ہے	۱۱۶
۵۶	سلطانِ مدینہ سے تو ہم نے لگائی ہے	۱۱۷
۵۷	"تیرے دیوانے مدینے کی طرف جاتے ہیں"	۱۱۸
۵۸	ترے مقام کا جس نے نہ احترام کیا	۱۲۰
۵۹	"صبا! مدینے میں لے چل کسی بہانے سے"	۱۲۲
۶۰	اے نورِ حق اے چرخِ ہدیٰ کے مہِ منیر!	۱۲۴
۶۱	پُرنور جو گلزارِ دو عالم کی فضا ہے	۱۲۵
۶۲	ہر سُو ہے دھوم آپ کے جود و نوال کی	۱۲۷
۶۳	غلامِ سیدِ ابرار ہوں میں	۱۲۸
۶۴	اے شہنشاہِ زمن!	۱۲۹
۶۵	ہے جلوہ ریز نورِ مصطفیٰ طیبہ کی گلیوں میں	۱۳۲
۶۶	لمعۂ نورِ وحدت مرا چاند ہے	۱۳۳

۶۷	میرے غمخانۂ حسرت میں آؤ یارسُول اللہ	۱۳۴
۶۸	تمُ حبیبِ کبریا ہو یارسُول !	۱۳۵
۶۹	مدینے بُلالو مدینے کے والی !	۱۳۶
۷۰	مجھے اپنا جلوہ دکھا کملی والے	۱۳۷
۷۱	اے سَرورِ سُلطانِ زمن ! سیّدِ ابرار !	۱۳۸
۷۲	خُود خُدا کرتا ہے مدحت آپکی	۱۴۰
۷۳	سماں نزہت گہِ فردوس کا ہے بزمِ دوراں میں	۱۴۱
۷۴	اے کہ تو ہے خامۂ فطرت کا نقشِ بے نظیر	۱۴۲
۷۵	جمالِ رُوئے رسالت مآب کیا کہنا	۱۴۳
۷۶	ہے تیرا عشق مرا دل نوازا اے ساقی !	۱۴۴
۷۷	وہ مخزنِ جمال جدھر سے گزر گئے	۱۴۵
۷۸	اللہ رے یہ حُسنِ جہانگیرِ محمّد	۱۴۶
۷۹	رُخِ انور قمر کو بھی دکھانا یارسُول اللہ	۱۴۷
۸۰	قدموں میں ترے میری عقیدت کی جبیں ہو	۱۴۸
۸۱	اَللہ اَللہ احترامِ مُصطفےٰ	۱۴۹
۸۲	جو نبی کا غُلام ہو جائے	۱۴۹
۸۳	محمّد کا مدینہ آگیا ہے	۱۵۰
۸۴	نگاہوں میں ہے تنویرِ محمّد	۱۵۰
۸۵	نعتیہ رُباعیات وقطعات	۱۵۱

مناقبِ صحابہ رضی اللہ عنہم

۸۶	رفیق و غمگسارِ احمدِ مختار کیا کہنا	۱۵۹
۸۷	بیاں ہو کس زباں سے شانِ فاروقِ معظّم کی	۱۶۱
۸۸	اللہ بھی ثنا کار ہے عثمانِ غنی کا	۱۶۳
۸۹	آئینہ دارِ نبوّت ہیں علی المرتضیٰ	۱۶۵
۹۰	امامِ اہلِ طریقت حسین ابنِ علی	۱۶۷
۹۱	مدحتِ آلِ رسول	۱۶۹

نغماتِ درود و سلام

۹۲	السّلام اے لمعۂ انوارِ یزداں السّلام	۱۷۴
۹۳	مصطفیٰ، مجتبیٰ پر صلوٰۃ و سلام	۱۷۶
۹۴	السّلام اے ماہِ طیبہ السّلام	۱۷۸
۹۵	رسولِ خدا السّلام علیکم	۱۸۰

جمالِ آرزو

۹۶	میرے اللہ! مدینے کا سفر مانگتا ہوں	۱۸۱
۹۷	مناجات تضمین بر اشعارِ فارسی	۱۸۳
۹۸	اے خالقِ دو عالم! مقبول یہ دُعا ہو	۱۸۴

تقریظاتِ منثور و منظوم، ۱۸۵ تا ۲۱۶

حضرت طاہر شادانی، حضرت ضیاء الہاشمی، علامہ صابر براری
علامہ تابش قصوری، جناب غلام مصطفےٰ قمر، ڈاکٹر محمد منظور الحق مخدوم ہنیر قصوری
جناب وارث رضا، آثم میرزا، ریاض حسین چودھری، راجا رشید محمود، ڈاکٹر آفتاب نقوی
پروفیسر عاصی کرنالی، پروفیسر انور جمال، پروفیسر محمد حسین آسی، پروفیسر اصغر سودائی
پروفیسر جعفر بلوچ، جناب غازی مونگیری، محمد عباس، شہزاد محمد آرشد طہرانی اور دیگر اہلِ قلم

ساغرِ کوثر کا تمنائی

از قلم حقیقت رقم محترم جناب پروفیسر محمد اکرم رضا صاحب گوجرانوالہ

دُنیا میں جو گُلستان کھلتا ہے ایک روز نذرِ خزاں ہو جاتا ہے، مہکنے والا ہر پھول ایک روز مُرجھا جاتا ہے مگر مدحتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گلشن اس قدر سدا بہار ہے کہ اس پر کبھی خزاں کا گزر نہیں ہو سکے گا، ازل ہو یا ابد، یہ گلشن ہر دَور میں فصلِ گُل و لالہ کے تصورات سے بے نیاز بہارِ جاوداں کا مسکن رہا ہے۔ اس گلشنِ بے خزاں کی عنبر بار فضاؤں میں چند لمحے گزارتے ہی غیر معمولی رُوحانی انبساط کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہاں کی کلیوں، غنچوں اور گلہائے تازہ کی خوشبو اس قدر تاثر انگیز ہے کہ احساسات بے اختیار اس کی دائمی تاثیر سے معنبر ہونے لگتے ہیں، سیّدنا حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر عصرِ حاضر کی مدحت طرازیوں تک بے شمار اصحابِ ایمان کے عشق و عقیدت کی لازوال مہک اس گلزارِ مدحت کا جُزوِ لازم بن چکی ہے۔

نعتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم اظہارِ عقیدت کا ذریعہ بھی ہے اور سرمایۂ آخرت بھی۔ ادبی و شعری ذوق کی جلا کا باعث بھی ہے اور دامانِ رسُول سے وابستگی کا وسیلہ بھی۔ نعتِ رسُول کے نام پہ درُود و سلام

کے پھول نچھاور کرتے ہُوئے دل وجاں کو رُوحانی کیف میسّر آتا ہے کہ اِس کی بدولت بندۂ ناچیز سُنّتِ خُدا کی ادائیگی کا اعزاز حاصل کر رہا ہے، ملائک کی ہمسری ہو رہی ہے، دوعالم میں سُرخروئی میسّر آرہی ہے۔

یوُں تو ہر صاحبِ ایمان کا مدّعا یہی ہے کہ اسے اپنے آقا و مولا کی مدحت و توصیف کی سعادت میسّر آئے اور اس مقصد کی خاطر وُہ اپنی جملہ صلاحیتیں توصیفِ حضوُر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نذر کر دیتا ہے مگر بعض اصحاب شوق ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کی آواز اُن کے زمانے کی ترجمان بن کر گوُنجتی ہے، جوُں جوُں وقت گزرتا جاتا ہے اس آواز میں مزید توانائی آتی جاتی ہے حتّیٰ کہ ہر آنے والا دَور اُن کے آوازۂ توصیفِ حضوُر ہی سے اُن کے عہد کا تعیّن کرتا ہے۔ سیّدنا حسّان ابن ثابت، کعب ابن زہیر رضی اللہ عنہم امام اعظم ابُوحنیفہ، امام بوصیری، عبدالرحمٰن جامؔی، مولانا رُوم، قُدسؔی، کرامت علی شہیدؔی، محسنؔ کاکوروی، علامہ محمد اقبالؔ اور امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے ہی نمائندہ مدحت نگار ہیں کہ جن کے درُود وسلام کے زمزمے آج بھی فضاؤں میں پوُرے ایمانی تزُک واحتشام کے ساتھ گوُنج رہے ہیں۔ ان سربلند نفوُسِ قدُسیہ نے مدحت نگاری کے جو چراغ روشن کیے ہیں وُہ ماضی کے مختلف ادوار میں ضیا پاشی کرتے ہوُئے عصرِ حاضر کے چراغوں کو بھی اسمِ احمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روشنی عطا کر رہے ہیں، چراغ سے چراغ جلتے ہی رہتے ہیں، دورِ حاضر کے نمائندہ نعت گو قمرؔ یزدانی کا شمار بھی ایسی خوُش بختوں میں ہوتا ہے جن کو قدُرت نے محبّتِ حضوُر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روشنی سے اپنے چراغِ ایمان کو ضوبار کرنے کی سعادت ودلیعت کر دی ہے۔

قمر یزدانی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے ہمیشہ نعتِ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اعزاز بنائے رکھا۔ تربیت اور پھر مزاج کے
لحاظ سے نعت اُن کے لیئے زندگی کے ہر دور میں سرمایۂ افتخار بن گئی
اور یہ آقائے دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مدحت و ثنا میں ایسے محو ہوئے کہ
ذہن و فکر کو کسی اور کوچہ کی گدائی کی فرصت ہی نہیں ملی۔ زندگی کی تلخیوں
کو نعت کی روحانی حلاوتوں میں سمو کر انہوں نے فکری آسودگی کا سامان
مہیا کیا ہے۔ ثنائے سرورِ کونین اُن کے نزدیک اتنی بڑی دولت ہے کہ اس
کے سامنے دُنیا کی ہر نعمت حقیر ہے اس سعادت کو اپنی خوش بختی سے تعبیر
کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

زباں ملی ہے مجھے حمدِ کبریا کے لیئے
یہ لب کھُلے ہیں ثنائے شہِ ہُدیٰ کیلئے
شعورِ شعر ودیعت ہوا ہے جب سے قمر!
قلم ہے وقف مِرا نعتِ مصطفیٰ کیلئے

"ساغرِ کوثر" قمر یزدانی کی وارداتِ قلبی کا نہایت عقیدت آفرین
اظہار ہے جس میں شاعری کے پیرائے میں اُنہوں نے لفظوں کے گلاب
کھلائے ہیں، ایسے گلاب جو کبھی نہیں مرجھاتے بلکہ ہر دور ان کی لازوال
مہک سے فکری تازگی کا سامان ڈھونڈتا ہے۔ قمر یزدانی نے ساقیٔ کوثر
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدحت سرائی کرتے ہوئے ساغرِ کوثر کی تمنا کی
ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ نعت کا حقیقی مقصود خوشنودیٔ رسول کا حصول
ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی انجام کار رحمتِ ایزدی کا مصداق

ٹھہرتی ہے اسی لیے اُن کی نعتیں محبتِ حضورؐ کے نام پر اطاعتِ حضورؐ کا تقاضا کرتی ہیں۔ کیونکہ تسلیم و اطاعت سے بڑھ کر رضا جوئی کا اور کوئی وسیلہ نہیں ہے ؎

اہلِ ایماں کو ہے قرآں کی تعلیم یہی — رَبِّ اکبر کی اطاعت ہے اطاعت اُنکی
جان جاتی ہے تو جائے کہ یہ جائیگی ضرور — حشر تک دل سے مگر جائے نہ اُلفت اُنکی

قمر یزدانی کی نعتیہ شاعری بلاشبہ عظمت و شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کی شاعری ہے۔ حضورؐ کے اوصاف و خصائص آپ کے کمالات و فضائل اور محاسن و محامد قمر یزدانی کی نعت گوئی کا موضوعِ خاص ہیں۔ قمر کو مقامِ رسُولِ کریم علیہ التسلیم کی رفعت کا غیر معمولی احساس ہے۔ حضورؐ محبوبِ خدا ہیں، مطلوبِ دوسرا ہیں، شافعِ روزِ جزا ہیں، مظہرِ تجلیاتِ کبریا ہیں، آپ ازل سے ابد تک کے جملہ محاسن کا مجموعہ اور مصدرِ یٰسین و طٰہٰ ہیں، جب شاعر کا قلم توصیفِ حضورؐ کی انتہائی بلندیوں کو چھوکر بھی کوتاہ و عاجز رہتا ہے تو پھر "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" کہہ کر اپنی قلبی طمانیت اور سُرخروئی کے اسباب ڈھونڈتا ہے۔ قمر یزدانی نے بھی حضورؐ کی رفعتِ درجات کو دل کھول کر سپاسِ عقیدت پیش کیا ہے ــــ خصائص و اوصافِ مُصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شاعری کا ارمغان پیش کرتے ہوئے اُنھوں نے دامانِ حضورؐ سے اپنی وابستگی کو فراموش نہیں کیا۔ اور ہمیشہ اس احساس سے شادکام رہے ہیں کہ ایک روز یہی نسبت ان کی دائمی سُرخروئی کا سبب ٹھہریگی اور آفتابِ نبوت کی کوئی لازوال کرن اس ذرۂ ناچیز کو بھی مُستنیر کر دے گی، اُن کے کلام میں عظمتِ حضورؐ کی ایک

جھلک ملاحظہ کیجئے ؎

خامۂ فطرت کا نقشِ اولیں تیرا وجود
ہے عیاں تیری نگاہِ پاک پہ غیب و شہود

وجہِ تخلیقِ دو عالم ؛ مظہرِ نورِ ازل؛
تیرے جلووں سے ہوئی آراستہ بزمِ وجود

دَرد مندِ دردمنداں ؛ چارہ سازِ بیکساں؛
ہے ترا بابِ مقدس منبعِ فیضانِ وجود

آنکھیں ملائیں حوصلہ کیا مہر و ماہ کا
شرما ہی جائیں دیکھیں اگر حسنِ مصطفیٰ

ہر ذرہ آفتاب بنا اُس خاکِ راہ کا
وُہ مخزنِ جمال جدھر سے گزر گئے

قمر یزدانی کی نعت نگاری عشقِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فکری عرفان سے بہرہ ور ہے۔ حضور کی محبت بلاشبہ حاصلِ ایمان ہے اور اس میں معمولی سی کمی واقع ہوجائے تو ایمان کے نامکمل ہونے کا احساس ڈرانے لگتا ہے، قمر یزدانی نے اِس محبت و ارادت کی دولت کو دل کے نہاں خانوں میں سنبھال کر رکھا ہے۔ اِس مادی دَور کی آلائشوں سے بے نیاز عشقِ حضور کی مہک سے گلزارِ آرزو کو ہر لحظہ شاداب رکھتے ہیں، سلطانِ دو عالم ممدوحِ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکی محبت کسی عصری تقاضے کی مرہونِ منت نہیں بلکہ یہ محبت تو اُن کے لیۓ تحدیثِ نعمت کا ذریعہ ہے کہ اس کی بدولت مدحت و ثنا کی سعادت میسر آتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُنکی ارادت اُن کے کمالِ شوق کی دلیل ہے۔ جس میں ادب و احترام کے تمام زاویوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے، انتہائے شوق میں بھی چشمِ تمنا گستاخ نہیں ہوتی بلکہ پلکوں پر آنسوؤں کے آبگینے ٹکائے بارگاہِ حضور میں لرزیدہ لرزیدہ رہتی ہے قمر یزدانی سمجھتے ہیں کہ یہی تو وُہ بارگاہِ قدس ہے جہاں ملائکہ بھی خمیدہ سر حاضر

ہوتے ہیں۔ جہاں جُنیدؒ و بایزیدؒ نفس گُم کردہ رہتے ہیں، جہاں زندگی خُود باذنِ وجُود کی طلبگار رہتی ہے اور جہاں لفظ ناکام اور جذبے باریاب ہوتے ہیں، اِس احساس نے قمر یزدانی کے قلم کو حقیقی نعت نگاری کی توفیق عطا کی ہے نمائشی جذبوں اور تصنّع آمیز مضامین سے پاک، اُجلی اُجلی، پاکیزہ پاکیزہ نعتیں شاعر کے والہانہ پن کے ساتھ ساتھ اُس کے حُسنِ خلوص کی غماز ہیں۔

قمر یزدانی کا حضور علیہ الصلٰوۃ والسّلام سے اظہارِ عقیدت ایک ذرۂ ناچیز کا آفتابِ عالمتاب سے تمنّائے وابستگی کا رنگ لیئے ہوئے ہے عامیانہ تراکیب، پامال خیالات اور مصنُوعیت سے مُبرّیٰ، عجز و احترام کی تمام تر شدّتوں کے ساتھ محبتِ رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدُسی جذبے کو اپنی شاعری کا موضُوع بناتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیئے ؎

عشقِ حبیبِ خالقِ ہر دوسرا مِلا
شُکرِ خُدا کہ مجھ کو مرا مُدّعا مِلا

ہم نے وہیں پہ سجدۂ اُلفت ادا کیا
اُن کا رہِ طلب میں جہاں نقشِ پا مِلا

آئے جو میرے ہاتھ غبارِ رہِ حبیب
سمجھُوں گا مجھ کو سُرمۂ چشمِ وفا مِلا

پیکرِ نُور ہے تو طاقتِ دیدار کسے
باوجُود اِس کے نظر پھر بھی تماشائی ہے

کچھ ضرورت ہی نہیں شوکتِ شاہی کی اُسے
شاہِ لولاکؐ قمر تیرا ہی شیدائی ہے

دل وہی دل ہے تری جس میں ہے اُلفت محفُوظ
آنکھ وہ جس میں تری دید کی حسرت محفُوظ

یورشِ غم سے وہ کیوں ہو گا پریشاں خاطر
جس کے سینے میں رہی تیری محبّت محفُوظ

آ گیا جو ترے دامن میں رکھے گی اُس کو
فتنۂ دہر سے اللہ کی رحمت محفُوظ

جھجک جاتے تھے جبریلِ امیں بھی رُد برُو جن کے
قلم میرا بھی اُن کی نعت میں رُک رُک کے چلتا ہے

قمر یزدانی کی نعتیہ شاعری میں تمام مروّجہ مضامین اور اسالیب ملتے ہیں ۔خیال آرائی اور مضمون آفرینی کی بدولت شاعر اپنے قلم سے اسرارِ فطرت کو منکشف کرسکتا ہے مگر نعت نگاری میں چونکہ ہر گام پر ادب و احتیاط اور احترامِ شریعتِ رسول دامنگیر ہوتے ہیں اسلیئے شاعر کے لیئے محض داد و تحسین کی خاطر حقائق سے انحراف ممکن نہیں ہوتا ۔قمر یزدانی نے آدابِ عقیدت و احترام بجا لاتے ہوئے بھی مضمون آفرینی کے خوب خوب جوہر دکھائے ہیں ۔عظمت و شانِ حضور کو اپنے قلم کا ارمغان پیش کرتے ہوئے اُنہوں نے اپنے راہوارِ تخیّل کو منزلِ شوق کی جانب دیوانہ وار سفر کے آداب سکھائے ہیں ۔اپنی رفعتِ خیال، ندرتِ فکر، جدتِ طبع اور شکوہِ الفاظ کی بدولت اس سفرِ شوق کے دوران میں اُبھرنے والے نقوش کو انہوں نے تب و تابِ جاودانی عطا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے، چنانچہ ان کی نعتوں میں ایسے خوبصورت مضامین بھی بکثرت نظر آتے ہیں جو قاری کے ذہن کو مقاماتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی انتہائی بلندیوں سے آشنا کرنے کا سبب بنتے ہیں ۔مضمون آفرینی کے سفر کو زیادہ مؤثر، دلکش اور محترم بنانے کے لیئے انہوں نے شعری صنائع بدائع، خوبصورت تراکیب، برمحل استعارات اور دلآویز تشبیہات کا سہارا لیا ہے جن کی بدولت ان کی نعتیں قاری کے دل کی خلوتوں میں تاثیرِ لہجے کی جوت جگانے لگتی ہیں ۔اس ضمن میں چند مثالیں پیش ہیں ؎

ن کی شمیم سے یہ فضائیں ہیں عطر بار ‏ ‏ ‏ باغِ جہاں میں وہ گلِ رعنا کھلا ہے آج
نت فزائے دہر ہے تنویرِ حُسن و عشق ‏ ‏ ‏ ہر سمت نورِ ایزدی جلوہ نما ہے آج

تو ہے وجہِ رونقِ گلستاں ، لبِ گُل پہ ہے تری داستاں
کلی کہہ رہی ہے چٹک کے ہاں یہ ترا ہی فیضِ بہار ہے
اے حبیبِ خالقِ دوجہاں ! ترا آستاں ہے وہ آستاں
کہ بلندیِ ہمہ آسماں ، دل وجاں سے جس پہ نثار ہے
کلیمِ طُور جب جلوؤں کی تاب لا نہ سکے   یہ تُو نے عرشِ معلّٰے پہ ہے کلام کیا

بزمِ کونین میں ہر سمت ہے جلووں کا ہجوم   پیکرِ حسن ہُوا جلوہ نما آج کی رات
عرشِ اعظم بھی ہے مشتاقِ قدومِ عالی   فرطِ بہجت سے ہے سجدے میں جھکا آج کی رات

یہ تو عشق و عقیدت کی جلوہ گری ہے کہ قمر یزدانی انداز بدل بدل
کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ قدس میں اپنی ثنا گوئی کی سوغات
پیش کرتے ہیں ، کبھی آپ کے حسنِ صورت کے حوالے سے ، کبھی جمالِ سیرت
کے ناتے سے ، کبھی انوار و تجلیاتِ حضورؐ کی ضیا پاشیوں کے نام پر ، کبھی آپ
کی عنایاتِ کریمانہ کے تعلق سے ، کبھی آپ کی سیادت و قیادت کے حوالے
سے اور کبھی آپ کے ظاہری و باطنی محاسن اور مقاماتِ قدسیہ کی نسبتوں کی
نسبت سے صفت و ثنائے حضورؐ کے لیے نئے سے نئے مضمون اور
اسلوب کو اپناتے ہیں مگر ذوق و شوق کی لذت میں کمی نہیں آتی بلکہ یہ جذبہ
نعت کی منزل کی جانب جوں جوں آگے بڑھتے ہیں ، ان کا راہوارِ فکر ہر آن
تیز تر ہوتا اور شہبازِ تخیل پہلے سے کہیں زیادہ ذوقِ پرواز کا حامل بنتا نظر آتا
ہے ۔ قمر یزدانی کی یہ عظمت و سربلندی اس محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

انعام ہے جو اُن کے گلشنِ زیست پر بہارِ لازوال کا عنوان بن کر سایہ فگن ہے۔

شاعرِ بارگاہِ رسالت قمر یزدانی کی نعت نگاری نے ایک زمانے کو متاثر کیا ہے۔ اُن کا ماضی مدحتِ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے احساس سے آباد اور اُن کا حال ثنائے رسولؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعتوں سے بہرہ وَر ہے اور مستقبل کا پھوٹتا ہوا سویرا اُن کی دُنیوی و اُخروی سُرخروئی کی نوید دے رہا ہے۔

ہماری دُعا ہے کہ قمر یزدانی کا قلم اسی طور توصیفِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقائق رقم کرتا رہے، عشق و عقیدت کی خوشبو پھوٹتی رہے، جذباتِ شوق کی چاندنی چٹکتی رہے اور اہلِ نظر اس مدحت نگار کی نعتوں کے مطالعہ سے اپنی تمناؤں کے گلزار مہکاتے رہیں۔

آمین ثم آمین

پروفیسر محمد اکرم رضا
گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

مورخہ
۲۲ / مارچ ۱۹۸۷ء

نعت ـــــ میری آرزو

محمد منشا تابش قصوری

نعت میری آرزو ہے اور جستجو بھی ـــ نعت میرے جذبۂ عشق و محبت کی طلب بھی ہے اور میرے فکر و وجدان کی تلاش بھی ـــ میرے لیئے اطمینانِ قلب بھی ہے اور غذائے رُوح بھی۔ یہ سب کچھ کیوں نہ ہو جب بچپنے میں میرے بہلاوے کیلئے میری محترمہ والدہ مرحومہ نعت کی لوریاں ہی سُنایا کرتی تھیں، اِس طرح نعت کی چاشنی میری گھُٹی میں شامل ہے ـــــ جب اِس پاکیزہ تربیت کے ساتھ تعلیم کا سلسلہ بھی شروع ہوا تو والدہ مرحومہ کی پنجابی نعت کی کُتب کا مطالعہ ہی میرے ذوقِ نعت میں اضافہ کا سبب ہوا اور سکول کی بزمِ ادب کے علاوہ مساجد میں گیارہویں شریف کی مجلسوں اور محافلِ میلاد میں بھی نعتیں پڑھ پڑھ کر اپنے ذوق کی تسکین کرتا رہا اور یہ ذوقِ نعت خوانی پروان چڑھتا رہا۔ آخر اپنے ہم جماعت بچوں کے تعاون سے ایک "نعتیہ جماعت" تشکیل دی جس کے ممبران میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا اس سلسلے میں بڑوں نے بھی ہماری حوصلہ افزائی کی تو ایک دن وسیع تر محفلِ میلاد کے انعقاد کا پروگرام بنایا اور خطیبِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ محمد شریف صاحب نوری قصوری علیہ الرحمۃ کو تقریر کے لیئے مدعو کیا جنہوں نے کمالِ شفقت و عنایت اور نہایت خندہ پیشانی سے ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور ہمارے گاؤں میں

تشریف لے آئے کیوں کہ علامہ مرحُوم کی یہ فطری خوُبی تھی کہ وُہ بخوشی بلا معاوضہ بھی تقریر کے لیئے وقت عطا فرما دیتے تھے یہ ہماری خوُش قسمتی تھی کہ ہمارے گاؤں میں ایک مستند عالمِ دین پہلی بار تشریف لائے لوگ آپ کا نام سُن کر جوق در جوق جامع مسجد میں آنے لگے کہ ایک عظیم الشان اجتماع ہو گیا اور رات بھر علامہ نوُری صاحب کا بیان ہوُا اور مجمع جما رہا۔ اُن کی پُر تاثیر تقاریر سے میرے فکر و ذہن جلا پاتے رہے۔ اور مَیں ہائی اسکوُل گنڈا سنگھ والا سے ان کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لیئے مسلسل قصور آتا رہا۔ راہ و رسم بڑھی تو مَیں دینی علوُم و فنوُن کی تعلیم کے حصوُل کی خاطر دارالعلوُم حنفیہ فریدیہ بصیر پوُر شریف میں داخل ہو گیا۔ وہاں بھی ہر زبان پہ ذکرِ الٰہی اور نعتِ رسوُل صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمات سُنائی دیئے۔ اُستاد تھا یا شاگرد، معلم تھا یا متعلم ہر ایک کو نعت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں رطب اللساں پایا اور عشقِ رسوُل میں سرمست دیکھا بس ہر طرف حضوُر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عقیدت و محبت کے الوار ہی نظر آئے۔ رسائل و جرائد دیکھتا تو اُن میں بھی منظوُم و منثوُر نعتیہ کلام ـ کہاں سکوُل کا ماحوُل اور کہاں یہ دارالعلوُم کی پاکیزہ اور رُوحانی فضا، جہاں ماہنامہ آستانہ دہلی نظر نواز ہوُا جس میں شاعرِ آستانہ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد یعقوب حسین صاحب ضیاء القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نعتیہ کلام نے میرے قلب و ذہن کو بے حد متاثر و مسحور کر دیا۔ ماہنامہ سلسبیل، ماہِ طیبہ، رضوان، سالک، نوُر و ظہوُر، الحبیب، رضائے مصطفٰے، سوادِ اعظم اور دیگر اسلامی جرائد بھی فردوسِ نگاہ ہونے لگے، اِن کے علاوہ نوُری کرن، فیضِ الرسوُل، اعلیٰ حضرت، سُنی دُنیا بھارت سے آتے۔

ان رسائل میں ایک نام اکثر و بیشتر نظر نواز ہوتا ۔ قمر یزدانی، جن کا نعتیہ کلام دل و دماغ کی گہرائیوں اور پہنائیوں میں اُتر جاتا ۔ بس نعت ہی کے حوالے سے اِن دلنشین و وجد آفرین اور ایمان افروز نعتیہ کلام کے شاعر قمر یزدانی کو خط لکھا اور جواب سے نوازا گیا۔ اِس بے لوث تعلق خاطر اور مراسلت کا تسلسل آج بھی قائم ہے۔ اس غائبانہ تعارف نے اتنا قرب دیا کہ بُعد کا تصور ممکن نہ رہا۔ رسائل و جرائد میں طرفین کے مضامین نے تعلقات کی مزید راہیں فراخ کر دیں۔

اُستاد الاساتذہ حضرت علامہ الحاج ابُو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری مدظلہ کی اجازت سے انجمن حزب الرحمٰن شعبہ تبلیغ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے زیر اہتمام آپ کے مضامین رسائل (کتابچوں) کی صورت میں شائع کرنے کی طرح ڈالی۔ افضل الرسُل، جلوۂ معراج اور اسلامی عورت زمانہ طالب علمی میں شائع کیئے۔ مرأۃ الحقائق جامعہ فریدیہ ساہی وال کے دارالاشاعت کی طرف سے شائع ہوئی۔ اس طرح آپ علمی حلقہ میں متعارف و مقبول ہوئے۔ مولانا قمر یزدانی چونکہ نعت کے میدان میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ذکرِ رسُول ہی اُن کا شعری سرمایہ ہے۔ "خمخانۂ محمّد" (۱۳۸۸ھ) "بادۂ عرفان" (حمد و نعت و مناقب) ــــ اور "مہرِ درخشاں" (۱۴۰۰ھ) آپ کے نعتیہ دیوان طبع ہو کر اربابِ ادب و حکمت کی نظر میں نمایاں مقبولیت حاصل کر چکے ہیں اب زیرِ نظر نعتیہ مجمُوعہ "ساغرِ کوثر" کی طباعت و اشاعت کی سعادت میرے حصے میں آئی ہے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ علےٰ منہ و کرمہ! "ساغرِ کوثر" مولانا قمر یزدانی مدظلہ کے دل کی وُہ آرزُو تے جمیل ہے جو بارگاہِ رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم

میں شرفِ پذیرائی حاصل کر چکی ہے۔ قمر صاحب اِتنے عظیم نعت گو شاعر پاکیزہ سخن نعت خوان اور عالمِ دین ہیں" جنہیں بلاشُبہ جدید و قدیم عُلُوم کا حَسِین اِمتزاج کہا جا سکتا ہے۔ تاہم جدیدیّت زدہ نہیں ـــــــ مُخلص اِتنے کہ اخلاص بھی اُن کی سادہ مزاجی اور خوش طبعی پر ناز کرے تو کوئی مضائقہ نہیں ـــــــ اُن کا سرمایۂ حیات ہی نعت کہنا، نعت لکھنا، نعت سُنانا اور اہلِ محبت کو "ساغرِ کوثر" ایسا جامِ شیریں بخشنا ہے ـــ لیجیئے آپ بھی نوش فرمایئے اور لُطف اُٹھایئے ۔

تابش قصوری،
مُرید کے ۔ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۔ ۲۶ رمضان المُبارک ۱۴۰۸ سنہ ھ
مطابق ۱۳ مئی ۱۹۸۸ سنہ ء
بروز جمعۃ المبارک

تعارفِ شاعر

ہُوں مَیں بھی اِک ثنا خوانِ محمدؐ
مجھے حاصل ہے عرفانِ محمدؐ
سرِ یزدانی آشفتہ سر ہُوں
یکے از نعت گویانِ محمدؐ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مرا عزبتکدہ پنوانہ میں ہے
جو ہے اِک قریۂ مشہور یارو!
مَیں باشندہ ضلع سالکوٹ کا ہُوں
مری تحصیل ہے پسرور یارو!

○

ترانۂ شاعر

اسیرِ حلقۂ دردو غمِ حیات ہُوں مَیں ،
غریقِ موجۂ آلام و حادثات ہُوں مَیں
نہاں ہے لَے میں مری ایک دلگداز تڑپ
صدائے بربطِ افکار و واردات ہُوں مَیں
مِری نوا میں ہے پوشیدہ ہست و بُود کا راز
ندیمِ محرمِ اسرارِ کائنات ہُوں مَیں
مرا وجُود ہے تصویرِ انقلابِ حیات
کہ ایک ہستیِ ممکن زِ ممکنات ہُوں مَیں
خُدائے پاک نے بخشا ہے مجھ کو فکرِ رسا
حریمِ شوق میں حُسنِ تصوّرات ہُوں مَیں
بہر نفس ہے خُدا سے مجھے اُمیدِ کرم
نبیِّ حق سے طلبگارِ التفات ہُوں مَیں

آئینِ عشقِ محمد ہیں میرے قلب و نظر
اِسی سے حشر کے دن طالبِ نجات ہُوں مَیں
ڈرا سکے گی نہ مجھ کو یہ گردشِ دوراں
قمرؔ، غلامِ شہنشاہِ شش جہات ہُوں مَیں
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

زباں مِلی ہے مجھے حمدِ کبریا کے لیے
یہ لب کھُلے ہیں ثنائے شہِ ھُدیٰ کے لیے
شعورِ شعر ودیعت ہُوا ہے جب سے قمرؔ!
قلم ہے وقف مرا نعتِ مصطفیٰؐ کے لیے
(علیہ التحیۃ والثناء)

○

حمدِ قاضی الحاجات

۱۴۰۷ھ

عیاں تُو ہی تُو ہے، نہاں تُو ہی تُو ہے
خُداوندِ کون و مکاں تُو ہی تُو ہے

ترے رنگِ وحدت کے قُرباں مولا!
یہاں تُو ہی تُو ہے، وہاں تُو ہی تُو ہے

چمن زارِ عالم میں ہیں تیرے جلوے
گلوں میں تجلّی فشاں تُو ہی تُو ہے

ہے سبزے کی نزہت میں تیری ہی قدرت
بہار آفریں بے گُماں تُو ہی تُو ہے

یہ مخلُوق ساری ہے محتاج تیری
دو عالم کا روزی رساں تُو ہی تُو ہے

خُدایا! پریشانیاں دُور کر دے
سکُوں بخشِ قلبِ تپاں تُو ہی تُو ہے

○

معروضہ

مجھے خالقِ دوسرا! بخش دے
گنہ گار ہوں پُر خطا بخش دے

مِرے دل کو صبر و رضا بخش دے
نگاہوں کو شرم و حیا بخش دے

عطا کر مجھے دولتِ اُلفت
مجھے گنجِ صدق و صفا بخش دے

طلب گار ہے جس کا ہر اک بشر
وہی گوہرِ بے بہا بخش دے

جو ہر دل کی دھڑکن کو پہچان لے
وہ فکر اور وہ ذہنِ رسا بخش دے

مدد جو غریبوں کی کرتا رہے
مجھے بھی وہ دستِ عطا بخش دے

دیا تھا جو گلزارِ سلمانؓ کو
وہی رنگ و بوئے وفا بخش دے

غلامِ حسینؓ ابنِ حیدر ہوں میں
طفیلِ شہِ کربلا بخش دے

منوّر ہو دنیائے قلب و نظر
قمر بے ضیا کو ضیا بخش دے

آمین ثم آمین

بجاہِ النبی الامین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم

○

نغماتِ میلاد

جہاں میں سرورِ ذی مجد و احترام آیا
ہے جس کی شان میں اللہ کا کلام آیا
جہاں میں دُھوم ہے میلادِ مُصطفٰے کی آج
حریمِ قدس میں بخشش کا اذنِ عام آیا

(علیہ التحیۃ و الثناء)

قمر یزدانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور
اور روشن کتاب،

(پ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۳)

ہر سمت جشنِ آمدِ شاہِ ھدیٰ ہے آج
ہر ایک لب پہ نغمۂ صلِّ علیٰ ہے آج

زینت فزائے دہر ہے تنویرِ حسن و عشق
ہر سمت نورِ ایزدی جلوہ نما ہے آج

رقصاں ہے فرطِ عیش میں ہر ذرّۂ جہاں
صلِّ علیٰ کا غلغلہ ہر سُو بپا ہے آج

جس کی شمیم سے یہ فضائیں ہیں عطر بار
باغِ جہاں میں وُہ گُلِ رعنا کھلا ہے آج

آئی حجابِ نور سے دلکش نوائے شوق
ہر سُو ضیائے طلعتِ بدرالدجیٰ ہے آج

یاایّھا المزّمّل حق نے کہا جسے
ہاں وُہ حبیبِ خالقِ کُل آگیا ہے آج

بٹتی ہے بھیک نور کی اے عاصیو! چلو
شہرِ حبیب میں درِ رحمت کھلا ہے آج

جس کے فروغِ حسن میں ہے عکسِ نورِ حق
عالم میں جلوہ بار وہ شمسُ الضحےٰ ہے آج

ارض و سما ہیں حسن سے جس کے فروغ گیر
وہ آفتابِ ہاشمی جلوہ نما ہے آج

حور و ملک نہ گائیں کیوں نغماتِ دلنواز
محبوبِ ربِّ دوجہاں پیدا ہوا ہے آج

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ کی دھوم ہے
بُشْریٰ لَکُمْ کا شور ہر سو مچا ہے آج

ہے جس کی ذات باعثِ تکوینِ کائنات
جلوہ نما وہ پیکرِ نور و ضیا ہے آج

وابستہ جس کی ذات سے بخشش تھی کی ہے
پیدا ہوا وہ شافعِ روزِ جزا ہے آج

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

سماں نزہت گہِ فردوس کا ہے بزمِ ہستی میں
مبارک ہو قسیمِ حوضِ کوثر آنے والا ہے

ہے جس کا جلوۂ رُخ باعثِ تزئینِ دو عالم
حجابِ قدس سے وُہ نُور باہر آنے والا ہے

بہارِ خُلد کی رنگینیاں ہیں جس سے گلشن میں
مبارک عندلیبو؛ وُہ گُلِ تر آنے والا ہے

ہیں فیضِ نُور سے جس کے مہ و انجم ضیاافگن
مبارک باد؛ وُہ خورشیدِ انور آنے والا ہے

وُہ ہے وَالَّیلُ جس کی زُلف کی تفسیر قرآں میں
ہے جس کا وَالضُّحٰی رُوئے منوّر آنے والا ہے

خبر دے دو غریبوں، بے نواؤں، غم نصیبوں کو
شہِ بیکس نواز و بندہ پرور آنے والا ہے

نویدِ مغفرت دے دو خطاکارانِ اُمّت کو
کہ دُنیا میں شفیعِ روزِ محشر آنے والا ہے

خطابِ رحمۃٌ لِلعالمیں جس کو دیا حق نے
زہے قسمت، وُہ شاہِ فیض گستر آنے والا ہے

وُہ نورِ لم یزل فطرت بھی جس پر ناز کرتی ہے
وُہ فخرِ دو جہاں، محبُوبِ داور آنے والا ہے

فضائیں نغمۂ صلّ علیٰ سے گونج اُٹھی ہیں
خُدائے پاک ہے جس کا ثنا گر آنے والا ہے

وُہ، جس کے حق میں حق نے جاء کُم ارشاد فرمایا
بشر کی شکل میں وُہ نورِ اطہر آنے والا ہے

عیاں جس سے ہے شانِ معنئ لولاک عالم میں
وُہ محبُوبِ خُدائے پاک دلبر آنے والا ہے

قسم! بُشریٰ لکُم کی ہر طرف تشہیر ہوتی ہے
ہے جس کی ذات شانِ حق کی مظہر آنے والا ہے

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

○

پیامِ رحمتِ باری ہے بارھویں تاریخ
ہزار عید پہ بھاری ہے بارھویں تاریخ

کِھلے ہیں غُنچے دلوں کے وفُورِ عشرت سے
نسیمِ فصلِ بہاری ہے بارھویں تاریخ

تجھُے اے مُنکرِ ناداں! ہے اِس سے کیا نسبت
ہم اِس کے اور ہماری ہے بارھویں تاریخ

ہزار جان بھی قرباں ہے اس کی عظمت پر
کہ ہم کو جان سے پیاری ہے بارھویں تاریخ

وُہ بدنصیب ہے، اِس سے جو فیضیاب نہیں
کرم کا چشمہ جاری ہے بارھویں تاریخ

ہم اہلِ عشق و محبّت کا روزِ عید ہے آج
عدُو کے واسطے خواری ہے بارھویں تاریخ

قمر! ولادتِ سُلطانِ دوجہاں ہے آج
خُوشی ہر ایک پہ طاری ہے بارھویں تاریخ
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

رقصاں ہے عرشِ اعلےٰ صُبحِ شبِ ولادت
افزوں ہے شانِ کعبہ صُبحِ شبِ ولادت

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰہِ نورٌ کی شرحِ اقدس
بُشْریٰ لَکُمْ کا مُژدہ صُبحِ شبِ ولادت

ہر سُو برس رہے ہیں حُسنِ ازل کے جلوے
انوار کا ہے جھالا صُبحِ شبِ ولادت

ہے نازنینِ فطرت جلوہ فروزِ عالم
نکھرا ہے رنگِ دُنیا صُبحِ شبِ ولادت

اِک کیفِ سرمدی سے مخمور ہیں فضائیں
گلزارِ کُن ہے مہکا صُبحِ شبِ ولادت

ہر سمت ہے نُمایاں شانِ جمالِ یزداں
ہے نُورِ حق سراپا صُبحِ شبِ ولادت

فطرت نے جس کو برسوں رکھا حجاب میں وُہ
ہے آج عالم آرا صُبحِ شبِ ولادت

آؤ الم نصیبو! رحمت کی بھیک لے لو
آیا جہاں کا داتا صبحِ شبِ ولادت

انوارِ حق سے تاباں صبحِ شبِ ولادت
سامانِ صد بہاراں صبحِ شبِ ولادت

ہے بابِ نورِ عرفاں صبحِ شبِ ولادت
آغازِ دین و ایماں صبحِ شبِ ولادت

حاصل ہوئی سعادت میلادِ مصطفیٰ کی
کیوں ہو نہ خود پہ نازاں صبحِ شبِ ولادت

اک حسنِ دلنشیں ہے رقصاں حریم کن میں
پیغامِ نورِ یزداں صبحِ شبِ ولادت

فیضانِ نورِ حق سے رشکِ مہِ منور
ہر ذرہ درخشاں صبحِ شبِ ولادت

حاضر بصد عقیدت ہیں آمنہ کے در پر
قدسی و جن و انساں صبحِ شبِ ولادت

سلطانِ انبیاء کا دیدار ہو قمر کو
دل کا یہی ہے ارماں صبحِ شبِ ولادت
(صلی اللہ علیہ وسلم)

صد مبارک رحمۃ للعالمیں پیدا ہوئے
پیشوائے انبیاء و مرسلیں پیدا ہوئے

صد مبارک مہبطِ روح الامیں پیدا ہوئے
صد مبارک عرش کے مسند نشیں پیدا ہوئے

چہرۂ روشن ہے جن کا چشمۂ نورِ ازل
آمنہؓ کے گھر میں وہ ماہِ مبیں پیدا ہوئے

ہاں جبینِ حضرتِ آدم میں جن کا نور تھا
وہ نبیِّ اوّلین و آخریں پیدا ہوئے

وَالضُّحٰی میں جن کے روئے پُر ضیا کا ہے جمال
جن کی ہے وَاللَّیل زُلفِ عنبریں پیدا ہوئے

مل رہی ہے عاصیوں کو رحمتِ حق کی نوید
آج دنیا میں شفیع المذنبیں پیدا ہوئے

جن کی ہے بوئے نفس پر نزہتِ جنّت نثار
وہ بہارِ گلشنِ دنیا و دیں پیدا ہوئے

ہاں، وُہی جانِ دو عالم جن کا ذکرِ پاک ہے
وجہِ تسکینِ دلِ اندوہگیں پیدا ہُوئے

وُہ، کہ جن کے دم سے ہے محکم یقینِ کائنات
ہاں وُہی عین الیقیں حق الیقیں پیدا ہُوئے

ہر طرف بُشریٰ لکُمُ بُشریٰ لکُمُ کا شور ہے
آج محبُوبِ اِلٰہ العالمیں پیدا ہُوئے

وُہ علمبردارِ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
جن کے دم سے ہو گئی تکمیلِ دیں پیدا ہُوئے

آج میلادِ شہِ خُوبانِ عالم ہے قمرؔ!
حق کو جن پہ ناز ہے وُہ نازنیں پیدا ہُوئے

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

جہاں میں سرورِ ذی مجد و احترام آیا،
ہے جن کی شان میں اللہ کا کلام آیا
فضائیں کیف بداماں، ہواؤں میں ہے سرور
کہ گلستاں میں بہاروں کا ہے پیام آیا
سکھا کے حسنِ عمل سے رموزِ عبدیّت
بشر کو حق سے ملانے شہِ انام آیا
وہ جس کی شان کا مظہر ہے سورۂ والنّجم
زہے نصیب وہ شاہِ فلک خرام آیا
جہاں میں دھوم ہے میلادِ مصطفیٰ کی آج
حریمِ قدس میں بخشش کا اذنِ عام آیا
محمّدؐ، اہلِ محبت کا مامن و ماویٰ
"زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لیے"
کہی قمر نے جو نعتِ نبی بعشق و سرور
تو لے کے عرش سے جبریل بھی سلام آیا
(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

مُبارک صد مُبارک ہو حبیبِ کبریا آئے
زہے قسمت کہ عالم میں شہِ ہر دوسرا آئے

زبانِ پاک جن کی کاشفِ اسرارِ عرفاں ہے
ہے جن کا قلبِ اطہر مصدرِ صدق و صفا آئے

وُہ جن کے فیض سے اہلِ نظر نے روشنی پائی
وُہ نورِ لم یزل، سرچشمۂ نُور و ضیا آئے

وُہ جن کی شان میں ہے آیۂ خُلقِ عظیم آئی
وُہ جانِ لُطف و احساں، پیکرِ جُود و عطا آئے

وُہ جن کی دید کا مُشتاق ہے خُود خالقِ اکبر
وُہ محبُوبِ خُدا، وُہ رازدارِ کبریا آئے

ہر سُو شور ہے صلِّ علیٰ کا بزمِ دَوراں میں
کہ احمد مُجتبےٰ آئے، محمدؐ مُصطفےٰ آئے

وُہ، جن کو قبلۂ دین، کعبۂ ایمان کہتے ہیں
وُہی فخرِ دو عالم، وُہ امامِ دوسرا آئے
وُہ جن کو اہلِ عالم سرورِ کونین کہتے ہیں
وُہی ختم الرُّسل وُہ پیشوائے انبیاء آئے
وُہ جن کی ذاتِ اقدس وجۂ تخلیقِ جہاں ٹھہری
وُہ بزمِ کُنْ فکاں کی ابتدا و انتہا آئے
خطا کارانِ اُمّت حشر میں جن کو پکاریں گے
مُبارک عاصیو! وُہ شافعِ روزِ جزا آئے
ہے شرحِ والضحٰی جن کا مُبارک چہرۂ انور
قسم! وُہ جلوۂ حق، مظہرِ نُورِ خُدا آئے
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

مُبارک ہو جنابِ کبریا کا رازدار آیا،
لباسِ نُور میں ہے خاکیوں کا تاجدار آیا
مُبارک عرش والو! آج اِک گردُوں وقار آیا
مُبارک ہو براقِ برق رَو کا شہسوار آیا
مُبارک فرش والو! شافعِ روزِ شمار آیا
مُبارک ہو جہاں میں عاصیوں کا غمگسار آیا
ہے اوجِ عرش جس کے پائے اقدس پر نثار آیا
غلامی جس کی ہے سرمایۂ عزّ و وقار آیا
جہانِ رنگ و بُو میں جس کے دم سے تازگی آئی
وُہ بن کر گلشنِ کونین میں رشکِ بہار آیا
عیاں جس سے ہے شانِ معنیٔ لولاک عالم میں
کیا ہے جس نے اسرارِ ازل کو آشکار آیا

مُبارکباد لے کر حضرتِ رُوح الامیں آئے
"نیازِ عشق" لے کر جب قمرِ عصیاں شعار آیا
زہے قسمت ہوئی مقبولیت نعتِ محمّد کی
بحمد اللہ، مری بیتابیٔ دل کو قرار آیا
(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

مُبارک ہو مُسلمانو! شہِ کون و مکاں آئے
ملی جن سے زمانے کو حیاتِ جاوداں آئے
مُبارک بے نواؤ! حامیٔ درماندگاں آئے
مُبارک ہو گُنہ گارو! شفیعِ عاصیاں آئے
فضائے آسماں میں اک صدائے مرحبا گونجی
ہر سُو شور ہے عالم میں فخرِ دو جہاں آئے
بہارِ خُلد کی رنگینیاں ہیں جن سے گلشن میں
وہ بن کر باغِ امکاں میں بہارِ بے خزاں آئے
ملا درسِ اخوت جن کے فیضِ عام سے ہم کو
وہ اسرارِ محبت کے حقیقی ترجماں آئے
خُدائے پاک نے رکھا جنھیں آغوشِ رحمت میں
قمرؔ وہ آج محبُوبِ خُدائے اِنس و جاں آئے
(صلی اللہ علیہ وسلم)

مُبارک ہو جہاں میں رحمۃٌ لِلعالمیں آئے
گنہ گاروں کو مژدہ ہو شفیع المذنبیں آئے

تھے جن کے منتظر اہلِ زمانہ ایک مدّت سے
وُہ سلطانِ دو عالم، رہبرِ دُنیا و دیں آئے

وُہ جن کے حق میں اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی آیا
مُبارک ہو کہ آج اُس نعمتِ حق کے اَمیں آئے

وُہی ہے جن کا سینہ مصدرِ انوارِ سُبحانی
وُہی جلوہ نمائے حُسنِ ربّ العالمیں آئے

نبوّت ختم کر دی جن پہ خلاقِ دو عالم نے
وُہ فخرِ انبیاء آئے، وُہ ختم المُرسلیں آئے

کمالِ انسانیت کا حق نے ارزانی کیا جن کو
جہاں میں بزمِ وحدت کے وُہی مسند نشیں آئے

وُہ جن کی شان میں اللہ نے لَولَاکَ فرمایا
زمانے میں وُہ بن کر رحمۃٌ لِلعالمیں آئے

قمر جب نعت لے کر محفلِ میلاد میں آیا
تو لے کر ھدیۂ تبریک جبریلِ امیں آئے
(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

جہانِ رنگ و بُو میں چار سُو ہے نُور کا عالم
کہ تنویرِ ھُدیٰ ہے صُبحِ میلادِ رسُولِ اللہ

چمک اُٹھا ہے جس سے عالمِ امکاں کا ہر ذرہ
وہ صُبحِ پُر ضیا ہے صُبحِ میلادِ رسُولِ اللہ

ہجومِ اہلِ دل ہیں دَولتِ ایماں بٹتی ہے
متاعِ بے بہا ہے صُبحِ میلادِ رسُولِ اللہ

طلُوعِ مہرِ حق سے چھٹ گئی باطل کی تاریکی
پیامِ حق نُما ہے صُبحِ میلادِ رسُولِ اللہ

یہ مُژدہ آج سب آلام کے مارے ہُوئے سُن لیں
غمِ دل کی دَوا ہے صُبحِ میلادِ رسُولِ اللہ

ہُوا ہے آج عالم میں نزُولِ رحمتِ باری
کرم کی اِنتہا ہے صُبحِ میلادِ رسُولِ اللہ

قمر! دیکھو تو صنّاعِ ازل کے دستِ قُدرت پر
دل و جاں سے فدا ہے صُبحِ میلادِ رسُولِ اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ؕ

(پ ۲۷ سورہ النجم رکوع ۱)

نغماتِ معراج

ے

اک شاعرِ شوریدہ بھی ہے اُن کا ثنا کار
معراج میں جبریل بھی تھا جن کا جلودار
تا حدِّ نظر اُس کا قدم تھا شب اسریٰ
اللہ رے یہ آپ کے بُراق کی رفتار

——— قمر یزدانی

○

عالمِ قدس میں ہے نورِ ضیا آج کی رات
عازمِ عرش ہُوا شمسِ ضحیٰ آج کی رات

اپنے محبوب سے کہتا ہے خدائے برحق
خلوتِ ناز میں اک بار تو آ، آج کی رات

دونوں عالم میں ہے اک نور و ضیا کا عالم
سیر کو نکلا ہے اک بدرِ دجیٰ آج کی رات

بزمِ کونین میں ہر سمت ہے جلووں کا ہجوم
پیکرِ حسن ہُوا جلوہ نما آج کی رات

بُوئے عشرت سے معطّر ہوئے ذرّوں کے دماغ
عطر افشاں ہے دو عالم کی فضا آج کی رات

عرشِ اعظم بھی ہے مشتاقِ قدومِ عالی
فرطِ بہجت سے ہے سجدے میں جھکا آج کی رات

گلشنِ دہر کا ہر پتّہ ہے مائل بہ درُود
اور ہر ذرّہ ہے مصرُوفِ ثنا آج کی رات

عرشِ اعلیٰ پہ بُلایا ہے باندازِ جمیل
دیکھئے شانِ شہِ ارض وسما آج کی رات

رُوئے عرفاں سے حجابات اُٹھے ہیں سارے
کُھلنے ہی والے ہیں اسرارِ دنا آج کی رات

"بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی"
خود خدا نے یہ محمد سے کہا آج کی رات

مل گئیں آپ کو مُنہ مانگی مُرادیں ساری
عام ہے لُطف و کرم، جُود وسخا آج کی رات

بخت جاگے ہیں فقیر! آج سیہ کاروں کے
ذکر اُن کا ہے سرِ عرشِ علیٰ آج کی رات

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

ہر ذرّے میں انوارِ خُدا دیکھ رہا ہُوں
جلوؤں میں ہے گُم ساری فضا دیکھ رہا ہُوں

ہر ایک نظر شائقِ دیدار ہے امشب
خالق بھی ہے مُشتاقِ لقا دیکھ رہا ہُوں

اے صلِّ علیٰ شانِ شہنشاہِ دو عالم!
کونین کو مصروفِ ثنا دیکھ رہا ہُوں

ہر سمت ہے ارزانیٔ انوارِ محمّدؐ
مہتاب کو اس رُخ پہ فدا دیکھ رہا ہُوں

وا ہونے کو ہے عقدۂ لولاکَ لما آج
کھُلنے کو ہیں اسرارِ دنا دیکھ رہا ہُوں

اسکندر و دارا و جم و قیصر و کسریٰ
ہیں سب ہی اِسی در کے گدا دیکھ رہا ہُوں

اے غمزدگاں! خستہ دلاں نامِ محمدؐ
ہے دافعِ ہر رنج و بلا دیکھ رہا ہوں

اللہ رے یہ رفعتِ سلطانِ مدینہ
آج اُن کو سرِ عرشِ عُلیٰ دیکھ رہا ہوں

ہے عظمتِ کونین بھی آج اُن کے تصدق
ہیں سر بسجود ارض و سما دیکھ رہا ہوں

افلاک کی راہوں میں، ستاروں میں، قمر میں
اُس نورِ مجسم کی ضیا دیکھ رہا ہوں

معراجِ محمدؐ کی حسیں شب ہے قمرؔ! آج
جبریل بھی ہے محوِ لقا دیکھ رہا ہوں

(صلی اللہ علیہ وسلم)

۵۰

محمد شہ مقتدر اللہ اللہ | ہوئے عرش پر جلوہ گر اللہ اللہ
شہنشاہ جن و بشر اللہ اللہ | وہ ہیں قبلہ خشک و تر اللہ اللہ
دیار پیمبر کے دلکش مناظر | ہیں فردوسِ قلب و نظر اللہ اللہ
بنا آستاں سجدہ گاہِ ملائک | زہے عظمتِ سنگِ در اللہ اللہ
جمالِ رُخِ مصطفےٰ دیکھتے ہیں | بصد رشک شمس و قمر اللہ اللہ
فراوانیٔ جلوہٴ نورِ حق سے | منور ہوئے بحر و بر اللہ اللہ
زہے شانِ عظمت کہ رُوح الامیں بھی | ہیں اُن کے رفیقِ سفر اللہ اللہ
کہا کہکشاں اُس کو اہلِ نظر نے | بنی آج جو رہگذر اللہ اللہ
زہے رفعتِ شانِ مرکب ہے جس کا | قدم تا بحدِ نظر اللہ اللہ
حجاب اُٹھ گئے رُوئے عرفاں سے امشب | کھلے رازِ محبوب پر اللہ اللہ
کھڑے رہ گئے تھے سرِ طور موسیٰ | محمد گئے عرش پر اللہ اللہ
اُدھر فاخلع نعلیک ارشادِ حق ہے | اِدھر یہ کہ آئے خطر اللہ اللہ

اُدھر لن ترانی، اِدھر اُدن منی
ہیں اندازِ عشق اے قمرؔ اللہ اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

نغماتِ نعت

نغماتِ نعت ہیں مرے باغِ وفا کے پھول
للہ مری یہ نذرِ عقیدت بھی ہو قبول

— قمر یزدانی

سلطان الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے حضور!

ترا جمال مرے فکر کا محرّک ہے
جو میرے سامنے تو ہو تو نعت کہتا ہوں
خیالِ غیر سے دل ہی کا پاک ہونا کیا
نگاہ کا بھی وضو ہو تو نعت کہتا ہوں

——— قمر یزدانی

○

بنامِ خالقِ ارض و سما اے ساقیِ کوثر!
کیا آغاز میں نے نعت کا اے ساقیِ کوثر!
تمھی ہو منبعِ جود و سخا اے ساقیِ کوثر!
تمھی ہو مخزنِ لطف و عطا اے ساقیِ کوثر!
تمھی ہو مظہرِ نورِ خدا اے ساقیِ کوثر!
تمھی ہو رحمتِ ہر دوسرا اے ساقیِ کوثر!
انیسِ بیکساں تم ہو شفیعِ مجرماں تم ہو
تمھی ہو خلق کے حاجت روا اے ساقیِ کوثر!
تمھی ہو ہادیِ دوراں، تمھی ہو رحمتِ یزداں
تمھی ہو دو جہاں کے پیشوا اے ساقیِ کوثر!
بنائے ہر دو عالم ہو، ضیائے ہر دو عالم ہو
تمھی ہو چشمۂ نور و ضیا اے ساقیِ کوثر!
منور ہو گئے دونوں جہاں انوارِ رحمت سے
ہو تم شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ اے ساقیِ کوثر!

مَیں تُم کو چھوڑ کر اے سیّدِ عالم! کدھر جاؤں
تُمھی تو ہو مِرے مُشکل کشا اے ساقیٔ کوثر!

مِرے قبلہ، مِرے کعبہ! مِرے آقا! مِرے مَولا!
مَیں تُم پر ہُوں دل وجاں سے فدا اے ساقیٔ کوثر!

کھڑا ہُوں ہاتھ پھیلائے اِدھر بھی نگہِ رحمت ہو
تمھارے در کا ہُوں اَدنیٰ گدا اے ساقیٔ کوثر

تڑپتا ہے یہ بسمل آرزوئے دید میں آقا!
دکھا دو خواب میں جلوہ ذرا اے ساقیٔ کوثر

بوقتِ نزع میرے لب پہ تیرا نامِ اقدس ہو
یہی ہے آرزو صُبح ومَسا اے ساقیٔ کوثر!

تری رحمت سے مَیں محرُوم رَہ جاؤں نہ محشر میں
قمر کو "ساغرِ کوثر" پلا اے ساقیٔ کوثر!

۷۸/۱۹ء

(صلّی اللہ علیک وسلّم)

آپ ختم الرُّسل، آپ خیر البشر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی؛
بعدِ حق آپ افضل ہیں المختصر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

آپ ہیں وجہِ تخلیقِ کون و مکاں — آپ کے زیرِ سایہ ہیں دونوجہاں،
آپ محبوبِ خلاقِ جنّ و بشر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

وحیِ خالق ہے ہر ایک بات آپکی — عیب سے ہے مُبرّا حیات آپکی
مُقتدر آپ کی ذاتِ والا گہر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

آپ محشر میں ہیں شافعِ عاصیاں — بالیقیں آپ ہیں حامیٔ بیکساں
وجہِ تسکینِ دل آپ کی اِک نظر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

زینتِ محفلِ دوسرا آپ ہیں — مظہرِ نورِ ربّ العلا آپ ہیں
آپ کے دم سے روشن ہیں شمس و قمر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ مقام آپ کا — شارحِ مصحفِ حق کلام آپ کا
کہکشاں کہکشاں آپ کی رہگذر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

محترم ہستئ باکمال آپ کی — دو جہاں میں نہیں ہے مثال آپ کی
آپ کی ذات ہے خوب سے خوب تر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

ہے مُسلّم جہاں میں نظام آپ کا — رشکِ شاہنشہاں ہے غُلام آپ کا
آپ کے سامنے سرنگوں ہر بشر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

میرے ذہن و قلم میرے قلب و نظر — میرے ماں باپ اور میرے لختِ جگر
ہیں فدا سب کے سب آپ کے نام پر — سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی!

پاس اپنے مجھے بھی بُلا لیجیے — اپنا پُر نور چہرہ دکھا دیجیے
التجا یہ قمر کی ہے شام و سحر
سیّدی مُرشدی یا نبی! یا نبی!
(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

خامۂ فطرت کا نقشِ اوّلیں تیرا وجُود
ہے عیاں تیری نگاہِ پاک پر غیب و شہُود
دَرد مندِ دَرد منداں؛ چارہ سازِ بیکساں!
ہے ترا بابِ مُقدّس منبعِ فیضانِ وجُود
وجہِ تخلیقِ دو عالم؛ مظہرِ نورِ ازل!
تیرے جلوؤں سے ہُوئی آراستہ بزمِ شہُود
تیری بعثت سے مِلی حق و صداقت کو حیات
تیری آمد سے ہے طاری کُفر و باطل پہ جمُود
تیرے غسلِ پاک کے قطرے ہیں گویا یہ نجُوم
اور مہر و خُورشید تیرے حُسنِ کامل کی نمُود
ہر طرف عالم میں گُونجا نغمۂ مہر و وفا
تُو نے چھیڑا بزمِ دوراں میں محبت کا سرُود

پتہ پتہ گلشنِ امکاں کا ہے محوِ ثنا

ذرہ ذرہ دہر کا مصروفِ نغماتِ درود

تیری عظمت کی نمائش تھی حضورِ بوالبشر

جب فرشتوں کو دیا اللہ نے اذنِ سجود

نام لیتے ہی ترا سب مشکلیں حل ہو گئیں

تیرے اسمِ پاک سے ہے عقدۂ دل کی کشود

تیری رفعت کا بیاں ہے ماورائے عقل و فکر

تیری عظمت کو سمجھ سکتی نہیں عقلِ وجود

ہے قمر کو روز و شب مطلوب خوشنودی تری

اہلِ عالم سے نہیں ہے خواہشِ نام و نمود

(صلی اللہ علیک وسلم)

○

صلّے اللہ علیک وسلّم

چرخِ ھدیٰ کے مہرِ درخشاں — صلّی اللہ علیک وسلّم
حسن فزائے محفلِ امکاں — صلّی اللہ علیک وسلّم

شانِ خلیلؑ و شوکتِ عیسیٰؑ — عظمتِ نوحؑ و سطوتِ موسیٰؑ
نازشِ آدمؑ، فخرِ سلیمانؑ — صلّی اللہ علیک وسلّم

سب سے مقدّم خلقت میں تو — سب سے مؤخّر بعثت میں تو
بزمِ دُنیا کی شمعِ فروزاں — صلّی اللہ علیک وسلّم

وحیٌ یُوحیٰ بات ہے تیری — مہبطِ قرآں ذات ہے تیری
خالق بھی ہے تجھ پہ نازاں — صلّی اللہ علیک وسلّم

تیری رسالت اللہ اللہ　　تیری نبوّت اللہ اللہ
ہادیٔ برحق، فخرِ رسُولاں　　صلّی اللہ علیک وسلّم

تُو بزمِ کونین کی غایت　　قائم و دائم تیری حکومت
سرورِ دَوراں، خواجۂ کیہاں　　صلّی اللہ علیک وسلّم

جُود و سخا ہے سیرت تیری　　عَفو و عطا ہے عادت تیری
تیری محبت حاصلِ ایماں　　صلّی اللہ علیک وسلّم

تیرے ثنا گو شمس و قمر بھی　　حُور و ملائک جنّ و بشر بھی
اور تبسّم بھی تیرا ثنا خواں
صلّی اللہ علیک وسلّم

○

پکارا اہلِ نظر نے جو دیکھا حسنِ رسولؐ
"خدا کا نور بشکلِ بشر مجسّم ہے"
وہ جس کی ذات گرامی ہے سیّد الکونین
وہ جس کے قدموں پہ قرباں عرشِ اعظم ہے
وجود جس کا دعائے خلیلؑ کا حاصل
نویدِ عیسیٰؑ مریم ہے، فخرِ آدمؑ ہے
خدا نے جس کو عطا کی ہے عظمتِ لولاکؐ
وہی تو باعثِ تخلیقِ ہر دو عالم ہے
کئے ہیں چشمے رواں جس نے خشک چھاگل سے
وہی تو ساقیٔ کوثر کا دستِ اکرم ہے
جمال جس کا فروغِ بہارِ گلشنِ کن
وہ عکسِ جلوۂ حسنِ خدائے ارحم ہے
ادائے ناز پہ جس کی فدا ہے خالقِ کل
ضیائے مہر بھی جس کے حضور مدھم ہے

رسولِ ہاشمی، اُمّی لقب، شفیعِ اُمم،
وہ جس کے دم سے وجودِ جہاں میں دم خم ہے

زیارت اُس مہِ انور کی ہے زیارتِ حق
صفات و ذات کا مظہر وہ جانِ عالم ہے

خدائے پاک نے وَالّیل جس کو فرمایا
وہ نازنینِ دو عالم کی زُلفِ پُر خم ہے

نثار بوئے نفس پہ ہے نکہتِ فردوس
پسینہ خسروِ خوباں کا رشکِ زمزم ہے

رُخِ حضور کی جلوہ طرازیاں واللہ
جدھر بھی دیکھئے اِک طور کا سا عالم ہے

جلائے آتشِ خورشیدِ حشر کیوں اُس کو
کہ جس کے سینے میں عشقِ شہِ معظّم ہے

وہ شاہِ کون و مکاں جس کے در پہ سجدہ کناں
شکوہِ خسرو و دارا و قیصر و جم ہے

ہے جس کی دید بہشتِ خیال و قلب و نظر
وہ ذکر جس کا سکون بخشِ اہلِ عالم ہے

مرے کریم کی ذرّہ نوازیاں دیکھو!
سیاہ کارِ قسمت پر بھی لُطفِ پیہم ہے

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

حریمِ خُلد کی نکہت محمّدِ عربی
شعاعِ نُور کی طلعت محمّدِ عربی
قسیمِ نکہت و نزہت محمّدِ عربی
نسیمِ گلشنِ فطرت محمّدِ عربی
حریمِ حُسن میں اُن کے طفیل رونق ہے
جمالِ رُوئے حقیقت محمّدِ عربی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

○

اے کہ تیری ذاتِ اقدس مظہرِ ربِّ جلیل!
بزمِ امکاں میں نہیں ہے کوئی بھی تیرا مثیل
خسروِ خوبانِ عالم، زینتِ بزمِ جمال
شاہکارِ حسنِ فطرت ہے ترا روئے جمیل

○

عظمتِ نوعِ بشر ہے تجھ سے سلطانِ اُمم!
ہے شہنشاہی تری از فرش تا لوح و قلم
رہ نوردانِ رہِ عشق و محبت کے لیے
ہے نشانِ منزلِ عرفاں ترا نقشِ قدم

○

داعیِ حق، کاشفِ اسرارِ مَازَاغَ الْبَصَر
ہے رموزِ کُن فکاں سے آشنا تیری نظر
ہے ترا طرزِ عمل تفسیرِ آئینِ خدا
حکم تیرا باعثِ تطہیرِ اعمالِ بشر

شارحِ اسرارِ اِلّا اللہ ہے تیرا کلام
اے دقیقہ دانِ عالم ؛ رازدارِ اَمرِ کُن
سیّدِ کون و مکاں ؛ ذاتِ گرامی ہے تری
حاملِ وحیِ مُکرّم ، عالمِ علمِ لَدُن

○

صاحب القرآن ؛ تلمیذِ علیمِ ذوالجلال
صدرِ بزمِ قَابَ قَوسَین ؛ اے شبِ اَسریٰ کے چاند ؛
تیرے جلووں سے ہے ہر ذرّہ جہاں کا تابناک
اے ضیابخشِ جہاں ؛ مہرِ عجم ؛ بطحا کے چاند ؛

○

ہے کمالِ سیرتِ انساں ترا طرزِ عمل
ہے تری ذاتِ گرامی مُصطفےٰ و مُجتبا
وَالضُّحیٰ رُوئے مُبیں ، وَاللَّیل ہیں گیسوئے پاک
حُسنِ صُورت کا مُرقّع ہے جمالِ با صفا

○

ہیں زبان و دلِ قیصر کے روز و شب مصروفِ نعت
وقف ہیں تیری ہی مدحت کے لیے فکر و شعور
مجھ کو ہے شام و سحر مطلوب خوشنودی تری
فکرِ دُنیا ہے مجھے نے خواہشِ حور و قصور

(صلی اللہ علیک وسلم)

○

اگر کسی نے رُخِ مصطفےٰ کو دیکھ لیا
تو اُس نے جلوۂ ربّ العُلا کو دیکھ لیا
کبھی جو دل کے دریچے میں جھانک کر دیکھا
تو مَیں نے اپنے ہی راز آشنا کو دیکھ لیا

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

عشقِ حبیبِ خالقِ ہر دوسرا ملا
شکرِ خدا کہ مجھ کو مرا مدعا ملا

طاعت جو ہے نبی کی وہ طاعت خدا کی ہے
جس کو حضور مل گئے اُس کو خدا ملا

آیا نظر جو طور پہ موسیٰ کلیم کو
وہ نورِ حق ہمیں سرِ کوہِ حرا ملا

ہم نے وہیں پہ سجدۂ الفت ادا کیا
اُن کا رہِ طلب میں جہاں نقشِ پا ملا

آئے جو میرے ہاتھ غبارِ رہِ حبیب
سمجھوں گا مجھ کو سُرمۂ چشمِ وفا ملا

اَللہ رے یہ اوجِ مراتب حضور کا
عرشِ عُلیٰ سے نقشِ قدم ماورا ملا

کیوں کر نہ اُس کو خوبیٔ قسمت پہ ناز ہو
جس کو درِ شہنشہِ ارض و سما ملا

انعامِ کردگار پہ نازاں ہیں ہم قمرؔ!
ہم کو رسولِ شافعِ روزِ جزا ملا
(صلی اللہ علیہ وسلم)

میرے لبوں پہ نعت جو خیر البشر کی ہے
مجھ پر عطا یہ خالقِ شام و سحر کی ہے

آتے ہیں بہرِ دید فلک سے ملائکہ
یہ قدر و منزلت شہِ والا گہر کی ہے

آنکھیں ملائیں خسروِ خوبانِ دہر سے
ہمدم! کہاں مجال یہ شمس و قمر کی ہے

ہے ردِّ شمس آپ کی عظمت کا شاہکار
کیا عزّ و شان صاحبِ شقّ القمر کی ہے

دیکھا خدا کو عرشِ معلّیٰ پہ بے حجاب
اس پر شہادت آیۂ زاغَ البصر کی ہے

جس کے لیے ہیں قدسیانِ عرش مضطرب
خواہش مری جبیں کو بھی اُس خاکِ در کی ہے

اہلِ خرد نہ اُن کی حقیقت کو پا سکے
یہ بات اہلِ عشق کے ذوقِ نظر کی ہے

زیرِ نگیں ہے جس کے یہ دُنیائے شش جہات
ارض و سما پہ سروری اُس تاجور کی ہے

جس کی نظر ہے محرمِ اسرارِ لَا اِلٰہ
لاریب و شک خبر اُسے ہر بے خبر کی ہے

دل میں نہیں ہے جس کے محبت حضورؐ کی
اُس کے لیئے وعید عذابِ سقر کی ہے

ہے بیقرار صورتِ بسمل یہ دل مرا
خواہش مجھے زیارتِ طیبہ نگر کی ہے

سلطانِ کائنات کا دیدار ہو نصیب
بس اِک یہی دوا مرے زخمِ جگر کی ہے

انساں اگر ہے اشرفِ مخلوق اے قمر!!
خیرالبشر کے دم سے یہ عظمت بشر کی ہے

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

○

اللہ رے مقام و شرف اُس نگاہ کا
دیکھا ہے جس نے جلوہ حبیبِ اِلٰہ کا

سجدے قدم قدم پہ کیئے جاؤ دوستو!
کعبہ ہے ہر مقام مدینے کی راہ کا"

جس بارگاہِ پاک کے درباں ہیں جبرئیل
مَیں بھی ہُوں اِک غلام اُسی بارگاہ کا

شرما ہی جائیں دیکھیں اگر حُسنِ مُصطفےٰ!
آنکھیں ملائیں حوصلہ کیا مہر و ماہ کا

تصویرِ حُسنِ یار ہُوئی لوحِ دل پہ نقش
اَللہ بھلا کرے مِرے ذوقِ نگاہ کا

معنی یہ ھُوَ اَلاَعۡ شَہِید گسے ہیں عیاں
بننا شفیعِ مُجرماں مُخلص گواہ کا

وُہ مخزنِ جمال جدھر سے گزر گئے
ہر ذرّہ آفتاب بنا خاکِ راہ کا

رحمت کی بھیک مِل رہی ہے عاصیو! چلو
بابِ کرم ہے وا شہِ بیکس پناہ کا

مُدّت سے میگسار کھڑے ہیں ترے حضور
ساقی! اُنہیں بھی کچھ مِلے صدقہ نگاہ کا

لِلّٰہ دستگیری مری کیجیے حضور!
منزل ہے دُور اور نشاں گُم ہے راہ کا

خوفِ عذابِ حشر ہو کیوں مجھ کو اے قمر!
مَیں ہُوں غُلام سارے رسُولوں کے شاہ کا

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

ذخیرہ

شانِ رسالت اللہ اللہ — آیۂ رحمت اللہ اللہ
اُن کے رُخِ انور سے عیاں ہے — جلوۂ قدرت اللہ اللہ
پتھر کھا کر پھول بکھیرے — خُلق و مروّت اللہ اللہ
گالیاں سُن کر دی ہیں دُعائیں — لُطف و عنایت اللہ اللہ
نام ہے اُن کے دم سے جہاں میں — رحمت و برکت اللہ اللہ
شمس و قمر بھی شرما جائیں — اُن کی طلعت اللہ اللہ
قیصر و کسریٰ اُن کے درباں — سطوت و صولت اللہ اللہ
اُن کے صحابی فخرِ سلاطیں — عظمتِ نسبت اللہ اللہ

اُن کی نظر سے پائی قمرؔ نے
چشمِ بصیرت اللہ اللہ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

محمد شہِ ذی وقار اللہ اللہ
ہیں کونین کے تاجدار اللہ اللہ

بلایا ہے خالق نے عرشِ علیٰ پہ
محمد کا عزّ و وقار اللہ اللہ

گلستانِ طیبہ کے دلکش مناظر
ہیں جنّت کے آئینہ دار اللہ اللہ

گلوں سے بھی افضل ہیں میری نظر میں
جو ہیں دشتِ بطحا کے خار اللہ اللہ

برستے ہیں طیبہ میں انوار ہر سُو
ہر اک ذرّہ ہے جلوہ بار اللہ اللہ

ہے شقّ القمر اک اشارے کا مظہر
ملا حق سے کیا اختیار اللہ اللہ

ہے اُن سے فروغِ بہارِ دو عالم
رُخِ مُصطفیٰ کا نکھار اللہ اللہ

قمر کے لیئے اُن کے در کی گدائی
ہے سرمایۂ افتخار اللہ اللہ
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

جمالِ رُخ نورُ بار اللہ اللہ — یہ انوارِ پروردگار اللہ اللہ

ملی ہے تجھے سروری دو جہاں کی — ترا یہ جلال و وقار اللہ اللہ

تصوّر سے تیرے مری کشتِ دل پر — اُمڈ آیا ابرِ بہار اللہ اللہ

ترے عشق کے نور سے جانِ عالم! — ہے دُنیائے دل تابدار اللہ اللہ

ترا غم مرے خانۂ دل کی رونق — تری یاد وجہِ قرار اللہ اللہ

پلٹ آیا خورشید تیری رضا سے — رُکی گردشِ روزگار اللہ اللہ

تری بوئے انفاس کا یہ اثر ہے — فضائیں ہوئیں عطربار اللہ اللہ

مرے حق میں کحل البصر سے نہیں کم — تری رہگذر کا غبار اللہ اللہ

ترے نقشِ پائے مقدّس پہ آقا! — ہے عرشِ علیٰ بھی نثار اللہ اللہ

تری شانِ رحمت پہ قرباں جس کو — گناہوں پہ آتا ہے پیار اللہ اللہ

قیامت میں تجھ سے ہے تیرا قمر بھی
شفاعت کا اُمیدوار اللہ اللہ

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

محمّد رفیع المقام اللہ اللہ
محمّد شفیع الانام اللہ اللہ

حبیبِ خدائے دو عالم محمّد
علیہ الصّلوٰۃ وسلام اللہ اللہ

ہیں نورِ مجسّم، نبیؐ مکرّم
نبوّت کے ماہِ تمام اللہ اللہ

درِ پاک پر عرش سے آرہے ہیں
ملائک بھی بہرِ سلام اللہ اللہ

سہارا ہے حرماں نصیبوں کو اُن کا
ہے مخلوق پر فیضِ عام اللہ اللہ

محمّد محمّد محمّد محمّد
ہے وِردِ زباں صبح و شام اللہ اللہ

قمر بھی ہے اُن کی غلامی پہ نازاں
ہے جبریل جن کا غلام اللہ اللہ
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

محمد مصطفےٰ نورٌ علیٰ نور
حبیبِ کبریا نورٌ علیٰ نور

ہیں وَاللَّیل اُن کے گیسوئے معطّر
ہے رُوئے پُرضیا نورٌ علیٰ نور

تصوّر اُن کا ہے جانِ بہاراں
جمالِ دلربا نورٌ علیٰ نور

بہ فیضِ جلوۂ رُخسار ہر سُو
ہر اِک ذرّہ ہُوا نورٌ علیٰ نور

فراوانی ہے نورِ کبریا کی
ہے بزمِ دوسرا نورٌ علیٰ نور

مہ و مہر و نجوم اُن کی ضیا سے
ہُوئے جلوہ نما نورٌ علیٰ نور

تمنّا ہے یہ دل کی میں بھی دیکھوں
دیارِ مصطفےٰ نورٌ علیٰ نور

وجودِ پاک ہے نورِ مجسّم
سراپا نور یا نورٌ علیٰ نور

تجھے اے بے بصر معلوم کیا ہو
ہیں محبوبِ خدا نورٌ علیٰ نور

وسیم! انفاسِ اطہر کے اثر سے
معطّر ہے فضا نورٌ علیٰ نور

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

دل وہی دل ہے تری جس میں ہے اُلفت محفوظ
آنکھ وہ جس میں تری دید کی حسرت محفوظ
دی ہے اللہ نے لولاک کی شاہی تجھ کو
تھی ازل ہی سے ترے حق میں یہ عظمت محفوظ
حق تعالیٰ کی حفاظت میں چلی آتی ہے
"نسخ و ترمیم سے ہے تیری شریعت محفوظ"
یورشِ غم سے وہ کیوں ہوگا پریشاں خاطر
جس کے سینے میں رہی تیری محبت محفوظ
اہلِ محشر کو ڈرائیگی اگر بطشِ شدید
تیرے صدقے میں رہے گی تری اُمت محفوظ
آگیا جو ترے دامن میں، رکھے گی اُس کو
فتنۂ دہر سے اللہ کی رحمت محفوظ

تجھ کو غیروں نے بھی مانا ہے امین و صادق
بدگمانی سے رہی تیری صداقت محفوظ

جس نے نظّارہ ترے حسن کا اک بار کیا
دیدۂ بد سے ہے وہ چشمِ عقیدت محفوظ

پیکرِ نور ہے تو، روزِ ازل سے تیرا
عالمِ قدس میں تھا نورِ نبوّت محفوظ

حق نے جب مہرِ نبوّت کو لگایا تو کہا
مَیں نے تیرے لیے رکھی تھی یہ دولت محفوظ

کفر و باطل نے بہت زور لگایا لیکن
سارے فتنوں سے رہی تیری رسالت محفوظ

اے قمر! مجھ سے سیہ بخت گنہگار دل کو
حشر میں رکھے گا دامانِ شفاعت محفوظ

(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ دو جہاں کے پیشوا ہیں — محمدؐ گمرہوں کے رہنما ہیں
محمدؐ شافعِ روزِ جزا ہیں — محمدؐ ہی امام الانبیاء ہیں
محمدؐ مالکِ مُلکِ خُدا ہیں — محمدؐ سرورِ ارض و سما ہیں
محمدؐ خلق کے مُشکل کشا ہیں — محمدؐ دافعِ رنج و بلا ہیں
محمدؐ لمعۂ انوارِ عرفاں — محمدؐ پرتوِ نورِ خدا ہیں
محمدؐ غمگسارِ دردمنداں — محمدؐ پیکرِ لطف و عطا ہیں
محمدؐ کاشفِ سرِّ حقیقت — محمدؐ رازدارِ کبریا ہیں
محمدؐ وجہِ تخلیقِ دو عالم — جہاں کی ابتدا و انتہا ہیں
خُدا کی ذات سے ہے ذات اُنکی — محمدؐ مظہرِ ذاتِ خدا ہیں
اُنہی کے در پہ جُھکتا ہے زمانہ — بھکاری اُن کے سب شاہ و گدا ہیں
اُنہی کے دم سے ہے تزئینِ عالم — وُہی سرچشمۂ نور و ضیا ہیں

قمر سے کیا بیاں ہو شانِ احمدؐ
کہ عقل و فکر سے وُہ ماوریٰ ہیں
(صلی اللہ علیہ وسلم)

محمدؐ گمرہوں کے راہ بر ہیں
محمدؐ بیکسوں کے چارہ گر ہیں

محمدؐ سرورِ جنّ و بشر ہیں
محمدؐ قبلۂ اہلِ نظر ہیں

ہے اُن کا نور ہر ذرّے میں پنہاں
محمدؐ دو جہاں میں جلوہ گر ہیں

تصرّف میں ہے اُن کے سب خُدائی
محمدؐ صاحبِ شقّ القمر ہیں

ہوا کوئی نہ اُن جیسا، نہ ہوگا
خلائق میں وُہی خیر البشر ہیں

اُنہیں زیبا ہے تاجِ مصطفائی
وُہی کون و مکاں کے تاجور ہیں

جو اپنی مثل اُن کو جانتے ہیں
یقیں جانو وہ احمق بے بصر ہیں

وہ جن کے در پہ جھکتا ہے زمانہ
وُہی تو راحتِ جانِ قمر ہیں
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

محمدؐ سرورِ کون و مکاں ہیں
محمدؐ تاجدارِ انس و جاں ہیں

محمدؐ دستگیرِ عاجزاں ہیں
محمدؐ غمگسارِ بے کساں ہیں

محمدؐ شمعِ بزمِ کُن فکاں ہیں
محمدؐ مظہرِ سرِّ نہاں ہیں

محمدؐ خاتمِ پیغمبراں ہیں
محمدؐ پیشوائے مُرسلاں ہیں

محمدؐ سرورِ کُل بے گُماں ہیں
محمدؐ نُورِ ربِّ دو جہاں ہیں

محمدؐ راحتِ ہر قلبِ محزُوں
محمدؐ حامیٔ درماندگاں ہیں

ہے قائم اُن کے دم سے بزمِ گیتی
محمدؐ وجہِ تخلیقِ جہاں ہیں

چمن زارِ جہاں میں اُن کے دم سے
بہارِ خُلد کی رنگینیاں ہیں

عیاں ہے معجزِ شق القمر سے
تصرّف میں بس اُن کے دو جہاں ہیں

محمدؐ ہیں مرے غم کا مداوا
قمرؔ! وُہ چارۂ دردِ نہاں ہیں

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

محمدؐ صادق الوعد و امیں ہے
محمدؐ رازِ اُلفت کا امیں ہے

محمدؐ جلوۂ نورِ مبیں ہے
محمدؐ شمع بزمِ مرسلیں ہے

محمدؐ سرورِ دُنیا و دیں ہے
دل اس کا مہبطِ رُوح الامیں ہے

محمدؐ مالکِ خلدِ بریں ہے
محمدؐ ہی شفیع المذنبیں ہے

خیالِ مُصطفےٰ کتنا حسیں ہے
سکونِ خاطرِ اندوہگیں ہے

خُدائے پاک ربّ العالمیں ہے
محمدؐ رحمۃٌ لِلعالمیں ہے

ربُوبیت جہاں بھی ہے خدُا کی
وہاں بارانِ رحمت بالیقیں ہے

محمدؐ ہے بہارِ باغِ امکاں
وقارِ اوّلین و آخریں ہے

یہی ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ سے ظاہر
محمدؐ جان سے بڑھ کر قریں ہے

قدم آئے جہاں محبُوبِ کُل کے
زمیں وُہ نازشِ عرشِ بریں ہے

ہے مسجُودِ ملائک آستاں وُہ
جُھکی جس پہ دو عالم کی جبیں ہے

قمرؔ، نامِ مُحمّدؐ کا وظیفہ
یقیناً راحتِ قلبِ حزیں ہے

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

کس زباں سے ہو بیاں عظمت و رفعت اُن کی
خود خدا کرتا ہے قرآں میں مدحت اُن کی

عرصۂ حشر میں بے چین ہے رحمت اُن کی
ڈھونڈتی پھرتی ہے مجرم کو شفاعت اُن کی

اُن کو دوزخ بھی جلا سکتی نہیں ہے ہرگز
جس پہ ہو جائے قسم! چشمِ عنایت اُن کی

گلشنِ دہر کا ہر پتّہ ہے مصروفِ درود
ذرّے ذرّے کی زباں پہ ہے حکایت اُن کی

اُن کے انوار سے روشن ہے فضائے عالم
ماہ و انجم بھی درخشاں ہیں بدولت اُن کی

کُرسی و لوح و قلم، عرشِ علیٰ ہیں اُن کے
گویا ہر ذرّے پہ جاری ہے حکومت اُن کی

اہلِ ایماں کو ہے قرآن کی تعلیم یہی
رَبِّ اکبر کی اطاعت ہے اطاعت اُن کی

جان جاتی ہے تو جائے کہ یہ جائیگی ضرور
حشر تک دل سے مگر جائے نہ اُلفت اُن کی

شبِ معراج اُنہیں پاس بُلایا اپنے
گویا حق کو بھی گوارا نہیں فُرقت اُن کی

بار بار آتے مدینہ میں نہ جبریل کبھی
اُن کو ہو جاتی جو سدرہ پہ زیارت اُن کی

شاہِ خُوباں کی ہُوئی چشمِ عنایت جن پر
واہ کیا کہنے قمرؔ خُوبیٔ قسمت اُن کی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

خلائق میں ہیں سارے انبیاء خاص — "گروہِ انبیاء میں مصطفٰے خاص"
ہیں وہ محبوبِ ربِّ دوسرا خاص — ہے اُن کے واسطے شانِ عُلیٰ خاص
رضائے حق رضائے مصطفٰے خاص — خُدا اُن کا، وہ ہیں بہرِ خُدا خاص
جہاں پُر نور ہے اُس کی ضیا سے — رُخِ انور ہے شرحِ والضُحیٰ خاص
خُدا نے رحمتِ عالم بنایا — یہ ہے ربِّ دوعالم کی عطا خاص
عنایت خالقِ اکبر کی ہے یہ — دیا ہمکو شہِ ارض و سما خاص
ہمیں کیوں خوف ہو روزِ جزا کا — وہ ہیں جب شافعِ روزِ جزا خاص
عطا کر دیں گداؤں کو جو چاہیں — کہ وہ ہیں مالکِ مُلکِ خُدا خاص
شبِ اسرا میں شاہِ انبیاء کو — اِک اعزاز و شرف بخشا گیا خاص
صحائف میں ہے قرآں سب سے افضل — ہے سب ادیان میں دینِ ہدیٰ خاص
خطابِ خیرِ اُمّت بھی بخشا — یہ ہے ہم پہ عطائے کبریا خاص

زیارت سے مشرف مجھ کو کیجو
یہی اِک ہے قمر کی التجا خاص

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اے کہ تُو جلوہ نُما اَنفس و آفاق میں ہے
حُکم تیرا ہی دو عالم میں ہے جاری ساری

کُرسی و لوح و قلم، عرشِ عُلیٰ، ارض و سما
تم شہِ کُل ہو، یہ دولت ہے تمھاری ساری

تیری خاطر گُل و گلزار سجائے حق نے
اور یہ محفلِ کونین سنواری ساری

شانِ لَوْلَاکَ لَمَا حق نے عطا کی تم کو
"تم خُدا کے ہو، خُدائی ہے تمھاری ساری"

بزمِ کونین کی زینت ہے تمھارے دم سے
دل کے ویرانے میں رونق ہے تمھاری ساری

زندگی وقف تھی اِک تیری محبّت کے لیے
حسرتا، عمر یہ غفلت میں گزاری ساری

قدسیو! اپنی وفاؤں پہ نہ تم ناز کرو
اپنی اُمّت شہِ بطحا کو ہے پیاری ساری

لاج رکھنا یہ قسم بھی ہے تمھارا شیدا
عُمر گو اس نے گُناہوں میں گزاری ساری
(صلی اللہ علیہ وسلم)

دستِ قدرت کے شاہکار کی بات
سایۂ لطفِ کردگار کی بات

باغِ جنّت کی نُزہتوں کا ذکر
گلشنِ دہر کی بہار کی بات

چھوڑ واعظ! یہ داستاں اپنی
کر دو عالم کے تاجدار کی بات

جس کے زیرِ نگیں ہیں کون و مکاں
اُس شہنشاہِ ذی وقار کی بات

کیف و مستی سے جھومتا ہے دل
جب بھی چھڑتی ہے حُسنِ یار کی بات

ہے جو مسکن شہِ دو عالم کا
"اللہ اللہ اُس دیار کی بات"

ہر سُو پھیلی شمیمِ رحمت ہے
ہے یہ طیبہ کے لالہ زار کی بات

چار جانب ہے بارشِ انوار
کیا سُناؤں دیارِ یار کی بات

اُن کی اُنگلی سے شق ہوا مہتاب
مُصطفےٰ کے ہے اختیار کی بات

روزِ محشر وُہ التفات اُن کا
رہ گئی اِک سیاہ کار کی بات

جاں بلب ہوں قسمؔ! وہ آجائیں
آج رہ جائے انتظار کی بات

(صلی اللہ علیہ وسلم)

ہم سے کیسے ہو بیاں عظمت رسُول اللہ کی
جب خُدا کرتا ہے خود مدحت رسُول اللہ کی

طُور پر مُوسیٰ گئے عرشِ عُلیٰ پر مُصطفےٰ
اَللہ اَللہ شوکت و رفعت رسُول اللہ کی

وَالضُّحیٰ ، وَالَّیل کہہ کر حق نے کھائی ہے قسم
دلرُبا ہے کس قدر صُورت رسُول اللہ کی

ہم گئے محشر میں تو حق نے فرشتوں سے کہا
خُلد میں لے جاؤ سب اُمّت رسُول اللہ کی

ہے چمن کے پتّے پتّے کی زباں پر اُن کا ذکر
ہے لبِ ہر ذرّہ پہ مدحت رسُول اللہ کی

آتشِ دوزخ جلا سکتی نہیں ہرگز اُسے
جلوہ فرما جس میں ہو اُلفت رسُول اللہ کی

ڈھونڈتی پھرتی ہے مجرم کو ہجُومِ حشر میں
کِس قدر غم خوار ہے رحمت رسُول اللہ کی

کہہ رہا ہے صاف لفظِ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن
چھائی ہے ہر چیز پہ رحمت رسُول اللہ کی
کُرسی و لوح و قلم، عرشِ عُلےٰ، ارض و سما
گویا ہر اک شئے ہے ملکیت رسُول اللہ کی
سُورۂ اَلْحَمْدُ لب پہ آ گئی بے ساختہ
جب خیال آیا کہ ہُوں اُمّت رسُول اللہ کی
اُن کی عظمت پر ہے شاہد آیۂ شَقَّ الْقَمَر
عقل کے اندھو! ہے یہ قُدرت رسُول اللہ کی

بات یہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ سے عیاں ہے اے قمر!
ہے شفیعِ مجرماں تُربت رسُول اللہ کی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

کون ہے فخرِ رُسل، خیر البشر تیرے بغیر
کس کو ٹھہرایا خدا نے مُقتدر تیرے بغیر

کس کی اُنگلی نے دکھایا معجزِ شق القمر
کون ہے مختارِ کُل والا گُہر تیرے بغیر

ذرّہ ذرّہ دہر کا تجھ سے ہُوا ہے ضو فشاں
کون ہے شمس و قمر میں جلوہ گر تیرے بغیر

طُور پر مُوسیٰ رہے چرخِ چہارم پر مسیحؑ
کون جا سکتا ہے آقا عرش پر تیرے بغیر

تجھ سے جب نسبت ہُوئی مخدُومِ عالم ہو گئے
گویا پا سکتا نہیں عظمت بشر تیرے بغیر

مظہرِ نُورِ خُدا ہے دوسرا ہے تیری ذات
خُود خُدا بھی آ نہیں سکتا نظر تیرے بغیر

جب تلک تیری محبّت ہو نہ دل میں جا گزیں
ہے عبادت زاہدوں کی بے اثر تیرے بغیر
(صلّی اللہ علیک وسلّم)

جپ رہا ہوں روز و شب مالا میں تیرے نام کی
ہیں پروئے اس میں اشکوں کے گہر تیرے بغیر
بے کلی دل کی بڑھی جاتی ہے تیری یاد میں
ہوں نشاطِ زندگی سے بے خبر تیرے بغیر
بسترِ فرقت پہ تیرے عشق میں ہوں نیم جاں
جل گیا ہے آتشِ غم سے جگر تیرے بغیر
آ، کہ ہے میری نگاہِ شوق کو تیری تلاش
وقفِ غم ہیں جانِ جاں! قلب و نظر تیرے بغیر

(صلی اللہ علیک وسلم)

○

تیرے صدقے یہ عجب صورتِ زیبائی ہے
تجھ پہ قربان یہ کونین کی رعنائی ہے

پھر فضاؤں میں تری زلف جو لہرائی ہے
گلشنِ دہر پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہے

بابِ رحمت سے جو بخشش کی نوید آئی ہے
مجھ سے گستاخ سیہ کاروں کی بن آئی ہے

ہیں جو در اصل گدایانِ درِ شاہِ رُسُل
اُن کے قدموں پہ فدا شوکتِ دارائی ہے

گر ملے مجھ کو تو آنکھوں میں لگاؤں اُسکو
کہ تری خاکِ قدم سُرمۂ بینائی ہے

مَا رَمَیْتَ سے حقیقت یہ ہوئی ہے ظاہر
ربِّ اکبر کو ادا تیری پسند آئی ہے

پیکرِ نور ہے تو، طاقتِ دیدار کسے
باوجود اِس کے، نظر پھر بھی تماشائی ہے

نام لیتے ہی ترا، ہوتی ہے صحّت فوراً
اپنے بیمار پہ تیری یہ مسیحائی ہے

باغِ طیبہ سے جو آجاتی ہے بوئے رحمت
یہ بھی عُشّاق کی اِک حوصلہ افزائی ہے

دل مرا ہے ترے دیدار کا طالب ہر دم
آنکھ میری تیرے جلووں کی تمنّائی ہے

ہیں دو عالم میں ترے حُسن کے جلوے رقصاں
تیرے ہی دم سے یہ سب انجمن آرائی ہے

مجھ سے رُسواؤں پہ پیار آیا تری رحمت کو
باعثِ فخر مجھے، میری یہ رُسوائی ہے

کچھ ضرورت ہی نہیں شوکتِ شاہی کی اُسے
شاہِ لولاکؐ قسم تیرا ہی شیدائی ہے

(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

آپ کے انفاسِ اطہر کا ہے فیضاں یا رسُولؐ!
ہیں دو عالم کی فضائیں کیف ساماں یا رسُولؐ!

آپ کی مدحت سرائی مجھ سے ہو، ممکن نہیں
آپ کا ہے خالقِ کُل بھی ثنا خواں یا رسُولؐ!

آپ کی ذاتِ مُبارک مصدرِ الہام ہے
آپ ہیں سرچشمۂ اسرارِ عرفاں یا رسُولؐ!

آپ کی آمد سے ہر سُو طُور کا عالم ہُوا
ذرّہ ذرّہ ہے جہاں کا نُور افشاں یا رسُولؐ!

محفلِ کونین جن کے دم سے روشن ہو گئی
آپ ہیں وُہ مظہرِ انوارِ یزداں یا رسُولؐ!

ربِّ اکرم کی اطاعت ہے اطاعت آپکی
اہلِ حق کو ہے یہی تعلیمِ قرآں یا رسُولؐ!

آپ کی یادِ حسیں ہے باعثِ تسکینِ جاں
آپ کی الفت سے دل رہتا ہے شاداں یا رسُول!

نسلِ آدم کو سکھائی آدمیّت آپ نے
ہے زمانہ آپ کا ممنونِ احساں یا رسُول!

کیجیے مجھ کو زیارت سے مشرّف ایک بار
رہ نہ جائیں دل میں گھٹ کر دل کے ارماں یا رسُول!

مُضطرب کب سے ہے شوقِ دید میں قلبِ حزیں
کاش ہو جاتے کبھی تکمیلِ ارماں یا رسُول!

روزِ محشر ہو فقیر پہ بھی نگاہِ التفات
کیجیے نادار کی بخشش کا ساماں یا رسُول!

(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

لفظِ قُل سے ہے عیاں شانِ کلامِ مُصطفےٰ
ہے پیامِ حق تعالیٰ ہی پیامِ مُصطفےٰ

ذکرِ پاکِ مُصطفےٰ ہے ہر غمِ دل کی دوا
ہے سکوں بخشِ دلِ بیتاب نامِ مُصطفےٰ

ایک پل میں عرشِ اعظم پہ گئے آئے حضورؐ
اللہ اللہ سوئے حق شانِ خرامِ مُصطفےٰ

ہے مہ و خورشید میں نورِ محمدؐ جلوہ ریز
ہر دو عالم میں ہے جاری فیضِ عامِ مُصطفےٰ

پتہ پتہ ذکرِ پیغمبر میں ہے رطبُ اللّساں
ذرّے ذرّے کی زباں پر ہے کلامِ مُصطفےٰ

ہے دیارِ پاک میں میخانۂ عرفاں کھُلا
میگسارو! آؤ گردش میں ہے جامِ مُصطفےٰ

ہیں درِ اقدس پہ قُدسی بھی کھڑے بہرِ سلام
عرشیوں پر بھی ہے واجب احترامِ مُصطفےٰ

مُجھ کو ہی اُن کی غلامی کا فقط دعویٰ نہیں
حضرتِ رُوح الامیں بھی ہیں غلامِ مُصطفےٰ

کہہ رہی ہے لَیلَۃُ الاسریٰ زبانِ حال سے
عرشِ اعظم سے بھی آگے ہے مقامِ مُصطفےٰ

دیکھ کر غرقِ ندامت مجھ کو محشر میں قمر!
حق نے فرمایا کہ لَا تَحزَن غلامِ مُصطفےٰ

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

○

اُن کے دم سے ہے گلستانِ دو عالم پہ نکھار
گُلشنِ کُن کی بہاراں ہیں رسُولِ عربی

سب کا ایمان تو گویا ہے محبت اُن کی
اور ایمان کی بھی جاں ہیں رسُولِ عربی

ظلمتیں کُفر و ضلالت کی ہُوئی ہیں کافور
ایک خورشیدِ درخشاں ہیں رسُولِ عربی

ذرّہ ذرّہ ہے دو عالم کا نظر میں اُن کی
ہر دو عالم کے نگہباں ہیں رسُولِ عربی

جس نے سینے سے لگایا ہے خطاکاروں کو
ہاں وُہی رحمتِ یزداں ہیں رسُولِ عربی

کُرسی و لوح و قلم ارض و سما ہیں اُنکے
یعنی کونین کے سُلطاں ہیں رسُولِ عربی

عاصیو! کیوں غم محشر میں مرے جاتے ہو
اپنی اُمت پہ مہرباں ہیں رسُولِ عربی
ڈر ہو کیوں مجھ کو قمرؔ روزِ جزا کا آخر
میری بخشش کا تو ساماں ہیں رسُولِ عربی

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

کاش مل جائے مجھے اذنِ حضُوری آقا!
جان لیوا ہے مرے حق میں یہ دُوری آقا!
ہے تو اللہ کی جانب سے شہِ ارض و سما
تیرے خادم ہیں سبھی خاکی و نُوری آقا!
میں بھی جیتے جی ترے گھر کی زیارت کرلوں
یہ تمنا بھی مرے دل کی ہو پوری آقا!
اِس قمرؔ عاجز و بیکس کو زیارت ہو نصیب
دیکھ لوں میں بھی کبھی شکل وہ نوری آقا!
(صلی اللہ علیہ وسلم)

ہُوا معلُوم یہ اعجازِ ردّ الشّمس سے سب کو
"محمّد کے اشاروں پر نظامِ دہر چلتا ہے"

وُہ آقا، ہر نظر جس کے نظّارے کو ترستی ہے
وُہ مولا، جن کے ذکرِ پاک سے ہر دل بہلتا ہے

وُہ نُورِ اوّلین و آخریں، وُہ مرکزِ اُلفت
دلِ بیتاب جن کی آتشِ فُرقت میں جلتا ہے

جِھجک جاتے تھے جبریلِ امیں بھی رُوبرُو جن کے
قلم شاعر کا اُن کی نعت میں رُک رُک کے چلتا ہے

وُہ اہلِ شوق جن کو آپ کا دیدار ہو جائے
خُدا شاہد ہے اُن کے دل کا ہر ارماں نکلتا ہے

محبّت سے جسے لیتے ہیں وُہ دامانِ رحمت میں
قسم اللہ کی وُہ نُور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

رواں سوئے مدینہ جب کسی کو دیکھ پاتا ہوں
تو شوقِ دید میں دل رقص کرتا ہے مچلتا ہے

خداوندا قمر کو بھی دکھا دہ گنبدِ خضریٰ
کہ جس کے سائے میں اِک نور کا چشمہ اُبلتا ہے

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اُسے مِل گئی نئی زندگی تری ذات سے جسے پیار ہے
وُہ بہار بن کے سنور گیا جو شہیدِ جلوۂ یار ہے

ترے نُور سے اے حبیبِ رَب! مہ و مہر کی ہے یہ تاب وتب
جسے لوگ کہتے ہیں کہکشاں تری رہگذر کا غُبار ہے

تُو ہے وجہِ رونقِ گلستاں ، لبِ گُل پہ ہے تری داستاں
کلی کہہ رہی ہے چٹک کے ہاں ' یہ ترا ہی فیضِ بہار ہے

یہ فضائے عرصۂ بوستاں ' جو ضیائے گُل سے ہے ضَوفشاں
یہ ترے ہی حُسن کا عکس ہے ، ترے رنگِ رُخ کا نکھار ہے

اے حبیبِ خالقِ دوجہاں ! تیرا آستاں ہے وُہ آستاں
کہ بلندیٔ ہمہ آسماں، دل و جاں سے جس پہ نثار ہے

درِ یار کی رہے جُستجو، جو ملے تو ہے یہی آرزُو
"مِرا سر نہ اُٹھے درِ یار سے درِ یار پھر درِ یار ہے"

تیری بارگہ میں حبیبِ رب ! ہے یہ التماس بصد ادب
درِ پاک پہ تو بُلا کہ اب نہ سکُون ہے نہ قرار ہے

مَیں تھا حشر میں جو اسیرِ غم، مجھے دیکھ کر شہِ محترم
لگے کہنے یہ ہے وہی قمرؔ جو ہمارا عاشقِ زار ہے

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

جا رہی تھی جب شبِ اسرا سواری واہ وا
رُوحِ ہستی سامنے آکر پکاری واہ وا
تم شہِ کونین ہو صد مرحبا صلِّ علےٰ
دو نو عالم میں حکومت ہے تمھاری واہ وا
یہ مہ و خورشید و انجم کی ضیا افشانیاں
ہے تمھارے ہی لیے محفل سنواری واہ وا
ہو رہی ہے یہ حقیقت مارمیت سے عیاں
ہے تمھاری ہر ادا خالق کو پیاری واہ وا
موجزن کس شان سے طیبہ میں ہے دریائے نور
اور اس دریا سے سب نہریں ہیں جاری واہ وا
ہے لبوں پہ التجائے ربِّ اغفر اُمّتی
اپنی اُمت آپ کو ہے کتنی پیاری واہ وا

آ رہی ہے گلشن طیبہ سے بوئے جاں فزا
ہلکی ہلکی، بھینی بھینی، پیاری پیاری واہ وا
تجھ سے ملتی ہے شمیم گلشن طیبہ ہمیں
واہ وا اے نکہت بادِ بہاری، واہ وا
ہم خطا کاران امت کو ملا اُن سا شفیع
کیسی اچھی ہے قسمت ہماری واہ وا

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

آرائشِ حریمِ رسالت تمھی سے ہے
تزئینِ آسمانِ نبوّت تمھی سے ہے

فرمایا حق نے رحمتِ ہر دو جہاں تمھیں
شرحِ رموزِ آیۂ رحمت تمھی سے ہے

لاریب تم ہو باعثِ تخلیقِ کائنات
دُنیائے ہست و بُود کی زینت تمھی سے ہے

انساں کو تم نے کر دیا انسانیت شناس
نوعِ بشر کی عزّت و عظمت تمھی سے ہے

تم نے جُھکایا ایک درِ حق پہ خلق کو
اسلام کی یہ نشر و اشاعت تمھی سے ہے

ہے گرچہ ہیچکارہ و کج مج بیاں قمرؔ!
اُس کے کلام میں یہ بلاغت تمھی سے ہے

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

تمھی ہو رحمتِ ربِّ علیٰ مِرے آقا!
تمھی ہو صاحبِ خُلق وحیا مِرے آقا!
تمھی ہو مظہرِ نورِ خُدا مِرے آقا!
تمھی ہو پیکرِ نورِ ضیا مِرے آقا!
تمھی ہو زینتِ ارض وسما مِرے آقا!
تمھی ہو سرورِ ہر دوسرا مِرے آقا!
تمھی ہو خُوگرِ مہر و وفا مِرے آقا!
تمھی ہو مخزنِ صدق وصفا مِرے آقا!
زمانے بھر کے شہنشاہ اور امیر و فقیر
تمھارے در کے سبھی ہیں گدا مِرے آقا!
تمھارے ہاتھ قمرؔ کی ہے لاج رکھ لینا
تمھی ہو شافعِ روزِ جزا مِرے آقا!

(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

خدمت میں بُلا لیجیئے سُلطانِ مدینہ!
مُدّت سے مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ

میں تختِ حکومت کو بھی خاطر میں نہ لاؤں
مِل جائے اگر منصبِ دربانِ مدینہ

کچھ آتشِ دوزخ کا مِرے دل کو نہیں خوف
حامی ہیں مرے سیّد و سُلطانِ مدینہ

رضواں کو عبث ناز ہے فردوس بریں پہ
جنّت سے فزوں تر ہے گلستانِ مدینہ

ہو جائے مجھے گنبدِ خضریٰ کی زیارت
اِن آنکھوں سے دیکھوں وہ شبستانِ مدینہ

اب شوقِ حضوری مِرا پُورا ہو الٰہی!
کب سے دلِ بیتاب ہے قربانِ مدینہ

محشر میں مجھے دیکھ کے خالق نے کہا یہ
وہ آیا قمر عاشقِ سُلطانِ مدینہ
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

تعالی اللہ، فخر الانبیاء کا منصبِ عالی
"لقب اُن کے سوا کس کو ملا ہے مصطفائی کا"

گلستانِ جہاں کا ذرّہ ذرّہ مدح گستر ہے
گل و بلبل کے لب پر ہے ترانہ مجتبائی کا

خدا والیل کہہ کر اُن کی زلفوں کی قسم کھائے
رُخِ انور ہے آئینہ جمالِ کبریائی کا

زہے قسمت لگا ہے آستانِ پاکِ حضرت پر
نہ ہو کیوں اُن کے سنگِ در کو دعویٰ پارسائی کا

سلاطینِ زمانہ کی حقیقت کیا ہے اس در پر
ملائک بھی کھڑے ہیں لے کے یاں کاسہ گدائی کا

سما سکتا نہیں ہے خوفِ محشر کا مرے دل میں
ہے عشقِ مصطفےٰ میرے لیے تمغہ رہائی کا

فدا ہے اُن کی خاکِ در پہ جانِ شاعری میری
عطا ہو کچھ صِلہ بہرِ رضا مدحت سرائی کا

خُدا مُجھ کو درِ سُلطانِ دو عالم پہ پہُنچا دے
قمرؔ مہجُور بھی مُشتاق ہے واں تک رسائی کا

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

جس طرف بھی لُطف و رحمت کی نظر کرتے گئے
ظُلمتِ شب کو بھی ہمدوشِ سحر کرتے گئے
واہ کیا کہنے قمرؔ وہ ہستیِ مُعجز نُما
موج پر آئے تو قطرے کو گُہر کرتے گئے

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

○

تمہاری دید کا ہے دل میں ارماں یا رسول اللہ!
تمھی پر ہوں دل وجاں سے میں قرباں یا رسول اللہ!

ہو جس کے حامی و غم خوار تم اے رحمتِ عالم!
مصائب سے وہ پھر کیوں ہو پریشاں یا رسول اللہ!

تمہارے دم سے عالم کی فضائیں کیف ساماں ہیں
تمھی تو ہو بہارِ باغِ ایماں یا رسول اللہ!

تمہارے روبرو کیا چیز ہیں سلطاں زمانے کے
تمہارے در کے ہیں قدسی بھی درباں یا رسول اللہ!

سہارا دو قمرؔ آثم غریقِ بحرِ عصیاں ہے
تمھیں تو اس کی بخشش کا ہو ساماں یا رسول اللہ

تمھی تو مخزنِ جود و کرم ہو یا رسول اللہ!
تمھی تو وارثِ خیر الامم ہو یا رسول اللہ!

ستا سکتا نہیں اس دل کو پھر کوئی زمانے میں
کہ جس پہ آپ کا ظلِ کرم ہو یا رسول اللہ!

بھلا ڈالا ہے درسِ کلّ مومن اِخوۃ جس نے
وہ امّت کیوں نہ پامالِ ستم ہو یا رسول اللہ

وہ دل تنویرِ ایماں کی جھلک جسمیں نہیں باقی
نہ کیوں وہ موردِ صد رنج و غم ہو یا رسول اللہ

بہت ناگفتنی ہے امّتِ مرحوم کی حالت
بیاں کیسے یہ رودادِ الم ہو یا رسول اللہ

شہنشاہِ مکان و لامکاں ہو یا رسول اللہ
حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں ہو یا رسول اللہ

تمہاری دید کا مشتاق ہے خود خالقِ اکبر
تمہی محبوبِ ربِّ انس و جاں ہو یا رسول اللہ

سفینہ میری ہستی کا گھرا طوفانِ عصیاں میں
سہارا دو شفیعِ عاصیاں ہو یا رسول اللہ

عنایت کی نگہ ہم بےکسوں کے حال پر بھی ہو
تمہی تو حامیٔ درماندگاں ہو یا رسول اللہ

قمر مہجورِ دردِ ہجر سے بیتاب رہتا ہے
اب اس کا ختم دورِ امتحاں ہو یا رسول اللہ

(صلی اللہ علیک وسلم)

○

وجودِ رشکِ سلاطینِ دہر ہے اُن کا
ترے فقیر بھی کتنا وقار رکھتے ہیں

وُہ بزمِ دہر میں روشن ہیں صُورتِ مہتاب
جو تیرے عشق میں سینہ فگار رکھتے ہیں

ہے جن کا مشغلہ یادِ حبیب صُبح و مسا
وُہ لوگ زندگی خوشگوار رکھتے ہیں

مِلے ہیں جن کو نگاہِ بلند و دلِ پُرسوز
وُہ بیقراری میں دل برقرار رکھتے ہیں

وُہ اِک نظر سے بدل دیں جہان کی تقدیر
ترے فقیر بہت اختیار رکھتے ہیں

مری متاعِ گرانمایہ ہے خیالِ حبیب
یہ زندگی تو فقط مُستعار رکھتے ہیں

اِدھر بھی جانِ قمرؔ ہو نگاہِ لُطف و کرم
اُمیدِ عفو یہ عصیاں شعار رکھتے ہیں
(صلی اللہ علیہ وسلم)

خلقت پہ جس کی خالقِ اکبر کو ناز ہے
رحمت لقب ہے وُہ شہِ بیکس نواز ہے

جس کا خیال اصل میں رُوحِ نماز ہے
خم اُس کے در پہ میری جبینِ نیاز ہے

عشقِ حبیب جب سے اِس دل میں مکیں ہُوا
دل آشنائے لذّتِ سوز و گداز ہے

دشت و چمن میں، کوہ و دمن میں ہے ضوفشاں
ہر سمت نورِ مُصطفےٰ جلوہ طراز ہے

اُس درگہِ بلند کی عظمت ہو کیا بیاں
محمُود بھی جہاں پہ مثالِ ایاز ہے

کِس کی مجال رمزِ فَاَوحیٰ کو جان لے
محبُوب اور محب میں یہ راز و نیاز ہے

پروانہ وار شمعِ رسالت پہ ہُوں فدا
"سرکار کا خیال ہی میری نماز ہے"

شاید بلائیں پاس وُہ تجھ کو بھی اے قمر!
اُمّیدِ لُطف رکھ کہ خُدا کارساز ہے

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

سُلطانِ مدینہ سے لَو ہم نے لگائی ہے
وُہ صُورتِ نورانی آنکھوں میں سمائی ہے

ہے جن کو ملا اُن سے پروانہ محبّت کا
سُنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رسائی ہے

گھبراؤ نہ بدکارو! بدبخت گُنہ گارو!
پوشیدہ فخرِ نبی میں اُمّت کی رہائی ہے

سائل ہیں اسی در کے دارا بھی سکندر بھی
شاہی سے کہیں بڑھ کر اِس در کی گدائی ہے

کونین کا حاصل ہے عشقِ شہِ دوعالم
دُنیا میں قمرؔ میں نے دولت یہ کمائی ہے
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

جانبِ کعبہ کئی سوئے نجف جاتے ہیں
"تیرے دیوانے مدینے کی طرف جاتے ہیں"

تیری خدمت میں جو حاضر ہوں بصد عجز و نیاز
لے کے وہ عزت و اکرام و شرف جاتے ہیں

تیرے دیوانوں کو جس وقت ملے اذنِ جہاد
باندھ کے سر پہ کفن، تیغ بکف جاتے ہیں

زاہدِ خشک کو کعبہ، مجھے طیبہ بہتر
ہم ہیں وہ تیر، کہ جو سوئے ہدف جاتے ہیں

لے کے چلتے ہیں جو سینے میں غمِ عشقِ حضورؐ
یوں سمجھیئے کہ وہ گوہر بصدف جاتے ہیں

شوق سے جان کی بازی بھی لگا جاتے ہیں
تیرے عشاق حوادث سے نہ گھبراتے ہیں

اللہ اللہ، خیالِ رُخِ تابانِ حضورؐ
خود بخود جلوے نگاہوں میں سمٹ آتے ہیں

بزمِ کونین کی زینت ہے ترے ہی دم سے
ماہ و خورشید ترے رُخ سے ضیا پاتے ہیں

جن کو حاصل ہے ترے در کی گدائی آقا!
وہ شہنشاہی کی سطوت کو بھی ٹھکراتے ہیں

حسرتِ دید سے بھر آتا ہے قلبِ محزوں
اشکِ غم چشمِ محبت میں اُمڈ آتے ہیں

شہرِ محبوب کی رکھتی ہے تمنّا بے چین
دیکھئے کب مرے آقا مجھے بلواتے ہیں

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

ترے مقام کا جس نے نہ احترام کیا
تو اُس کو غیرتِ حق نے اسیرِ دام کیا
خُدا نے تجھ کو بنایا ہے سیّدالکونین
ہے تیری ذات کو خالق نے ذوالکرام کیا
کلیم طُور پہ جلووں کی تاب لا نہ سکے
پہ تُو نے عرشِ معلّٰی پہ ہے کلام کیا
ترے حضُور میں آیا جو خستہ و غمگیں
تو لے کے دامنِ رحمت میں شادکام کیا
سیاہ کار ہے اُمّت مگر ترے صدقے
زمانے بھر کا خُدا نے اُسے امام کیا
بشر بشر سے تھا جس وقت برسرِ پیکار
تو آ کے تُو نے ہی اعلانِ امنِ عام کیا

ہے رشکِ گلشنِ جنّت زمیں کا وہ خطّہ
رہِ حیات میں تُو نے جہاں قیام کیا
ترے مقام کی عظمت کو جس نے پہچانا
خدائے قُدس نے اُس کو بلند نام کیا
ستمگروں کے بھی دل اس سے ہو گئے گھائل
جو تُو نے تیغِ محبّت کو بے نیام کیا

قمر تھا بیکس و حرماں نصیب اس کو مگر
تری نوازشِ پیہم نے شاد کام کیا
(صلی اللہ علیک وسلم)

○

○

"صبا: مدینے میں لے چل کسی بہانے سے"

سکون ملتا ہے دل کو اِس آستانے سے
ملی ہے کوچہ نور دی جنہیں مدینہ کی
وہی تو افضل و اعلیٰ ہوئے زمانے سے
جم و سکندر و دارا و قیصر و کسریٰ
ہیں بہرہ یاب یہ سارے ترے خزانے سے
حضور! ہم کو خود اپنی پناہ میں رکھنا
کہ بُو فساد کی آتی ہے اب زمانے سے
جمالِ دیدہ فروزِ جہاں تعالیٰ اللہ
ملی ہے سوزنِ گمگشتہ مسکرانے سے
ترے حضور سے پایا لقب صحابی کا
ملا یہ رتبہ نظر سے نظر ملانے سے
نکھار آیا ہے دم سے ترے بہاروں پر
مہک اٹھی ہیں فضائیں بھی تیرے آنے سے

گدا ہیں قدسی و جن و بشر اِسی در کے
ہیں فیضیاب دو عالم اِسی گھرانے سے
نگاہِ لُطف اِدھر بھی طبیبِ رُوح و بدن!
قریبِ مرگ ہُوں میں بارِ غم اُٹھانے سے
خُدا نے جس کو رَفَعنا سے خود بڑھایا ہے
نہ گھٹ سکے گی وُہ عظمت کبھی گھٹانے سے

گدائے کوئے محمّد ہُوں اور غلامِ حسین
قسم شناخت الگ ہے مِری زمانے سے

(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

○

اے نورِ حق ! اے چرخِ ھدیٰ کے مہِ مُنیر !
تجھ سے مری حریمِ عقیدت ہے مُستنیر
کس کی مجال کر سکے دعوائے ہمسری
کون و مکاں میں کوئی نہیں ہے تری نظیر
جنّ و بشر ہیں تیرے ہی پروردۂ کرم
سب تیرے ریزہ خوار ہیں سُلطان اور فقیر
گُفتار تیری وحیٔ یُوحیٰ ہے بالیقیں
مَازَاغَ ہے نگاہ تو روشن ترا ضمیر
عظمت تری رضا کی ہے یُعطِیکَ سے عیاں
شاہد ہے اِس پہ مُصحفِ خلّاقِ بے نظیر
کنکر بھی تیری شانِ رسالت پہ ہیں گواہ
ہے تیری بات اِس قدر شیریں و دلپذیر
جذباتِ شوق پیش ہیں اندازِ نعت میں
لِلّٰہ قبول کیجیے نذرانۂ حقیر
(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

پُرنُور جو گلزارِ دو عالم کی فضا ہے،
اے شمسِ ضحیٰ! یہ ترے چہرے کی ضیا ہے
دلکش ہے ترے عارضِ تاباں کی لطافت
اور حسن ترا مظہرِ انوارِ خدا ہے
ہے تیری نظر واقفِ اسرارِ حقیقت
اور قلب ترا مرکزِ تسلیم و رضا ہے
ہے مرجعِ کونین تری ذاتِ گرامی
مقبولِ خلائق ہے تو محبوبِ خدا ہے

"اے خاصۂ خاصانِ رُسُل! وقتِ دُعا ہے"
موجوں میں سفینہ تری اُمّت کا گھرا ہے
پھیلی ہُوئی ہر سمت تعصّب کی وَبا ہے
ہر رہزنِ ایماں یہاں راہ نُما ہے

دلدادۂ تہذیبِ فرنگی ہے مسلماں
احکامِ شریعت کو مگر بھول چکا ہے
اُمت نے ترے درسِ اخوت کو بھلایا
یہ حال، کہ خود بھائی سے اب بھائی جُدا ہے
اسلام کے گلشن پہ خزاں کا ہے تسلّط
ہر پھول اب اس باغ کا مرجھایا ہُوا ہے
اُمڈا ہُوا ہر سمت ہے الحاد کا طوفاں
بدلی ہُوئی ہر سمت زمانے کی ہوا ہے

ناگفتنی حالت ہے، غریبوں پہ کرم کر
اے رحمتِ عالم! تو انیسُ الغُربا ہے
(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

کون و مکاں ہیں آپ کے پروردۂ کرم
ہر سُو ہے دُھوم آپ کے جُود و نوال کی

ہر ذرّہ بزمِ دہر کا ہے رشکِ مہتاب
یہ روشنی ہے آپ کی شمعِ جمال کی

گویائی اِس سے پتھّروں کو بھی عطا ہُوئی
عظمت بیاں ہو کس طرح حُسنِ مقال کی

دیدار کا مُجھے بھی شرف کیجیے عطا
فُرقت کی اِک گھڑی مجھے لگتی ہے سال کی

شقِّ قمر تو ایک اشارے کی ہے جھلک
توصیف کیا ہو آپ کے دستِ کمال کی

سودائے سروری نہ تمنّائے عزّ و جاہ
خواہش نہیں ہے کچھ مُجھے مال و منال کی

عشقِ حبیبِ حق کا طلب گار ہے قمر
گُزرے حیات اسی میں اس آشفتہ حال کی

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

غلامِ سیدِ ابرار ہوں میں
گدائے کوچۂ سرکار ہوں میں
غلامی آپ کی ہے باعثِ فخر
اگرچہ خاطی و بدکار ہوں میں
میں کیوں نازاں نہ ہوں قسمت پہ اپنی
محمد کا سگِ دربار ہوں میں
مری نظروں سے ظاہر ہو رہا ہے
سراپا حسرتِ دیدار ہوں میں
مرے سر میں ہے سودائے محمد
نبی کے عشق کا بیمار ہوں میں
وظیفہ رات دن یادِ نبی ہے
کہا کس نے قمرؔ بیکار ہوں میں

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

اے شہنشاہِ زمن!

اے شہِ کون و مکاں، محبوبِ ربِّ ذُوالمنن!
اے کہ تیرے حُسن سے ہے زینت و زیبِ چمن
تُو نے بدلا تھا جہاں میں آ کے آئینِ کُہن،
ہر دو عالم پر ہیں تیری شفقتیں سایہ فگن
اے شہنشاہِ زمن!

وجہِ تخلیقِ دو عالم ہے فقط تیرا وجُود
نُور سے تیرے ہُوئی آراستہ بزمِ شہُود
بھیجتا ہے خالقِ اکبر بھی خُود تجھ پر درُود
تیری بعثت ہم پہ ہے احسانِ ربِّ ذُوالمنن،
اے شہنشاہِ زمن!

اے کہ تیری طبعِ اقدس پر ہے ہر سِرِّ حق عیاں
اے نوائے سازِ فطرت، رونقِ بزمِ جہاں!
نغمۂ حق سے ترے گونجے مکان و لامکاں
نور تیرا ہے گلستاں کی بہاروں کی پھبن
اے شہنشاہِ زمن!

تُو نے عالم کو دیا ہے اک پیامِ دلنواز
تُو نے بخشا اہلِ دل کو دردِ دل، سوز و گداز
اہلِ ایماں کو بتایا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْن کا راز
اور سُلطانی کا سکھلایا فقیروں کو چلن
اے شہنشاہِ زمن!

کُفر کے طُوفان میں ڈُوبے ہُوئے ہیں شش جہات
ہو چُکا ہے درہم و برہم نظامِ کائنات
المدد: ویراں ہُوئی جاتی ہے یہ بزمِ حیات
آگیا پھر لوٹ کر دُنیا میں دورِ پُر فتن
اے شہنشاہِ زمن!

زندگی تیرے غلاموں کے لیے ہے خلفشار
ہو گئے تہذیبِ حاضر کے درندوں کا شکار
با خدا در پردہ گویم با تو گویم آشکار
یا رسولَ اللہ! اُو پنہان و تو پیدائے من"
اے شہنشاہِ زمن!

پس رہے ہیں آسیائے گردشِ افکار میں
کب تلک رسوا پھریں گے کوچہ و بازار میں
ملتجی بہرِ کرم ہیں ہم ترے دربار میں
موردِ جورِ مسلسل ہیں تہِ چرخِ کہن،
اے شہنشاہِ زمن!
محبوبِ ربِّ ذوالمنن!

(صلی اللہ علیک وسلم)

ہے جلوہ ریز نورِ مصطفےٰ طیبہ کی گلیوں میں
نظر آتا ہے بے پردہ خدا طیبہ کی گلیوں میں

فضائیں نغمہ صلِّ علیٰ سے کیف ساماں ہیں
زبان و دل ہیں مصروفِ ثنا طیبہ کی گلیوں میں

تجلّی سے ہوئے جس کی مہ و خورشید ضو افگن
وہی ہے نورِ حق جلوہ نما طیبہ کی گلیوں میں

چلو اے میگسارو! بادۂ وحدت کے متوالو!
کہ ہے میخانۂ عرفاں کھلا طیبہ کی گلیوں میں

وہیں ہوگا تمہارے درد کی تسکین کا ساماں
کھلا ہے عاشقو! دار الشفا طیبہ کی گلیوں میں

پیامِ شوق لے جانا مرا دربارِ اقدس میں
ہو گر جانا ترا بادِ صبا طیبہ کی گلیوں میں

قمر! دیکھوں ان آنکھوں سے دیارِ پاک کے جلوے
اگر مجھ کو بھی پہنچا دے خدا طیبہ کی گلیوں میں
(صلی اللہ علیہ وسلم)

لمعۂ نورِ وحدت مرا چاند ہے — جلوۂ حسنِ قدرت مرا چاند ہے

صاحبِ شان و عظمت مرا چاند ہے — مالکِ عرش و جنت مرا چاند ہے

مرکزِ مہر و اُلفت مرا چاند ہے — کنزِ حلم و مروّت مرا چاند ہے

مخزنِ جود و رحمت مرا چاند ہے — معدنِ خیر و برکت مرا چاند ہے

جس کی طلعت سے باطل کی ظلمت مٹی — ماحیِ شرک و بدعت مرا چاند ہے

ذرّے ذرّے میں ہے نور اس کا رواں — چشمۂ آبِ رحمت مرا چاند ہے

مٹ گئیں اس سے سب روح کی ظلمتیں — پیکرِ نورِ فطرت مرا چاند ہے

ہے وہی مظہرِ نورِ حسنِ ازل — مہرِ چرخِ نبوت مرا چاند ہے

رفعتِ عرش بھی اس کے قدموں میں ہے
صاحبِ اوج و رفعت مرا چاند ہے

(صلی اللہ علیہ وسلم)

مرے غم خانۂ حسرت میں آؤ یا رسُول اللہ!
مِری سوئی ہُوئی قسمت جگاؤ یا رسُول اللہ!
لگاہِ لُطف و رحمت سے بجھاؤ یا رسُول اللہ!
بھڑکتے ہیں جو فُرقت کے الاؤ یا رسُول اللہ!
بہت مغمُوم ہُوں اہلِ جہاں کی سرد مہری سے
مجھے اِس دَورِ ظُلمت سے بچاؤ یا رسُول اللہ!
ہُوا جاتا ہے دل بیزار اب اس زندگانی سے
مجھے دامانِ رحمت میں چھپاؤ یا رسُول اللہ!
مدینے کی زیارت کی تڑپ ہے میرے سینے میں
یہ میری آخری حسرت مٹاؤ یا رسُول اللہ!
نگاہیں مُضطرب ہیں آپ کے دیدار کی خاطر
کبھی اپنا رُخِ انور دکھاؤ یا رسُول اللہ!
جو مُدّت سے گھری ہے بحرِ عصیاں کے تلاطم میں
مِری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسُول اللہ!
ستاتا ہے بہت مُجھ کو خیالِ دُوریٔ منزل
قمر کو بھی مدینے میں بلاؤ یا رسُول اللہ!
(صلی اللہ علیک وسلّم)

تم حبیبِ کبریا ہو یا رسولؐ — شافعِ روزِ جزا ہو یا رسولؐ
مخزنِ صدق و صفا ہو یا رسولؐ — معدنِ جود و سخا ہو یا رسولؐ
پیکرِ لطف و عطا ہو یا رسولؐ — رحمتِ ہر دوسرا ہو یا رسولؐ
ہے شہنشاہی تمہاری چارسُو — تم شہِ ارض و سما ہو یا رسولؐ
تم زمانے کے لیے ابرِ کرم — تم ہی محبوبِ خدا ہو یا رسولؐ
دونوں عالم میں نہیں کوئی نظیر — مصطفٰے و مجتبٰے ہو یا رسولؐ
مل گئی تم سے ہمیں راہِ ہدیٰ — تم ہمارے پیشوا ہو یا رسولؐ

ہے گدا در کا تمہارے یہ قمر
کچھ تو اس کو بھی عطا ہو یا رسولؐ

(صلی اللہ علیک وسلم)

مدینے بُلا لو مدینے کے والی؛ | تُمھی ہو تُمھی رحمتِ ذوالجلالی
ملائک بھی جُھکتے ہیں در پہ تمہارے | تُمھیں حق نے بخشی ہے شانِ جلالی
جہاں کو دیا درسِ توحید تُم نے | ہو لاریب تُم باغِ وحدت کے مالی
ضعیفوں کے آقا ہو تُم یا محمدؐ! | غریبوں کے مولا! یتیموں کے والی
جہاں بھر کے شاہوں سے دیکھا تمہارا | ہے رُتبہ بڑا اور دربار عالی
تُمھارے غلاموں کا سارے جہاں سے | چلن ہے انوکھا، ادا ہے نرالی
عطا ہو مجھے دولتِ دید آقا! | بہت بڑھ گئی میری آشفتہ حالی
خوشی سے میں پھولا سماؤں نہ ہرگز | جو دیکھوں ترے سبز گنبد کی جالی

کرم کی نظر اس طرف بھی ہو آقا!
قمر ہے نگاہِ کرم کا سوالی

(صلی اللہ علیک وسلم)

مجھے اپنا جلوہ دکھا کملی والے! مری جان تجھ پہ فدا کملی والے
گناہوں نے مجھ کو دبایا ہے آکر تو ان ظالموں سے چھڑا کملی والے!
پریشان کُن ہے زمانے کی گردش ہیں حالات وحشت فزا کملی والے!
سفینہ ہے گرداب میں میرے دل کا کنارے پہ اس کو لگا کملی والے!
تمنا ہے دل میں کہ طیبہ کو جاؤں تو دیکھوں میں روضہ ترا کملی والے!
غمِ ہجر دیتا نہیں مجھ کو جینے مرا حال ابتر ہوا کملی والے!
ترے در کی مٹی کو سُرمہ بناؤں جو پہنچائے مجھ کو خدا کملی والے!

مدینے میں لے جائے قسمت کا رہبر
یہی ہے قمر کی دعا کملی والے!

(صلی اللہ علیک وسلم)

○

اے سرور و سلطانِ زمن اے سیدِ ابرار!
تو رحمتِ کونین ہے اے احمدِ مختار!

جس نے بھی ترے سامنے کی جرأتِ گفتار
اللہ نے فی النار کہا دیکھ خبردار

آواز کو اونچا نہ کر و صوتِ نبی سے
جس نے بھی کیا ایسا وہ ہوجائیگا فی النار

اللہ رے یہ عظمت و جلالِ نبوت
تھے لرزہ براندام ترے سامنے اشرار

اے شمسِ ضحیٰ! دم سے ترے کون و مکاں میں
انوار ہی انوار ہیں انوار ہی انوار

کفار نے مانا تجھے صادق بھی امیں بھی
تسلیم کی ہر اک نے تری عظمتِ کردار

منشورِ حیات اہلِ زمانہ کو دیا وہ
جو حاملِ قرآں ہے شریعت کا علمدار
کیوں نارِ جہنم کا اُسے خوف ہو لاحق
تو جس کا بھی ہو جائے قیامت میں طرفدار

محشر میں تمنائی تری نگہِ کرم کا
ہے بندۂ ناچیز قمر عاصی و بدکار
(صلی اللہ علیک وسلم)

○

خُود خُدا کرتا ہے مِدحت آپ کی
اللہ اللہ شان و عظمت آپ کی
ذرّہ ذرّہ محوِ نغماتِ درُود
ہر زباں پر ہے حکایت آپ کی
اُن کو دوزخ بھی جلا سکتی نہیں
جن کے دل میں ہے محبّت آپ کی
المدد یَا اَیُّھَا النَّبِیّ ! المدد
جی رہا ہُوں مَیں بدولت آپ کی
خالِقِ کونین کی طاعت کے بعد
فرض ہے سب پر اطاعت آپ کی
کیوں نہ ہو فخرِ سلاطیں وُہ بشر
جس پہ ہو چشمِ عنایت آپ کی
خوبیٔ قسمت پہ نازاں ہو وقیتؔ
خوابِ میں گر ہو زیارت آپ کی
(صلّی اللہ علیک وسلّم)

سماں نزہت گہِ فردوس کا ہے بزمِ دوراں میں
"تم آئے یا بہارِ جاں فزا آئی گلستاں میں"

جہاں تاریک تھا آتشکدے ہر سُو فروزاں تھے
تمہارے دم سے رونق آ گئی بازارِ امکاں میں

اطاعت مُصطفٰی کی ربِّ اکبر کی اطاعت ہے
خُدائے پاک نے فرما دیا ہے صاف قرآں میں

تمہارے نُور سے ہے چاند تاروں نے ضیا پائی
تمہارا نُور ہے جلوہ فشاں مہرِ درخشاں میں

وفورِ شوق سے گاتی ہیں حُوریں عیش کے نغمے
بپا ہر سُو ہے صلِّ علیٰ کا باغِ رضواں میں

تو کیا جانے کہ شانِ نورِ کیا ہے عقل کے اندھے!
ہے جلوہ ریز نُورِ مُصطفٰی کوہ و بیاباں میں

جہاں ہر سُو تجلّی ریز ہیں انوارِ ربّانی
الٰہی! جلد پہنچا مجھ کو بھی اُس شہرِ خوباں میں
(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

اے کہ تُو ہے خامۂ فطرت کا نقشِ بے نظیر
بالیقیں چرخِ رسالت کا ہے تُو مہرِ مُنیر!

حامیٔ درماندگاں اے بیکسوں کے دستگیر!
تیرے مُحتاجِ کرم ہیں سب شہنشاہ و فقیر

تُو شہنشاہِ شہاں ہے تُو امیروں کا امیر
تیرے ہی درپر جبیں فرسا ہیں سُلطان و وزیر

حُور و غلماں تیرے دَر کے خادمانِ خاص ہیں
اور ملائک ہیں ترے دامِ محبّت کے اسیر

تیرا اندازِ تکلّم کِس قدر شائستہ ہے
دل ہیں پتھّر کے بھی اُترے تیرا حرف دلپذیر

دستگیری میری فرماؤ خُدارا اُس گھڑی
قبر میں جب آئیں بہرِ امتحاں مُنکر نکیر

ہے قمر کو تیری خوشنودی کی حاجت یا نبی!
مال و زر کی آرزو نَے خواہشِ تاج و سریر
(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

جمالِ رُوئے رسالت مآب کیا کہنا
کھُلی ہُوئی ہے خُدا کی کتاب کیا کہنا

جدھر سے گزُرے مُنوّر ہوا ہر اک ذرّہ
ہے جسمِ پاک ہمہ آفتاب کیا کہنا

عیاں ہے رجعتِ خورشید سے حقیقت آپؐ
دُعائیں آپکی ہیں مُستجاب کیا کہنا

رہا نہ خوفِ حسابِ عمل مِرے دل کو
ہوا جب اُن سے مِرا انتساب کیا کہنا

مِری زباں پہ آیا جب اُن کا ذکرِ جمیل
تو اُٹھے میری نظر سے حجاب کیا کہنا

غمِ حبیب میں رہتا ہُوں بیقرار قمرؔ
فراق و ہجر میں یہ اضطراب کیا کہنا

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

ہے تیرا عشق مرا دل نواز اے ساقی!
ترا خیال ہے میری نماز اے ساقی!
تجھے شناسائے اسرارِ خاص کرنا تھا
یہ ہے دنائے قدرت کا راز اے ساقی!
تجھے بھی دامنِ الطاف میں چھپا لینا
ترے حضور ہے عرضِ نیاز اے ساقی!
ترا قدوم مبارک کہ تیرے قدموں سے
فروغ گیر ہے ارضِ حجاز اے ساقی!
ہوں ایک بندۂ مجبور کس طرح پہنچوں
ہے میرے سامنے راہِ دراز اے ساقی!
عطا ہوا ہے مجھے حق سے سوزِ عشق ترا
ہے مجھ کو تیری غلامی پہ ناز اے ساقی!

ترس رہی ہیں نگاہیں تری زیارت کو
کہ تیرے عشق میں دل ہے گداز اے ساقی!
خدا کرے کہ قیصر کی مراد بر آئے
رہے ترا ہی وہ مدحت طراز اے ساقی!

(صلی اللہ علیک وسلم)

○

وہ مخزنِ جمال جدھر سے گزر گئے
ہر صاحبِ نگاہ کو مدہوش کر گئے
روح الامیں بھی سدرہ پہ جا کر ٹھہر گئے
اور آپ لامکاں کی حد سے گزر گئے
بہرِ مدد کبھی جو پکارا حضور کو
اُلجھے ہوئے تھے کام جو پل میں سنور گئے
محفل میں ذکرِ شہرِ مدینہ جو چھڑ گیا
میری نظر میں خلد کے منظر گزر گئے

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

اللہ رے یہ حسنِ جہانگیرِ محمدؐ
ہر ذرّہ ہے آئینۂ تنویرِ محمدؐ

وہ صاحبِ لولاک ہیں مختارِ دو عالم
یہ محفلِ کونین ہے جاگیرِ محمدؐ

مَا یَنطِقُ ہے حسنِ تکلّم کی شہادت
قرآن کی تفسیر ہے تقریرِ محمدؐ

ہے زیرِ نگیں آپ کے دارین کی شاہی
یہ ارض و سماوات ہیں تسخیرِ محمدؐ

پاتا ہے زمانے کی نگاہوں میں وہ عزّت
کی جس نے دل و جان سے توقیرِ محمدؐ

رہ رہ کے ابھرتا ہے قمرؔ شوقِ زیارت
آنکھوں میں سمائی ہے جو تصویرِ محمدؐ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

رُخِ انور قمر کو بھی دکھانا یا رسُولَ اللہ!
مِری سوئی ہوئی قسمت جگانا یا رسُولَ اللہ!
کرم کیجے شب و روز آتشِ ہجراں میں جلتا ہُوں
لگی ہے آگ جو دل میں بُجھانا یا رسُولَ اللہ!
غمِ فُرقت نے جیتے جی کیا ہے نیم جاں مجھ کو
یہ داغِ غم مِرے دل سے مٹانا یا رسُولَ اللہ!
بسر اوقات ہوتی ہے جہاں حرماں نصیبوں کی
ہے تیرا وہ مُقدّس آستانہ یا رسُولَ اللہ!
مِرے دل کو بھی اطمینان کی دولت عطا کیجے
ستاتا ہے بہت ظالم زمانہ یا رسُولَ اللہ!
چمک اُٹھے تری طلعت سے دُنیا دیدہ و دل کی
ذرا چہرے سے پردے کو ہٹانا یا رسُولَ اللہ!

زیارت روضۂ انور کی ہو، دل کی تمنّا ہے
مجھے بھی اپنی خدمت میں بُلانا یارسولَ اللہ!
سفینہ میری ہستی کا پڑا گردابِ عصیاں میں
بچانا یارسُولَ اللہ! بچانا یارسُولَ اللہ!
(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

قدموں میں ترے میری عقیدت کی جبیں ہو
یُوں سجدۂ اخلاص ادا، سرورِ دیں! ہو
تُو رحمتِ دارین ہے تُو شافعِ محشر
کیوں کر نہ مجھے تیری شفاعت کا یقیں ہو
قرباں تری شوکت پہ مِرے ہوش و خرد بھی
صدقے تری عظمت پہ مری جانِ حزیں ہو
وُہ دن بھی خدا لائے قمر! ہے یہ تمنّا
جب پیشِ نظر میرے مدینے کی زمیں ہو
(صلّی اللہ علیک وسلّم)

○

اللہ اللہ احترامِ مصطفیٰ　　لِی مَعَ اللہ ہے مقامِ مصطفیٰ
آیۂ مَا یَنطِقُ سے ہے عیاں　　ہے کلامِ حق کلامِ مصطفیٰ
آپ کے زیرِ نگیں ارض و سما　　میر و سلطاں ہیں غلامِ مصطفیٰ
پڑھ کے دیکھو کُلُّ مُؤمِنٍ اِخوَۃٌ　　رابطِ باہم ہے پیامِ مصطفیٰ

بیخودی میں جھومتا رہتا ہے دل
ہے قمر تجھی تشنہ کامِ مصطفیٰ

○

جو نبی کا غلام ہو جائے　　قابلِ احترام ہو جائے
کس قدر خوش نصیب ہے جس پر　　لطفِ خیر الانام ہو جائے
جس کو چشمِ کرم سے دیکھ لیا　　وہ ہی عالیمقام ہو جائے
مِل گیا جس کو آستانِ حبیب　　وہ بشر شادکام ہو جائے
وہ جو چاہیں تو دونوں عالم کا　　ختم سارا نظام ہو جائے

خاک ہو کر وہاں ارضِ طیبہ میں
کاش میرا بھی نام ہو جائے
(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

محمد کا مدینہ آگیا ہے — معارف کا خزینہ آگیا ہے
نہ گھبراؤ گنہگار کہ اب تو — کنارے پر سفینہ آگیا ہے
جہاں پُر نور ہے جس کی ضیا سے — نظر میں وہ نگینہ آگیا ہے
فراق ساقیِ کوثر میں ہم کو — جگر کا خون پینا آگیا ہے
سکھائے عشق نے آداب کیا کیا — ہمیں مر مر کے جینا آگیا ہے

قمر پہ ہو کرم اے شاہِ لولاک
کہ در پر یہ کمینہ آگیا ہے

○

نگاہوں میں ہے تنویرِ محمدؐ — ہے لوحِ دل پہ تصویرِ محمدؐ
ازل سے ہوں غلامِ مصطفیٰ میں — نگاہ و دل ہیں نخچیرِ محمدؐ
جلائیگی نہ اُس کو نارِ دوزخ — ہے جس کے دل میں توقیرِ محمدؐ
عیاں ہے آیۂ مَا یَنطِقُ سے — کلامِ حق ہے تقریرِ محمدؐ

ہے مدت سے طلبگارِ زیارت
قمر بیمار و دلگیرِ محمدؐ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

نعتیہ

رُباعیات

○

نورِ ظہورِ طلعتِ بدرالدّجےٰ کا ہے
ہر سمت شور نغمۂ صلِّ علیٰ کا ہے
محوِ ثنائے خالقِ کون و مکاں ہے دل
اور لب پہ ذکر سرورِ ارض و سما کا ہے

○

وَالشَّمس اُن کے غازۂ رُخسار کی قسم
وَاللَّیل اُن کے گیسوئے خمدار کی قسم
لَا اُقسِمُ بِھٰذا سے یہ بات ہے عیاں
کھائی ہے حق نے خاکِ درِ یار کی قسم

○

○

زینت فزائے دہر محمّد کا نور ہے
یہ نور کیا ہے عکسِ تجلّائے طور ہے
جس کے فروغِ حسن سے عالم ہے مستنیر
بے شک وہ ایک جلوۂ حسنِ حضور ہے

○

ارزانیٔ نظارۂ انوارِ حق ہے آج
جلوہ طراز نورِ محمّد ہے ہر طرف
ہر گل ہے آج مظہرِ حسن و جمالِ حق
فرطِ نشاط و نور سے ہر ذرّہ ہے بکف

○

گلشن میں اُن کے دم سے فروغِ بہار ہے
اُن سے حریمِ سبزہ و گل پر نکھار ہے
بوئے نفس سے اُن کی ہے عنبر فشاں فضا
باغ و بہارِ خلد بھی جس پر نثار ہے

○

○

ہر سُو رواں ہیں ندیاں کیف و سرور کی
آئی ہوئی ہے موج پہ رحمت غفور کی
ہر سمت ایک طور کا عالم ہے دیکھئے
ہر سُو تجلیاں ہیں محمدؐ کے نور کی

○

جلوے حریم قدس کے رقصاں ہیں چار سُو
روشن جہاں تجلیٔ مہرِ حرا سے ہے
شمس و قمر میں عکس ہے اُن کے جمال کا
عالم تمام بُقعۂ نور اِس ضیا سے ہے

○

آباد اُن کے دم سے ہے یہ بزمِ کائنات
قائم اُنہی کے دم سے ہے دُنیائے رنگ و بُو
مصروفِ حمد و نعت ہے ہر ذرّۂ زمیں
گاتے ہیں نغمے نعت کے مُرغانِ خوش گلو

○

○

جو لوگ مستِ بادۂ عشقِ رسُول ہیں
وُہ کیا کریں گے جام شرابِ طہور کو
کافی ہے اُن کو کُوچۂ محبُوب کی فضا
کرتے نہیں قبُول وُہ حُور و قصُور کو

○

سینے میں جس کے عشقِ رسُولِ کریم ہے
اُس پر خُدائے پاک کا لُطفِ عمیم ہے
جس کے دل و نظر میں ہے عظمت حضُور کی
انساں وُہی جہان میں سب سے عظیم ہے

○

سب انبیاء میں اِتنا نہیں ہے کوئی عزیز
جتنا خُدائے کُل کو ہے میرا نبی عزیز
بتلا رہی ہے آیۂ یُعطِیکَ اے قمرؔ!
اللہ کو ہے اپنے نبی کی خُوشی عزیز

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

○

کھول آنکھ ہر اِک ذرّے میں انوارِ خُدا دیکھ
اللہ کو محبُوب کے جلوؤں میں چھُپا دیکھ
خاکِ رہِ طیبہ کا لگا آنکھ میں سُرمہ
پھر رنگ محبّت کا ہر اِک شئے پہ چڑھا دیکھ

○

حبیبِ خالقِ اکبر اگر نگاہ کریں
تو خاکِ راہ کے ذرّوں کو مہر و ماہ کریں
شہنشہوں کو نوازیں متاعِ فقر سے وُہ
گدائے خاک نشیں کو جہاں پناہ کریں

○

مَیں جھاڑُوں پلکوں سے اپنی غبار اُس در کا
دکھا دے روضۂ اطہر اگر خُدا مجھ کو
نگار خانۂ ہستی سے لے چلا ہے قمر!
خیالِ دیدِ شہنشاہِ دوسرا مجھ کو
(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

غم و اَلم کی حکایات یارسُولَ اللہ!
دلِ حزیں کی ہے سوغات یارسُولَ اللہ!

○

مرحبا صلِّ علیٰ شانِ رسُولِ عربی
حق تعالیٰ ہے ثنا خوانِ رسُولِ عربی

○

جسے مُصطفیٰ کی محبت ملی ہے اُسے دو جہانوں کی دولت ملی ہے
ملا جس کو دامانِ رحمت کا سایہ اُسی کو قیامت میں راحت ملی ہے
قمرؔ! مٹ گیا جو غمِ مُصطفیٰ میں
خُدا کی قسم، اُس کو جنّت ملی ہے

(صلّی اللہُ علیہِ وسلّم)

○

مناقب

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالےٰ عنہم

محمد ماہ و گرد ش چار اختر
ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ
بِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ

(حدیثِ نبوی)

"جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے" ستارے آفتاب ہی کے گرد ہوتے ہیں آفتاب کی کشش سے قائم ہوتے ہیں اور آفتاب کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ حضورؐ کے عشق کی کشش سے قائم تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے منور تھے۔"

میاں عبدالرشید لاہور

روزنامہ "نوائے وقت"

(۲۵ مئی سنہ ۱۹۸۰ء)

اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدّیق رضیَ اللہُ عَنہُ

رفیق و غمگسارِ احمدِ مختار کیا کہنا
لقب جن کو دیا حق نے ہے یارِ غار کیا کہنا
دلِ اطہر ہے اُن کا مہبطِ انوار کیا کہنا
نگاہیں ہیں خمارِ عشق سے سرشار کیا کہنا
ہے چہرہ مظہرِ حُسن و جمالِ یار کیا کہنا
ہے رشکِ ماہِ تاباں جلوۂ رُخسار کیا کہنا
گروہِ نقشبنداں کے ہیں وُہ سردار کیا کہنا
حبیبِ خالقِ اکبر کے ہیں دلدار کیا کہنا
نظر سرمستِ نظارہ بہ حُسنِ یار کیا کہنا،
دلِ اقدس ہے اُن کا محرمِ اسرار کیا کہنا
نُمایاں ہے مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی سے شانِ صدّیقی
ہے اُن کا مُنقبت خواں خالقِ انوار کیا کہنا

نہ کیوں عشاق سجدہ ریز ہوں درگاہِ عالی میں
کہ ہیں صدیق صدرِ حلقۂ ابرار کیا کہنا
امینِ اُسوۂ خیر البشر ہے آپکی سیرت
تعالی اللہ یہ شانِ سیرت وکردار کیا کہنا
نویدِ سَوْفَ یَرْضٰی بارگاہِ قُدس سے آئی
رہِ حق میں یہ جان ومال کا ایثار کیا کہنا
ہلائے سانپ کے ڈسنے سے بھی نہ زانوئے اقدس
ہیں مدہوشِ مئے عشقِ شہِ ابرار کیا کہنا
یقیں آئے نہ کیونکر عظمتِ صدیق پر جبکہ
لبِ محبوب سے نکلا "عتیقُ النار" کیا کہنا
ہے بعد الانبیاء رُتبہ حبیبِ سرورِ کُل کا
کمالِ اوجِ شانِ طالعِ بیدار کیا کہنا
نزولِ آیۂ اَلْفَضْلُ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃ میں ہے
جمالِ عظمتِ صدیق کا اظہار کیا کہنا
زہے قسمت قمر! کہ خدمتِ صدیقِ اکبر میں
ہے نذرانہ عقیدت کا مرے اشعار کیا کہنا
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مرادِ رسُول

امیر المومنین حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رضی اللہ عنہ

بیاں ہو کس زباں سے شانِ فارُوقِ معظّم کی
کہ حاصل ہے معیّت اُن کو سرکارِ دو عالم کی

اَشِدّآءُ عَلَی الْکُفّارِ کی تفسیرِ پائندہ
وُہی ہیں آبرُو قرآں کے ارشادِ مُکرّم کی

وہی عدلِ مجسّم، پیکرِ شانِ جہانداری
جُھکی تھیں جن کے آگے گردنیں شاہانِ عالم کی

ہُوئیں روشن زمانے کی فضائیں نورِ ایماں سے
وَغائے کُفر و ایماں میں جو شمشیرِ عُمرؓ چمکی

وُہ، جن کے دبدبہ سے کانپتے تھے قیصر و کسریٰ
وہ جن کے نام سے ہیبت زدہ تھی سلطنت جم کی

مکینِ روضۂ محبوبِ ربِّ دوسرا ہیں وُہ،
تصدّق جن کی عظمت پر ہے رفعت عرشِ اعظم کی

نبی نے خانۂ ارقم میں جن کو حق سے مانگا تھا
وُہی ہیں اِک عطائے خاص خلّاقِ دو عالم کی
وُہی جن کی اَداؤں سے عیاں ہے شانِ فارُوقی
وُہ جن پر ناز کرتی ہے قیادت دینِ مُلہَم کی
قسم! جن کے دلوں میں ہے عُمر فارُوق کی عظمت
جَلائے گی نہ محشر میں اُنہیں آتش جہنّم کی

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۰)

ذوالنورین
امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

اللہ بھی ثنا کار ہے عثمانِ غنی کا
یہ معجز کردار ہے عثمانِ غنی کا

سرکارِ دو عالم بھی، خدائے دو جہاں بھی
ہمدرد و مددگار ہے عثمانِ غنی کا

ہوتا ہے یہی بیعتِ رضواں سے ثابت
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا

مولائے محمد کو حیا انکی ہے مطلوب
ہر پہلو حیا دار ہے عثمانِ غنی کا

کہتی ہے انہیں خلقِ خدا صاحبِ نورین
کیا حسنِ ضیا بار ہے عثمانِ غنی کا

پاتے ہیں جہاں والے اسی در سے مرادیں
دربارِ گہر بار ہے عثمانِ غنی کا

تنویر سے جس کی ہے زمانے میں اُجالا
وُہ رُوئے پُرانوار ہے عُثمانِ غنی کا

وُہ اَنتُمُ الْاَعلَون کی تفسیر ہیں لاریب
اَللّٰہ، یہ کردار ہے عُثمانِ غنی کا

ہیں شانِ غنا، جانِ حیا، کانِ سخا وُہ
ہر قلب ثنا کار ہے عُثمانِ غنی کا

کیوں موردِ آلام ہو وُہ بزمِ جہاں میں
جو دل سے وفادار ہے عُثمانِ غنی کا

ہے راندۂ درگاہِ خُداوندِ دوعالم
جس شخص کو انکار ہے عُثمانِ غنی کا

کیوں خوفِ جہنم ہو سرِ حشر قمرؔ کو
وُہ بندہ وفادار ہے عُثمانِ غنی کا

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اَسَدُ اللہِ الغَالِب

امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

آئنہ دارِ نبوّت ہیں علی المرتضیٰ
رونق بزمِ خلافت ہیں علی المرتضیٰ
رمز آگاہِ شریعت ہیں علی المرتضیٰ
رہبرِ راہِ طریقت ہیں علی المرتضیٰ
مُونسِ صدّیق و فارُوق اور غنی کے ہمنشیں
عاشقِ شاہِ رسالت ہیں علی المرتضیٰ
منزلِ عرفانیت کے آپ ہیں جادہ شناس
واقفِ اسرارِ وحدت ہیں علی المرتضیٰ
تاجدارِ ھَل اَتیٰ ، شیرِ خُدا و بُوتراب
داعیِ حق و صداقت ہیں علی المرتضیٰ

خُوش نوا و خُوشِ ادا و خُوشِ خیال و خُوشِ خصال
خُوب صُورت، خُوب سیرت ہیں علی المرتضیٰ

فاتحِ خیبر بھی ہیں مُشکل کُشائے خلق بھی
پیکرِ عزم و شجاعت ہیں علی المرتضیٰ

شہرِ علمِ مُصطفےٰ کے آپ ہیں بابِ عظیم
صاحبِ فہم و فراست ہیں علی المرتضیٰ

اے قمر! جس سے معطّر ہے جہانِ معرفت
وہ گُلِ باغِ ولایت ہیں علی المرتضیٰ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

امامُ الشُّہدآء

حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہُ

امامِ اہلِ طریقت حُسین ابنِ علی
چراغِ بزمِ ولایت حُسین ابنِ علی

امینِ رازِ محبّت حُسین ابن علی
کلیدِ بابِ حقیقت حُسین ابن علی

سراپا زُہد و اطاعت حُسین ابنِ علی
ہیں نجمِ برُجِ سعادت حُسین ابنِ علی

سرُورِ قلبِ امامت حُسین ابنِ علی
ہیں نورِ چشمِ نبوّت حُسین ابنِ علی

فدائے حُسنِ طریقت حُسین ابن علی
ضیائے نورِ شریعت حُسین ابنِ علی

نسیمِ باغِ فتوّت حُسین ابنِ علی
قسیمِ بادۂ اُلفت حُسین ابنِ علی

ہیں جانِ عہدِ خلافت حُسین ابنِ علی
وقارِ بزمِ شرافت حُسین ابنِ علی

زمینِ کرب و بلا کے وُہ شہسوارِ عظیم
شہیدِ حق و صداقت حُسین ابنِ علی

ہے اُن کے دم سے گلستانِ فاطمہ پہ نکھار
بہارِ باغِ رسالت حُسین ابنِ علی

خلوص و حلم و مروّت کے پیکرِ دلکش
ہیں آفتابِ ہدایت حُسین ابنِ علی

زہے نصیب قمر پر اگرچہ فرمائیں
نگاہِ لطف و عنایت حُسین ابنِ علی

رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وَرَضُوا عَنْہُ

مدحتِ آلِ رسول ﷺ

زہے عظمت و شانِ آلِ رسول — خدا ہے ثنا خوانِ آلِ رسول
ملی ہے انہیں نسبتِ باوقار — نہیں کوئی ہمشانِ آلِ رسول
ہے تنزیلِ تصدیقِ تطہیر سے — بڑھی دہر میں شانِ آلِ رسول،
سکھاتی ہے کیفیتِ بے خودی — شرابِ خمستانِ آلِ رسول
کر دیں پر اپنا سب کچھ نثار — ہے یہ درسِ ایمانِ آلِ رسول
زمانے میں ہے رشکِ شانِ شہی — وقارِ گدایانِ آلِ رسول
ضیائے سراجِ نبوت سے ہے — منور شبستانِ آلِ رسول
خطا کارِ اُمت کی ہو مغفرت — یہی اک ہے ارمانِ آلِ رسول
ہے صد غیرتِ رنگ و بوئے جناں — بہارِ گلستانِ آلِ رسول

قمرؔ کو نہیں خوفِ محشر کہ ہے
غلامِ غلامانِ آلِ رسول

(صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم)

○

خادم ہوں خاندانِ رسالت کا اے قمر!
دل سے فدائے عظمتِ نامِ حسین ہوں
ہمدم! یہی ہے میری محبّت کی داستاں
روزِ الست سے میں "غلامِ حسین" ہوں

○

زہے یہ عزّ و سعادت قمر! کہ دوست مجھے
گدائے خواجۂ بدر و حُنین کہتے ہیں
یہی ہے میرے تعارف کے واسطے کافی
کہ لوگ مجھ کو "غلامِ حسین" کہتے ہیں

○

نغماتِ درود و سلام

○

خامۂ فطرت کا نقشِ اوّلیں تیرا وجود
ہے عیاں تیری نگاہِ پاک پر غیب و شہود
پتّہ پتّہ گلشنِ امکاں کا ہے محوِ ثنا
ذرّہ ذرّہ دہر کا مصروفِ نغماتِ درود

○

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
صَلُّوۡا عَلَیۡہِ
وَ
سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۝

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی (غیب بتانے والے) پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(پ ۲۲ الاحزاب رکوع ۴)

○

السّلام اے لمعۂ انوارِ یزداں السّلام
السّلام اے کاشفِ اسرارِ قرآں السّلام

السّلام اے سرِّ حق نورِ مجسّم السّلام
السّلام اے نوبہارِ باغِ عالم السّلام

السّلام اے مخزنِ مہر و محبت السّلام
السّلام اے پیکرِ حلم و مروّت السّلام

السّلام اے مطلعِ انوارِ عرفاں السّلام
السّلام اے منبعِ الطاف و احساں السّلام

السّلام اے زائرِ عرشِ مکرّم السّلام
وسعتِ کونین کے شاہِ معظّم السّلام

السّلام اے قامعِ معبودِ باطل السّلام
آسمانِ انبیاء کے ماہِ کامل السّلام

السلام اے نازشِ دَوراں و فخرِ مُرسلاں
السلام اے نورِ وحدت اے ضیا بخشِ جہاں

السلام اے صاحبِ جُود و کرم؛ بندہ نواز
السلام اے بینواؤں، بیکسوں کے چارہ ساز

السلام اے ہاشمی اُمّی حبیبِ کردگار
السلام اے بادشاہِ ہر دو عالم ذی وقار

السلام اے مظہرِ نورِ خدائے عزّ و جل
السلام اے آئینہ دارِ جمالِ لَم یَزَل

السلام اے تاجدارِ انبیاء و مرسلیں
السلام اے ظلِّ رحماں؛ رحمۃ للعالمیں

آپ کے در پر کھڑے خدّام اے خیر الانام:
بھیجتے ہیں آپ کی ذاتِ مُقدّس پر سلام

آج ہر اِک دل ضیائے دید سے پُر نُور ہو
تیرگی دل کی مٹے اور داغِ عصیاں دُور ہو

التجا منظور ہو جائے قمر کی اب حضور!
بھیجیے بہرِ خدا تسکینِ قلبِ ناصبور

(صلی اللہ علیک وسلم)

مصطفیٰ ، مجتبیٰ پر صلوٰۃ وسلام
شاہِ ارض و سما پر صلوٰۃ وسلام

جس پہ دن رات بھیجے خدا بھی درود
اُس حبیبِ خدا پر صلوٰۃ وسلام

نام لیتے ہی حل ہوگئیں مشکلیں
ایسے مشکل کشا پر صلوٰۃ وسلام

جو سہارا ہے سب کے لیے حشر میں
اُس شفیع الورٰی پر صلوٰۃ وسلام

اُس کے آنے سے ہر سُو بہار آگئی
رحمتِ دوسرا پر صلوٰۃ وسلام

جس کو عرشِ علےٰ پہ بُلایا گیا
اُس نبیؐ الہدیٰ پر صلوٰۃ وسلام

آل و اصحابِ عالی پہ بے حد درُود
اہلِ صبر و رضا پہ صلوٰۃ وسلام
اہلِ سُنّت پہ رحمت خُدا کی رہے
انبیاء، اولیاء پہ صلوٰۃ وسلام

اے قمر! مل کے سب جان و دل سے پڑھو
احمدِ مُجتبیٰ پہ صلوٰۃ وسلام

○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْاَمِیْنْ
وَسَلَامٌ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ
اَجْمَعِیْنَ
مِنْ یَوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ

السّلام اے ماہِ طیبہ السّلام
السّلام اے شاہِ بطحا السّلام
السّلام اے سرِّ قرآں السّلام
السّلام اے نورِ یزداں السّلام

السّلام اے شافعِ روزِ جزا
السّلام اے مصطفیٰ و مجتبیٰ
السّلام اے شرحِ لفظِ وَالضُّحیٰ
السّلام اے چشمۂ نور و ضیا

السّلام اے حامیِ درماندگاں
السّلام اے دستگیرِ بیکساں
السّلام اے سایۂ لطفِ خدا
السّلام اے زائرِ عرشِ عُلا

السّلام اے لمعۂ انوارِ حق!
السّلام اے کاشفِ اسرارِ حق!

السلام اے سرورِ کون و مکاں
السلام اے وجہِ تخلیقِ جہاں
السلام اے صدرِ بزمِ انبیاءِ
السلام اے پرتوِ نورِ خدا!
السلام اے وارثِ خیر الامم
السلام اے منبعِ فیض و کرم
السلام اے مخزنِ لطف و عطا
السلام اے معدنِ جود و سخا
السلام اے نورِ چشمِ کائنات
السلام اے سیدِ والا صفات
السلام اے رحمۃ للعالمیں
السلام اے مالکِ خلدِ بریں
اے سراجِ بزمِ ایماں السلام
اے بہارِ باغِ امکاں السلام
اے حبیبِ کبریا: خیر الانام
لیجیے اپنے قمر کا بھی سلام
(صلی اللہ علیک وسلم)

رسولِ خُدا السّلام علیکم — شہِ انبیاء السّلام علیکم
شفیعِ الوریٰ السّلام علیکم — نبیّ الہُدیٰ السّلام علیکم
حبیبِ خُدا السّلام علیکم — اے خیر الوریٰ السّلام علیکم
درخشاں ترے نُور سے ذرّہ ذرّہ — اے بدرالدجیٰ السّلام علیکم
ترے دم سے روشن ہے سارا زمانہ — اے شمس الضحیٰ السّلام علیکم
ترے در پہ جُھکتی ہے مخلوق ساری — اے حاجت رَوا السّلام علیکم
ترا نام ہے چارۂ دردِ پنہاں — اے مُشکل کشا السّلام علیکم
تری ذات ہے وجہِ تخلیقِ عالم — شہِ دوسرا السّلام علیکم

زہے بخت، مقبول ہو گر قمر کا
سلامِ وفا السّلام علیکم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

جمالِ آرزو

میرے اللہ! مدینے کا سفر مانگتا ہوں
اور وہاں رہنے کو اک چھوٹا سا گھر مانگتا ہوں

جس میں سودائے محمدؐ ہو وُہ سَر مانگتا ہوں
ذوقِ نظّارہ ہو جس کو وُہ نظر مانگتا ہوں

جو شب و روز رہے ہجرِ نبی میں پُرنم
تیری سرکار سے وُہ دیدۂ تر مانگتا ہوں

ہے تری ذات سمیع اور مجیب الدّعوات
آہ میں سوز، دُعاؤں میں اثر مانگتا ہوں

میرے معبُود! تری شانِ کریمی کے طفیل
دردِ دل، حُسنِ نظر، سوزِ جگر مانگتا ہوں

ہو مُقدّر میں مرے شہرِ مدینہ کا قیام
سبز گُنبد پہ عقیدت کی نظر مانگتا ہوں

دل وہ کر مجھ کو عطا جس کو لگن ہو تیری
جو ترے در سے نہ اُٹھے میں وہ سر مانگتا ہوں

خالقِ نور! سیہ خانۂ دل کی خاطر
تجھ سے میں روشنیٔ شمس و قمر مانگتا ہوں

بابِ رحمت سے ترے مجھ کو ہے اُمیدِ کرم
اس لیئے تجھ سے میں بے خوف و خطر مانگتا ہوں

جیتے جی مجھ کو مدینے کی زیارت ہو نصیب
اے ثمرؔ! میں یہ دُعا شام و سحر مانگتا ہوں

آمین ثم آمین۔

بجاہِ النبی الامین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم

○

مُناجات

تضمین بر کلام اُستاذی الاعز حضرت ضیاء الٰہاشمی مدظلہ العالی

خُدایا! تو ہے خالقِ دوسرا   تری ذاتِ اَطہر سمیع الدُّعا
تو ہے اپنے بندوں کا حاجت روا   "الٰہی! ز لُطف و کرم کُن مرا
مُشرّف ز دیدارِ روئے حبیب"

ہو مجھ پر تری رحمتوں کا نزُول   کہ آساں مُرادِ دلی کا حصُول
الٰہی! مری التجا ہو قبُول   "ببوسم سرِ آستانِ رسُول
بگیرم زمیں و سعادت نصیب"

تری ذات ہے سرورِ سروراں   کہ ارض و سما میں ہے تو حکمراں
ترا قُلزمِ جود ہے بیکراں   "ز درگاہِ خود نا امیدم مراں
اَجِب دَعوَتی بِالکَرَم یا مُجیب"

آمین ثم آمین

بجاہِ النبیِّ المصطفٰے علیہ التحیۃ و الثناء

اے خالقِ دو عالم! مقبول یہ دُعا ہو
دل میں تری محبت، لب پر تری ثنا ہو

ہر حال میں چلوں میں تیری رضا پہ مولا!
تیرے لیے فنا ہو، تیرے لیے بقا ہو

عشقِ رسولِ اکرم کر دے عطا الٰہی!
ہر مرحلے میں میرا قرآن راہ نما ہو

پھولے پھلے جہاں میں یہ ارضِ پاک دائم
اس وادیٔ حسیں کا نظّارہ دلکشا ہو

آئے جو وقتِ مشکل، ابرو پہ بَل نہ آئے
مجھ کو وہ دل عطا ہو جس میں تری رضا ہو

علم و عمل کی مجھ کو توفیق دے الٰہی!
عاجز قمر کی اب تو پوری یہ التجا ہو

(آمین ثم آمین)

نعت اُس بندۂ خوش بخت کی ہوتی ہے قبول
جس کا سرمایۂ ہستی ہو فقط عشقِ رسُول

(الطاف قریشی)

تقریظات

جناب قمر نے نعت گوئی کے چراغوں کی لَو کو اُس وقت بھی اُونچا رکھا جب کہ بعض "ترقی پسندوں" کے نزدیک نعت گوئی رجعت پسندی تھی۔

مولا کریم انہیں اپنی حفاظت میں رکھیں اور ثنائے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق عطا فرماتے رہیں۔ آمین ثم آمین

پروفیسر
محمد اقبال جاوید
گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

اظہارِ عقیدتِ رسولؐ

۱۹۸۷ء

کتابِ فرخِ نعتِ مبینِ احمدی

۱۹۸۸ء

(نتیجۂ فکرِ اُستادِ گرامی مرتبت حضرت صاحبزادہ سید رضی شیرازی مدظلہ العالی)

شاعرِ نغز گو و اہلِ ہُنر — آں غُلامِ حسین نیک نظر
آں کہ اُو را تخلص است قمر — کرد تصنیف ایں کتابِ دگر
می کند نعت و مدحِ خیرِ البشر — حرفہا بہ ز شیر و شہد و شکر

کس بپرسد چو سالِ ترتیبش
اے رضی! گو کہ "ساغرِ کوثر"

۱۹۸۷ء

○

سوم مجموعۂ نعت از قمر شُد طبع می دیدم
بہ من یاراں ہمی گفتند گو تاریخِ تصنیفش
ز سالِ طبعِ ایں نسخہ رضی گفت از سرِ بخشش
"زہی نعتِ نبی مختارِ عالم گو بتاریخش"

۱۹۸۶ + ۲ = ۱۹۸۸ء

مورخہ
۱۳ ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ
۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساغرِ کوثر

اثرِ خامہ اُستاذی المعظم حضرت طاہرؔ شادانی مدظلہ العالی لاہور

ثنائے سرورِ دوراں ہے ساغرِ کوثر — مدیحِ خواجۂ گیہاں ہے ساغرِ کوثر

مہک رہے ہیں مضامینِ نو کے جس میں گلاب — وہ فکر و فن کا گلستاں ہے ساغرِ کوثر

ہر ایک شعر میں عشقِ رسولؐ کی خوشبو — نشاطِ رُوح و دل و جاں ہے ساغرِ کوثر

ہر ایک بول ہے سوز و سرور سے لبریز — سرور و کیف بداماں ہے ساغرِ کوثر

دلوں کو ملتی ہے ذکرِ حبیبؐ سے تسکیں — سکونِ قلب کا ساماں ہے ساغرِ کوثر

غمِ جہاں کے ستائے ہوئے اِدھر آئیں — دلوں کے درد کا درماں ہے ساغرِ کوثر

دکھا رہی ہے جو ظلمت میں راہ منزل کی — وہ ایک شمعِ فروزاں ہے ساغرِ کوثر

چراغِ راہِ حقیقت ہے اہلِ دل کے لئے — نشانِ منزلِ عرفاں ہے ساغرِ کوثر

قمرؔ کی روشنیٔ طبع کیا کہوں طاہرؔ

مثالِ مہرِ درخشاں ہے ساغرِ کوثر

جمعۃ المبارک

۳ر اپریل ۱۹۸۷ء

طاہر شادانی

از قلمِ حقیقت رقم اُستاذی الاعز حضرت ضیاء الہاشمی مدظلہ العالی نیپر فُرد

نعتِ سرور ہے ساغرِ کوثر — ذکرِ دلبر ہے ساغرِ کوثر
کیف ساماں ہے حرف حرف اس کا — رُوح پرور ہے ساغرِ کوثر
لفظ لفظ اس کا ہے دُرِ شہوار — گنجِ گوہر ہے ساغرِ کوثر
کیا حلاوت ہے نام میں اس کے — شہد و شکر ہے ساغرِ کوثر
ساغرِ جم کی کیوں کریں خواہش — اس سے بہتر ہے ساغرِ کوثر
اے طلبگارِ کوثر و تسنیم! — جامِ کوثر ہے ساغرِ کوثر
جتنے دیکھے ہیں نعت کے دیواں — اُن سے بڑھ کر ہے ساغرِ کوثر
بہرہ ور جس کمال سے ہیں قمرؔ — اُس کا مظہر ہے ساغرِ کوثر

اللہ اللہ بیان کی لذت
ہر زباں پر ہے "ساغرِ کوثر"

بروز اتوار
۲۵ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ

ضیاء الہاشمی

ساغرِ کوثر

"تصنیفِ قمر یزدانی طال عمرہٗ"

۱۴۰۷ھ

"تاریخِ طباعت افروز"

۱۹۸۷ء

صاحبِ دیں، صاحبِ دانش قمر — ہیں مئے عشقِ نبی میں چور چور
اِن کی ہر تخلیق ہے ایماں فروز — اِن کی ہر تحریر میں دینی شعور
اولیاء اللہ کے فیضان سے — نعت پر حاصل ہوا اِن کو عبور
ساغرِ کوثر ہے اِن کے ہاتھ میں — کس قدر ہیں مہرباں اِن پر حضور
اِس کی اِک اِک بوند ہے آبِ بقا — اِس کے اِک اِک گھونٹ میں کیف و سرور
دَورِ مَے ہے اور اذنِ عام ہے — آئیں آئیں تشنگانِ جامِ نور
اِس کی تاریخِ طباعت دوستو! — ہے سنِ ہجری "فیضِ برقِ طور"
۱۴۰۷ھ

عیسوی سن اِس کا ہے صابر یہی
آئینہ دارِ قمر خورشیدِ نور
۱۹۸۷ء

۸ر جمادی الاوّل ۱۴۰۷ھ
۹ر جنوری ۱۹۸۷ء

از قلم
علامہ صابر براری کراچی

"شانِ خیر الوریٰ"

۱۴۰۸ھ

"ثنائے رحمۃ للعالمیں ہے ساغرِ کوثر
کہ توصیفِ شفیع المذنبیں ہے ساغرِ کوثر"

یہ مجموعہ ہے گنجینہ معانی و معارف کا
"بلا شک مظہرِ حسنِ یقیں ہے ساغرِ کوثر"

قمر یزدانی آگاہِ رموزِ عشق و عرفاں ہے
"تو اس کا شاہکارِ بہتریں ہے ساغرِ کوثر"

پروئے ہیں گہر لئے وفا اس میں سلیقے سے
"یقیناً ایک سلکِ مرمریں ہے ساغرِ کوثر"

نمایاں عشقِ محبوبِ خدا کی چاشنی اس میں
"بحمد اللہ کلامِ دلنشیں ہے ساغرِ کوثر"

عیاں سالِ طباعت اس کا ہے اک لفظِ حضرت سے
۱۴۰۸ھ
"سراسر نعتِ ختم المرسلیں ہے ساغرِ کوثر"

قمر کے نام ہے نذرِ وفا تابش قصوری کی
"سکونِ بخشِ قلوبِ عاشقیں ہے ساغرِ کوثر"

"نتیجہِ فکرِ عالی تابش قصوری"

۱۹۸۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ

از قلم معجز رقم مخدومی المکرّم جناب ڈاکٹر محمد منظور الحق صاحب مخدوم حافظ آباد

رُوح کی راحت، قلب کی فرحت، کیف سراسر ساغرِ کوثر
نغمہ سرا ہُوں جھوم رہا ہُوں ہاتھ میں لے کر ساغرِ کوثر

درد کا درماں، عفو کا ساماں، عقل کا زیور، عشق کا محور
دلکش دلکش مجموعۂ نعتِ پیمبر ساغرِ کوثر

علم کا در، عرفان کا زینہ، توصیفِ سلطانِ مدینہ
دل کے درد کا ہے آئینہ، ایماں پرور ساغرِ کوثر

رنگیں اور شاداب گُلِ تر، وادیٔ دل شاداب ہے جس سے
کیفیت سے جس کی مشامِ جاں ہے معطّر ساغرِ کوثر

کہنے کا اسلوب نرالا، کہتا ہے یہ کہنے والا
گر چاہو تم دل میں اُجالا، کر لو ازبر ساغرِ کوثر

جلوہ نما ہے اِس میں بے شک شانِ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کا اِک مظہر ساغرِ کوثر

ساغرِ کوثر کیسۂ زر ہے، نعت صدف، ہر شعر گہر ہے
ہے بے انت مطالب کا بے سمت سمندر ساغرِ کوثر

لفظِ بلاغت کا پیمانہ ، حرفِ عقیدت کا نذرانہ
دانش کا انمول خزانہ ، کنزِ جواہر ساغرِ کوثر

جس کی ہر اِک تان ہے دیپک ، جس کی ہر لَے لاہُوتی ہے
گیتی گیتی دُھوم ہے جس کی وُہ سُر ساگر ساغرِ کوثر

مجمُوعہ ہے ساز و نوا کا ، ذکرِ حسین محبُوبِ خُدا کا
کیف وطرب کا علم وادب کا مہرِ منوّر ساغرِ کوثر

چرچا ہے دُنیائے فن میں ، نعت سی نازک صنفِ سخن کا
یہ ہے سند اور حرفِ آخر نزدِ سخنور ساغرِ کوثر

نخلِ عقیدت کا یہ ثمر ہے ، نُورِ نگاہِ اہلِ نظر ہے
کانِ سعادت، جانِ عبادت ، مدحتِ سرور ساغرِ کوثر

شاعر ہیں حسّانِ ثانی ، المعرُوف قمر یزدانی
شخصیت جانی پہچانی ، صاحبِ ساغر ساغرِ کوثر

ساغر کی ہے دھوم نہ پوچھو ، وجد میں ہے مخدوم نہ پوچھو
مست ہے پی کر مردِ قلندر ، بادۂ اطہر ساغرِ کوثر

مؤرخہ

۱۰ ر جنوری ۱۹۸۷ء محمد منظور الٰہی مخدوم

○

"حاصلِ ایماں"

نعت اپنی زیست کا ساماں ہے
نعت کہنا حاصلِ ایماں ہے
ساغرِ کوثر نگاہِ عشق میں
سرورِ کونین کا فیضاں ہے

عطا فرمودہ جناب پروفیسر منیر قصوری
لاہور

محبّی الاعز جناب غلام مصطفٰی قمر صدر بزمِ نعت حافظ آباد

عطائے ساقیِ کوثر ہے ساغرِ کوثر

ثنائے شافعِ محشر ہے ساغرِ کوثر

سلیس و سادہ زباں میں حسین طرزِ بیاں

جبینِ شعر کا جھومر ہے ساغرِ کوثر

ہر ایک لفظ ہے اِس کا دلیلِ حُبِّ رسُول

عظیم و بہتر و برتر ہے ساغرِ کوثر

وجُودِ "مہرِ درخشاں" سے آب و تابِ ادب

کمالِ ذوق کا مظہر ہے ساغرِ کوثر

فغانِ نیم شبی کا سرُور و سوز و گداز

جزائے نعتِ پیمبر ہے ساغرِ کوثر

مرے رسُول کی نعتیں رقم ہیں اس میں قمر!

طہُور و طاہر و اطہر ہے ساغرِ کوثر

(صلّی اللہ علیہ وسلّم)

(یکم جنوری ۱۹۸۷ء) غلام مصطفٰی قمر

نعت گو شاعر
قمر یزدانی کے نام!

نگاہِ عشق و محبت کا پاسدار ہے تو
رہِ خلوص و مروت کا راز دار ہے تو

جمود توڑ دیا تیری فکرِ تازہ نے
اداشناسِ محبت ہے کامگار ہے تو

دیارِ فکر و نظر کو ضیا ملی تجھ سے
اخوتوں کے تبسم کا شاہکار ہے تو

نوائے حسن کی ہوتے فاش رازہائے جنوں
جہانِ شعر و سخن کا وہ شہریار ہے تو

یہ اعتراف ہی کافی ہے تیری ہستی کا
کہ وقفِ مدحتِ محبوبِ کردگار ہے تو

ادا میں تیری ہے اقبال کا جلال و جمال
سیالکوٹ کی عزت ہے تو وقار ہے تو

رضا بھی حسنِ عقیدت کے پھول لایا ہے
سنا ہے عشقِ محمد میں بیقرار ہے تو

رضا بھی معترفِ فن ہے اے قمر تیرا
ثنائے رحمتِ عالم میں جاں فگار ہے تو

نتیجۂ فکر
جناب وارث رضا ...
مؤرخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۸۱

عشقِ خیر البشرؐ کا اعزاز

یہ عشق کی جلوہ ریزیاں ہیں

یہ بے خودی کی مسافتوں کے لیے ہیں ارفع نشانِ منزل

اِسے یقیں ہے

کہیں اگر روشنی ملے گی

کہیں اگر رنگ و بُو کی پاکیز گی کا منظر دکھائی دے گا

کہیں اگر کاروانِ ہستی کو چھاؤں ٹھنڈی گھنی ملے گی

تو وہ فقط خاتم النبیینؐ ہی کا در ہے

وُہ سبز گنبد، کہ جس کی عظمت کا بحر و بر میں نہیں ہے ثانی

فضائے طیبہ

کہ جس پہ قرباں جنتوں کی ہر ایک نعمت

اسے یہ عرفان ہو گیا ہے

نجات کا راستہ یہی ہے

کہ عشقِ خیرالبشر کا اعزاز

آدمیت کی اِنتہا سے بھی ماورا ہے

ہماری رُوحوں کو پیار کی

رفعتوں کا مسکن بنا رہا ہے

اسے یقیں ہے کہ یہ کرشمہ

یہ فیض ہے عشقِ مُصطفٰے کا

قمر نے نعتِ حبیبؐ لکھ کر

سمیٹ لی ہے متاعِ کونین اپنے دامن کی وسعتوں میں

کہ روزِ محشر نجات کی ہے یہی ضمانت

مؤرخہ
۱۱ مئی سنہ ۱۹۸۱ء

جناب آثم میرزا
سیالکوٹ۔

○

بزرگوارِ مکرم جناب نظیر لدھیانوی لاہور

قمر یزدانی اوجِ نعت کا مہرِ درخشاں ہے
وہ شعر و شاعری کے آسماں کا ماہِ تاباں ہے

رسول اللہ کی مدح سرائی مشغلہ اُس کا
برائے عاشقاں سامانِ راحت اس کا دیواں ہے

سخن دانی کو کہیئے شہر وہ ہے شہر یار اُس کا
جو ہے تاریخ گوئی سلطنت، وہ اُس کا سلطاں ہے

سنایا اِنّآ اَرسَلْنَا کا مژدہ اُس نے محفل کو
نظیرِ زار بھی رحمت کی ارزانی کا خواہاں ہے

قمر یزدانی اگرچہ حسن اور زبان کے بھی ماہر ہیں اور فصاحت و بلاغت سے بھی آشنا ہیں مگر جس چیز نے اُن کے کلام کو معجز نما بنا دیا ہے وہ جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو اُن کے ہر شعر میں موجزن ہے۔ اُنھوں نے بعض اساتذہ کی زمینوں میں بھی نعتیں کہی ہیں جن میں اُن کی اپنی ندرتِ خیال نمایاں ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقوی لاہور

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کی شمع اہلِ اسلام کے دلوں میں ہمیشہ سے جگمگاتی رہی ہے اور آج کے اِس مادی دور میں بھی عشقِ رسالتماب کا یہ چراغ نہ صرف اپنی پوری توانائی کے ساتھ روشن ہے بلکہ مستقبل میں اس کے روشن تر ہونے کے واضح امکانات موجود ہیں۔

دورِ حاضر کے ثنا گرانِ رسول جنھیں شہرتِ دوام میسر آتی ہے اُن میں ہمارے آج کے نعت گو شاعر قمر یزدانی بھی شامل ہیں جو ایک طویل عرصے سے اپنے اشعار کے ذریعے اہلِ ایمان کے دلوں کو نورِ رسالت سے منور کر رہے ہیں اگر اُن کی نعتیہ شاعری کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقتِ روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ یہ محبت وعقیدت کی شاعری ہے اور اس بات میں بھی شک و شبہے کی ہرگز گنجائش نہیں کہ عقیدت و محبت کے سوتے ہمیشہ سیرتِ مطہرہ سے پھوٹتے ہیں۔ شاعر نے سیرتِ رسول کو ہی موضوعِ سخن بنانے 'جلال و جمالِ مصطفےٰ' اور دیگر مختلف النوع نعتیہ مضامین پر ہی اظہارِ خیال نہیں کیا ہیئت کے اعتبار سے نظم و غزل کے ساتھ ساتھ دیگر اصنافِ شعر میں بھی طبع آزمائی کی ہے اور حضرات خلفاءِ راشدین اور اولیاءِ کاملین کے مناقب بھی لکھے ہیں جنھوں نے چراغِ مصطفوی سے روشنی حاصل کر کے روحِ انسان کو نورِ الٰہی سے منور کیا تھا۔ بہر کیف زیرِ نظر نعتیہ مجموعہ قمر یزدانی کے نوکِ قلم کا ایک عمدہ شاہکار ہے۔ (ماہنامہ "کتاب" لاہور)

جناب راجا رشید احمد محمود ایم اے لاہور

"قمر یزدانی کی انفرادیت یہ ہے، اس کا تشخص اس میں ہے کہ وہ قبلہ راست کیلئے صراطِ مستقیم پہ گامزن ہے۔ قمر کی صورت میں جو شاعر سامنے آتا ہے وہ عالمِ دین دکھائی دیتا ہے۔ اگر قرآن و سنت کی تعلیمات دل میں گھر نہ کر چکی ہوں تو نعت کہنے کا حق ادا نہیں ہوتا۔

قمر یزدانی کے نتائجِ فکر، تزکیۂ نفس کی دعوت دیتے ہیں۔ مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ جبہہ سائی کو انگیخت کرتے ہیں، اُن کی زبان میں تخلیئے کی حلاوت ہے، بازاریت کی کثافت نہیں ــــ اس کے خدوخال پہ یبوست کے پہرے نہیں، رگ و پے میں شگفتگی کی لہریں ہیں۔ اُس نے منزلِ شوق کی تعیین کر دی ہے اور منزل مارنے کے خواہشمند دل کی ہمت بندھائی ہے۔

زیرِ نظر نعتیہ مجموعہ میں ایک کھرا مسلمان، ایک سچا عالمِ دین، دیدۂ بینا رکھنے والا ایک انسان اور فن پر قدرت رکھنے والا ایک شاعر ذکرِ آقا و یادِ طیبہ میں نغمہ طراز ہے اور زندگی کا درس دے رہا ہے۔"

ماہنامہ "الہام" نعت نمبر
(بہاول پور)

جناب پروفیسر جعفر بلوچ لاہور

ادبی مراکز سے قربت اور ادبی پروپیگنڈا کے وسائل یقیناً ادب کی ترویج اور اس کے فروغ کا سبب بنتے ہیں لیکن تخلیقی جوہر بعض اوقات معروف ادبی مراکز سے دُور اُفتادہ مقامات پر بھی خاموش اکتساب کی بدولت پروان چڑھتا ہے بلکہ بعض اوقات تو علم و فضل کے وہبی ذرائع اکتسابی ذرائع کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہونے دیتے

ع یہ اُس کی دین ہے جسے پروردگار دے

جنابِ قمر یزدانی کے حسنِ کلام میں بھی معروف ادبی مراکز سے مکانی بُعد اور ادبی پروپیگنڈا کے وسائل کے فقدان کے باوجود کوئی اضمحلال محسوس نہیں ہوتا وہ علومِ قرآن و حدیث سے بہرہ مند نظر آتے ہیں، قرآن و حدیث کے حوالے بڑے حسنِ التزام کے ساتھ اُن کے یہاں ملتے ہیں اور اپنے ثقاہت آگیں اسلوب کی بنا پر جناب قمر یزدانی اپنے دَور کے ممتاز اہلِ علم نعت نگاروں میں شامل ہے، قرآن و حدیث کے تلمیحاتی اقتباسات اُن کی نعتوں میں بڑی لطافت اور بے ساختگی سے نظم ہو جاتے ہیں اور کہیں آورد یا تکلّف کا احساس نہیں ہوتا۔ جناب قمر نے نعت گوئی میں مختلف بحروں سے کام لیا ہے اور اُن کے یہاں نو بہ نو خوش آیند ردیفیں ملتی ہیں، یہ کاوشِ انتخاب و اختراع "جدت برائے جدت" کے لیے نہیں ہے بلکہ اس طریقے سے جناب قمر یزدانی توصیفِ شہنشاہِ کونین کے لیے مختلف بحروں، ردیفوں

اور قافیوں کی قوّتِ اظہار کے لئے امکانات کو آزماتے ہیں اور حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں محاسن کا زیادہ سے زیادہ ادراک احصا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب قمر کے نعتیہ کلام کی روانی پڑھنے والے کو خصوصاً متوجّہ کرتی ہے، اشعار میں علمی مطالب بکثرت بیان ہوئے ہیں اور علمی اصطلاحات متواتر استعمال ہوئی ہیں لیکن کہیں اشکالِ غرابت اور ناہمواری کا احساس نہیں ہوتا، الفاظ کا خوبصورت در و بست اشعار کی فصاحت کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرتا چلا جاتا ہے۔ دراصل اُن کے کلام کی روانی اُن کے عشقِ رسالت کا عکسِ جمیل ہے، اُن کے عشق کی وارفتگی ان کے کلام کو جذبِ شوق کی فضاؤں میں اڑاتی نظر آتی ہے۔

المختصر یہ نعتیہ مجموعہ شاعر کی جودتِ طبع، لطفِ اظہارِ ارادت اور حسنِ بیاں کا دلکش اور ایمان افروز مرقّع ہے۔

قمر یزدانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ سے سرشار ہو کر عشق و مستی اور ذوق و شوق کے ایک خاص لحن میں نغمہ سرا ہوتا ہے، نور و تنویر میں ڈوبی ہوئی تشبیہات، مہکتے ہوئے گُل بداماں استعارے اور حسین و جمیل تراکیب اُن کی نعت کو حسن و رعنائی اور تاثیر کا جوہر عطا کرتی ہے ـــــ المختصر یہ کہ قمر یزدانی صاحب کی ہر بات زبانِ شعر میں خدا تعالیٰ کی آیاتِ مبارکہ کی ترجمان ہے۔

(جناب ایاز عیسیٰ خیلوی)

جناب پروفیسر انور جمال ملتان

نعت گوئی کے دو مقبولِ عام اور مروجہ اسالیب ہیں۔ ایک تو حضورِ رسالت پناہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات و صفات کی قرآنی آیات اور تصوف کی اصطلاحات میں بیانیہ انداز کی مدح جس میں آپ کے مدارج اور رُوحانی مراتب کا اظہار اس انداز سے ہو جیسے قصائد کی عام روش ہے اس میں شعراء کے لیئے اپنے فنی اور شعری کمالات دکھانے کی گنجائش بھی نکل آتی ہے۔ مثلاً محسن کاکوروی کی نعت ــــــ دوسرا اسلوب زیادہ مقبول مگر قدرے محنت طلب ہے کہ شاعر شہِ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والہانہ عقیدت کی بنیاد پر ایسے پُرخلوص انداز میں محبت کا اظہار کرے جس میں اس کے جذبات اور الفاظ بھی اسی سرمستی اور بے خودی کا سراپا اظہار بن جائیں جیسا شاعر کا خلوص ہے مثلاً جامیؒ خسرو اور حضرت پیر مہر علی گولڑوی علیہ الرحمۃ کی نعتیں۔

قمر یزدانی۔ دُوسرے اسلوب کا شاعر ہے جہاں وہ سراپا نیاز ہے کہیں قلبی واردات نے اوصافِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زبانِ قلم کو شرف بخشا ــــــ کہیں ذاتی کیفیات و تاثرات نے ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حلاوت سے عشق و مستی کی دُنیا آباد کی ــــــ کہیں حضور آفتابِ رسالت کی رحمۃ للعالمینی، غم خواری اور شفاعت کی طلب کی جھلک ہے اور کہیں احمدِ مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ نعت سے اپنی فنی برتری کا احساس کرے

فیضانِ نعتِ احمدِ مُرسل ہے یہ قمرؔ!
حاصل ہے بزمِ شعر میں جو برتری مجھے

عشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم قمرؔ یزدانی کا تصورِ حیات ہے اور وُہ اسے حاصلِ دُنیا و دیں سمجھتے ہیں ـــــ ان کے تخیّل کا سارا زور اور فکر کی ساری رسائی ذاتِ اقدس کی ثناء اور ذکرِ جمیل کے لیے ہے۔ اسمِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام لبِ قمرؔ پہ آتے ہی نعت کے زمزمے جنم لینے لگتے ہیں ـــــ آنکھوں کے اشک درُود و سلام پڑھنے لگتے ہیں اور جذبہ و ادراک اپنی وجدانی اور سرُور کیفیت سے مفتخر ہوتے ہیں۔

جناب پروفیسر عاصی کرنالی ملتان

قمرؔ یزدانی بکثرت نعت کہتے ہیں، ہر نعت کثیر الاشعار ہوتی ہے اور اُن کا ہر نعتیہ مجموعہ ایک ایسا چمنستان ہے۔ جس کا ہر شجر کثرتِ شاخ و برگ، کثرتِ شگوفہ و گُل سے پُر رونق ہے۔

میرا ایک ادبی عقیدہ ہے کہ تمام اصنافِ شعر مشق سے وجُود میں آتی ہیں اور نعت عشق سے ظہور کرتی ہے۔ مشق نے قمر صاحب کی شاعری کو فنی اور معنوی محاسن سے آراستہ کیا ہے اور عشق نے اُن کی شاعری یعنی نعتیہ شاعری کو وُہ درد دیا ہے جس کی دُعا عطّار نے کی تھی ؎

کفر کافر را و دیں دیں دار را
ذرّۂ دردِ دلِ عطّار را

اور وہ اثر دیا ہے جو بات کو اقبالؔ کے بقول رفیع المرتبت کرتا ہے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

قمر یزدانی صاحب زبان کے نکتوں، بیان کی لطافتوں اور تاثیر ولفنوذ کی اداؤں سے آشنا ہیں۔ وہ نعت میں جو لفظ لاتے ہیں شعری تنظیم میں اُس لفظ کی مقامی قدر وقیمت سے آگاہ ہوتے ہیں، لفظی تراکیب جو عربی، فارسی اور اُردو میں آتی ہیں اپنی معنوی جہتوں سے وابستہ رہتی ہیں، فن کی جمالیات کا انہیں بھرپور احساس ہے۔ وہ اپنے جذبوں یا موڈ کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق بحروں کا انتخاب کرتے ہیں، اُن کے یہاں مترنم اور متموج بحور، جذبات کی ہلچل اور اضطراب واشتیاق کی کیفیتوں کے اظہار کے لیے استعمال ہوتی ہیں وہ چھوٹی بحریں ممدوحِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفاتِ جمال بیان کرتے وقت لاتے ہیں اور لمبی بحریں اظہارِ عقیدت اور التجا واستمداد کے موقعوں پر لاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ درد والم کی مسلسل لَے ایسی ہی بحروں سے ہم آہنگ ہوسکتی ہے ــــــ اُن کے یہاں لمبی ردیفیں بھی ہیں غیر مردف نعتیں بھی۔ بعض زمینیں مطروحہ ہیں اور بعض اُن کی طبعِ ایجاد پسند کا کرشمہ، ایجاد کردہ بلکہ دریافت کردہ زمینوں میں کیونکہ روشِ عام سے ہٹ کر سوچنا پڑتا ہے اسلئے ایسے مقامات پر قمر یزدانی کے یہاں خیال اور بیان میں زیادہ ندرت، شگفتگی اور تازہ کاری کا احساس ہوتا ہے۔

جناب اقبال ساغر صدیقی

(نگران ایڈیٹر روزنامہ امروز ملتان)

قمر یزدانی کے ہر نعتیہ مجموعہ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کو سرورِ کائنات علیہ التحیات والتسلیمات کی ذاتِ گرامی سے گہری وابستگی ہے وُہ نعت گوئی کو اپنا مشغلۂ زیست اور وجہ برتری بنائے ہُوئے ہیں، اُن کی تمام تر شعری صلاحیتیں صرف نعت گوئی کے لیئے وقف ہیں وُہ سچّے مومن اور رسُولِ کریم علیہ التسلیم کے سچّے عقیدتمند کی حیثیّت سے بارگاہِ رسالت مآب میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

جناب ریاض حُسین چودھری سیالکوٹ

غنائیت قمر یزدانی کی نعت کی بُنیادی خُوبی ہے۔ تغزّل کے رچاؤ نے اُن کی نعت کو کھُردرے پن کا شکار نہیں ہونے دیا۔ جذبوں کی کہکشاں درِ دِل پہ دستک دیتی ہے، سوز و گداز کی رم جھم بساطِ شعر پہ رتجگے مناتی ہے، محبّتوں کا ایک سیلِ بے پناہ وادیٔ جمال پہ محیط ہے، سلکِ عقیدت میں جذبوں کے موتی جھلملا رہے ہیں۔

قمر یزدانی کی نعت سچّے اور سچّے، دُھلے دُھلے، نکھرے نکھرے اور پاکیزہ جذبات و احساسات کی آئینہ دار ہے۔ نہ گنجلک تشبیہات، نہ ابہام زدہ علامتیں، نہ کورذوق کے مارے ہوئے بے معنی استعارے اور نہ بھاری بھرکم غیر مانوس الفاظ کی بھرمار، آیاتِ ربّانی کے خوبصورت ٹکڑے نگینوں کی طرح اشعار میں جڑے ہوئے ہیں، مترنم بحور کے انتخاب نے نعت کے جمالیاتی پہلو کو مزید نکھارا اور سنوارا ہے۔

جناب حفیظ رضا پسروری (لاہور)

قمر یزدانی کا یہ نعتیہ مجموعہ جہاں اُن کے دل کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہے وہاں فیضانِ نظر کا کمال بھی اپنی جگہ نمایاں ہے اور یہ فیضان یقیناً قمر صاحب کے اساتذہ اور بزرگوں کی عنایت ہے۔ مجموعہ کی ترتیب و تدوین، کتابت کا حُسن اور موضوعات اسی طرح نظم کیے گئے ہیں جو نعت کا موضوعِ خاص بن گئے ہیں اور بعض مضامین شاعر کی اُس محبت کے پیدا کردہ ہیں جو اسے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ہے۔ ان نعتوں میں سے بعض اپنی سادگی کی وجہ سے، بعض اپنے نغمہ و ترنم کی وجہ سے اور بعض جذبے کی اِس سرشاری کے باعث جن کی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا ہے، پڑھنے والوں کے دلوں میں نورِ ایماں پیدا کر دیتی ہیں اور یوں

شاعر اپنی شاعری کی بدولت ثوابِ دارین کا وہ سرمایہ کماتا ہے جو خدا نے صرف اپنے برگزیدہ بندوں کے لیے مخصوص کیا ہے، نعتوں کا یہ مجموعہ بجائے خود شاعرانہ خوبیوں کی ایک ایسی بیاض ہے جو ہر صاحبِ ایمان کے لیے حرزِ جاں کا کام دے گی، میں نے قمر یزدانی کی نعتوں میں خاص روحانی کشش محسوس کی اور مجھے یقین ہے کہ قمر یزدانی کے اچھے، مؤثر اور ایمان پرور کلام کا یہ مجموعہ اسی طرح کے اور مجموعوں کا پیش خیمہ بنے گا اور اُسے ہر طبقۂ فکر میں پذیرائی حاصل ہوگی،

صنفِ سخن میں نعت گوئی سب سے مشکل صنف ہے اسلیے کہ اظہار و بیان کے ہر پہلو میں ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا ہوتا ہے اور زیرِ نظر مجموعہ میں شاعر نے ادب و احترام کا حق ادا کرنے کی قابلِ قدر کوشش کی ہے۔ قمر یزدانی کے نعتیہ کلام میں عشق و مستی کے ساتھ صناعی اور فکر کا حسین امتزاج موجود ہے اور شاعر کے خلوص اور محبت نے مزید جلا کا کام کیا ہے۔ میرے خیال میں قمر نے اپنے نعتیہ اشعار کو مرتب کر کے "ادب برائے ادب" کا نعرہ لگانے والوں کے سامنے "ادب برائے مقصد" اور "ادب برائے محبت" کی نہایت عمدہ اور قابلِ تقلید مثال پیش کی ہے،

میں اُن کی خدمت میں اور اُن کے اساتذہ گرامی مرتبت حضرت طاہر شادانی اور حضرت ضیاء الہاشمی کی خدمت میں ہدیۂ سپاس و نیاز پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اُن کے لیے مزید توفیق کا خواہاں ہوں ۔

جناب پروفیسر مولانا محمد حسین آسی سیالکوٹ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خلوصِ عشقِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام وُہ دولتِ لازوال ہے جو انسان کو ہر اعتبار سے ایسا اُونچا کر دیتی ہے کہ عظمتیں خوُد اس کے قدم چُومتی ہیں، فہم و فراست اس کی بلائیں لیتی ہے، علم اُس پہ نثار ہوتا ہے اور جذبہ اس کو زبان عطا کرتا ہے —— یہ عشق ہو تو آدابِ حیات خوُد بخود آجاتے ہیں ۔ اور نطق و بیان میں حلاوتیں اور لطافتیں از خوُد پیدا ہو جاتی ہیں ۔

حدیثِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون اس بات پہ شاہد ہے کہ نعت گو حضرات رُوح القدُس کی تائید سے سرافراز ہوتے ہیں اور بقدر نعت گوئی اُن کا فکر وسیع تر اور شعور روشن تر ہوتا ہے ۔ وہ شخص کس قدر خوش نصیب ہے جو اپنی کتابِ حیات کا ورق نعت کے لیئے وقف رکھتا ہے اور زندگی کی ہر توانائی اور صلاحیت ثنائے خواجہ پر نثار کر دیتا ہے ۔

جناب قمر یزدانی بحمدہٖ تعالیٰ کچھ ایسے ہی طالع بیدار کے مالک ہیں اُنہیں یقین ہے کہ مبدائے فیض سے اُنہیں جو کچھ ملا آقائے دوعالم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مدحت سرائی کے لیئے ملا ہے جیسا کہ وہ خوُد فرماتے ہیں ؎

یہ وجد و کیف، یہ ذوق و شعُور و فکر و نظر
عطا ہُوئے ہیں قمرؔ! مجھ کو نعت ہی کے لئے

جناب پروفیسر اصغر سودائی سیالکوٹ

اگرچہ غزل کہنا بھی آسان نہیں لیکن نعت لکھنا بڑے جان جوکھوں کا کام ہے، اس میں دو چار ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سخت مقام آتے ہیں۔ نعت کے سلسلے میں غالبؔ جیسے قادر الکلام شاعر نے جس کا ہر لفظ گنجینۂ معنی کا طلسم ہوتا ہے یہ کہہ کر سُرخروئی حاصل کر لی ؎

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

مگر قمرؔ یزدانی نے بڑے حوصلے، بڑے عزم اور بڑے دلولے کا ثبوت دیا ہے کہ اس نے نہ صرف نعت کہی بلکہ اپنے نعت لکھنے کے حق کو تسلیم بھی کروایا۔ آج کے دَور میں ایسے صاحبِ بصیرت اور صاحبِ حال انسان کہاں؛ جن کے عشق کا مرکز صرف اور صرف سردارِ انبیاء، خاتم المرسلین امام المتقین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہو۔ حضور پاکؐ نہ صرف اشرف المخلوقات ہیں بلکہ کُل رسُولوں کے سردار بھی، جن کی خاطر یہ تمام کائنات تخلیق ہُوئی اور جو خالقِ لوح و قلم کے بعد دُنیا کی عظیم ترین ہستی ہیں ایک شاعر کے لیے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرپور زندگی کا اِس طرح احاطہ کرنا کہ آپ کے تمام محامد و محاسن، آداب و فضائل اور انوار و برکات کا تمام تر فیضان حاصل ہو جائے، توفیقِ ایزدی کا مُعجزہ اور نبیٔ آخر الزماںؐ کی نظر کا کرشمہ ہے۔

مَیں سمجھتا ہُوں کہ قمرؔ یزدانی کا اس انداز سے نعت کہنا کہ ہر شعر اپنی جگہ ایک

والہانہ دل بستگی اور عاشقانہ وارفتگی کا مُنہ بولتا ثبوت ہو حقیقتاً خدا کی دین اور رسُول مقبُول علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا احسان ہے۔ مَیں نے نعتوں کے کئی اَور مجمُوعے بھی دیکھے اور ہر مجمُوعہ اپنے مقام پر فائز المرام ہے مگر بہت کم جگہوں پر خُدا اور رسُول کے علیحدٰہ علیحدٰہ مقامات میں کوئی حدِ فاصل قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، یہ ہماری عقیدت اور ہماری محبت کی انتہا ہے۔ اور سچّی بات یہ ہے کہ جب تک ہم ایسی وارفتگی کا اظہار نہ کریں، ہمارا دل نہیں مانتا کہ ہم نے مدحتِ رسُول کا حق ادا کر دیا ہے اور ہم اس رہبرِ اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی توصیف و تعریف میں کسی لحاظ سے بھی کامیاب رہے ہیں۔

قمر یزدانی صاحب اس نازک اور پلصراط قسم کے مقام پر بڑی خوش اسلوبی سے گزر گئے ہیں اور کامیاب و کامران ہیں۔ نعت کا ہر شعر اُن کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اُبھرتا ہے اور چُونکہ اُن کی سرشت میں عشقِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہُوا ہے اس لیے اُن کی نعت مجمُوعی طور پر اور اُن کا ہر شعر انفرادی صُورت میں دل پر اثر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مَیں تو جب بھی اُن کے نعتیہ کلام کا مطالعہ کرتا ہُوں، وادیٔ طیبہ کی سَیر کر لیتا ہُوں اور بالکل ایسے ہی محسُوس ہوتا ہے کہ مَیں روضۂ رسُول کے سامنے باادب اور باچشمِ تر کھڑا اپنے دل کی بات کہہ رہا ہُوں اور جب ایک قاری ایک شاعر کی وساطت سے اس حجِ اکبر سے فیضیاب ہو جاتے تو اس کا ثواب صرف قاری ہی کو نہیں شاعر کو بھی مِل جاتا ہے۔

قمر صاحب نے اب تک اِتنے نعتیہ مجمُوعے مرتب کیے ہیں کہ مجھے اُن کی نعتیہ شاعری پر رشک آتا ہے اور جب اُن کے حاصل کردہ ثوابوں کا شمار

ذخیرہ

کرتا ہوں تو معاً دل پکار اُٹھتا ہے کہ ؎

اے خانہ براندازِ چمن ! کچھ تو اِدھر بھی

میری دُعا ہے کہ اُن کی یہ کوشش بارگاہِ نبوتؐ میں قبولیت کا شرف حاصل کرے اور ہم جیسے ہیچمدان اہلِ قلم کو اتنی سی تحریک تو مل جائے کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل سکیں ـــــ آمین ثم آمین

شاعرِ بزرگوار جناب محمد عباس اثرؔ سیالکوٹ

سیدِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت نعت کے رنگ میں پیش کرنا آسان نہیں۔ اس میں ادب و احتیاط لازمی ہے ـــــ قمرؔ یزدانی صاحب خوش قسمت ہیں جنھوں نے مدحِ رسولؐ کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے ۔ قمرؔ صاحب نے محبت اور عقیدت میں ڈوب کر گوہر نکالے ہیں ۔ آپ ایک سلجھے ہوئے شاعر ہیں اور فن کی جملہ باریکیوں سے آگاہ ہیں، اُن کے دل میں جو محبت و عقیدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کا اظہار زیرِ نظر نعتیہ مجموعہ میں بڑے احسن الفاظ اور بندشِ اشعار میں کیا ہے جس طرح قمرؔ صاحب نے حضور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنار کی بارگاہِ عالی میں الفاظ کے گوہر عطا کئے ہیں ۔ ملاحظہ فرمائیے اور حُبِّ رسولؐ عقیدت اور ان کی کاوشِ فن کی داد دیجیے ۔

جناب سید محمد نور الاسلام غازی مونگیری ریڈیو پاکستان لاہور

نعت گوئی تمام اصنافِ سخن سے زیادہ ارفع و اعلیٰ عظمت کی حامل ہے۔ اس لیے کہ نعت گوئی صرف فنی صلاحیتوں ہی کی متقاضی نہیں بلکہ پیشِ شاعر سے حسنِ عمل اور عظمتِ کردار کا بھی مطالبہ کرتی ہے اور یہ مطالبہ جس احسن طریقے سے جناب قمر یزدانی نے پورا کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اس کا نمایاں اور عملی ثبوت ساغرِ کوثر کی صورت میں ہم سب کے سامنے ہے۔

اس گلشنِ صد رنگ کا ہر پھول نکہت افروز اور بہار آفرین ہے کس کس کو مرکزِ توجہ اور حرزِ جاں بنایا جائے۔

ایک سیلِ رنگ و بو ہے جس کا بہاؤ قاری اور سامع کی بصیرت و سماعت پر حاوی ہو کر اسے وجدان و عرفان کی ایک نئی دنیا میں پہنچا دیتا ہے۔

عقیدت و محبت کا ایک بحرِ زخار ہے جس کی ہر موج اور ہر لہر سرمستی اور وارفتگی کا ایک ایسا نقشِ جمیل ہے جسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے مگر لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا خصوصاً مجھ بسا تہی مایہ تو اس جسارت کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میں ذرا سے تصرف کے ساتھ یہی دعا کروں گا کہ ؎

اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ

جناب مولانا خلیل احمد نوری لاہور

قمر یزدانی نہ یہ کہ خود بہت بڑے عالم دین ہیں بلکہ علم دین انہیں ورثہ میں ملا ہے۔ اس لیئے اُن کی نعتیں شریعت کی آئینہ دار ہیں اور شریعت کی راہ دکھاتی ہیں، اوصافِ محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثنار الفاظ کے نرغہ میں نہیں آتے کوئی آئینہ نہیں جو اُن کا عکس لے سکے، الفاظ و بیاں نہیں جو اُن کا احاطہ کر پائیں۔ نطق کی تمام آرائیں انہیں محصور کرنے سے عاجز ہیں ــــ پھر اُس ذات کو ہم گنہگاروں کی حاجت ہی کیا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود قمر یزدانی کی انتہائے محبت کا عالم دیکھیے جو اپنے ذہن وقلم کو نعتِ رسولؐ کے لیئے وقف کیئے بیٹھا ہے ؎

زباں ملی ہے مجھے حمدِ کبریا کے لیئے
یہ لب کھلے ہیں ثنائے شہِ ہدیٰ کے لیئے

شعورِ شعر ودیعت ہوا ہے جب سے قمرؔ!
قلم ہے وقف مرا نعتِ مصطفیٰ کے لیئے

قمر یزدانی کے اشعار میں جہاں آپ کو وسیلۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کرنے کا سبق ملیگا وہاں شفاعتِ مصطفوی کے بغیر حصولِ جنت ناممکن ہونے کی نصیحت بھی ملے گی، مساواتِ محمدی کی تشریح قرآن وسنت کی روشنی سے مزین دکھائی دیگی اور معاشرے کے ستم رسیدہ انسانوں کو درِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جبیں سائی کرنے کا درس بھی ملے گا، مولانا قمر یزدانی موجودہ دور کے عظیم نعت گو شاعر ہیں، اُنہوں نے "مہرِ درخشاں" کے بعد "ساغرِ کوثر" کی صورت میں قابلِ قدر اضافہ کیا ہے ؏ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

جناب خالد حبیب الٰہی (ایڈووکیٹ) لاہور

یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ شاعر جب تک مقامِ رسالت سے آگاہ نہ ہو عشقِ مصطفےٰ سے دل معمور نہ ہو ادب گاہِ رسالت کے شایانِ شان نعت نہیں کہہ سکتا۔ نعت کہتے وقت ایک طرف عقیدتِ بے پایاں میں توحید و رسالت کے لطیف فرق کو برقرار رکھنا ہوتا ہے اور دوسری طرف سُوءِ ادب کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ جناب قمر میں نعت کہنے کی سب خوبیاں موجود ہیں۔ وہ مقامِ رسالت سے بھی آگاہ ہیں۔

وہ جب اپنے جذبات کو شعر کے سانچے میں ڈھالتے ہیں تو جہاں اشعار جذبۂ عشق و محبت سے بھرپور ہوتے ہیں وہاں ادب و احترام اور محتاط اندازِ بیاں بھی نمایاں ہوتا ہے، اُن کے کلام میں سوز و گداز، عجز و انکساری، عشق و مستی، لطافتِ زبان و بیاں اور روانی و موسیقیت بھی قابلِ داد ہوتی ہے۔

یہ ایک بہت بڑا اعزاز اور عظیم سعادت ہے کہ جناب قمر یزدانی نے اپنے فن اور اپنی ادبی صلاحیتوں کو مدحتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف کر رکھا ہے اُن کی زبان پر ثنائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے علاوہ کوئی دوسرا بول آتا ہی نہیں جناب قمر خود اس پر فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

ہوں مَیں بھی اِک ثنا خوانِ محمّد | مجھے حاصل ہے عرفانِ محمّد
قمر یزدانی آشفتہ سر ہوں | یکے از نعت گویانِ محمّد

(صلی اللہ علیہ وسلم)

(ماہنامہ مہروماہ لاہور)

جناب محمد ارشد طہرانی سیالکوٹ

وطنِ عزیز کے ایسے اہلِ قلم جنھوں نے اپنے قلم کی تمام تر جولانیاں مدحتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف کر رکھی ہیں اُن میں جنابِ قمر یزدانی کسی سے پیچھے نہیں۔ سرکارؐ کی مدح سرائی کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہونا بڑے مقدر اور نصیب کی بات ہے۔ اپنا تو ایمان ہے کہ حضورؐ جسے "منتخب" فرماتے ہیں اُسے ہی یہ منصب عطا ہوتا ہے ورنہ ع

ہر مُدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

حضوری کا مرتبہ جسے ملا بلا شک و شبہ وہی معتبر ٹھہرا کہ یہ نسبت ہی ایسی ہے جو ہر دوسری نسبت اور حوالے یا شناخت کی حاجت سے بے نیاز کر دیتی ہے اور قمر یزدانی اس نسبت کے سوا کسی اَور نسبت سے اپنی شناخت نہیں رکھتا۔

یہ چند سطور اس لیے لکھ رہا ہوں کہ "ساغرِ کوثر" سے دو گھونٹ مجھے بھی نصیب ہو جائیں اور شفاعت کا بہانہ بن جائے کیوں کہ بقول قمر یزدانی ؎

حشر میں اپنی "بیاضِ نعت" لے جاؤں گا میں
اور کہوں گا میں بھی ہوں بخشش کا پروانہ لیے

محمد ارشد طہرانی
(پاکستان نیشنل سنٹر سیالکوٹ)